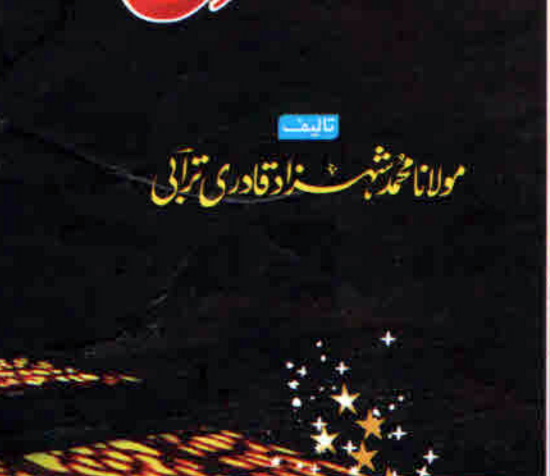
قرآن مجید کے بعد جملہ مستند کتابوں سے 383 احادیث سے 103 عقائد اہلسنت کا
ثبوت تمام احادیث عربی متن بمعہ اعراب اور مکمل عربی اور اردو کتابوں کے حوالے کے ساتھ

صحاح ستّہ
اور
عقائدِ اہلِ سنّت



تالیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

فہرست

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

قرآن مجید میں کئی مقامات پر حضور ﷺ کے قول (حدیث) کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

القران: قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝

ترجمہ: تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

(سورہ آل عمران، آیت ۳۲)

القراٰن: مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا (سورہ نساء آیت ۸۰)

القرآن: وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۝ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ يُّوۡحٰى ۝

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے (وحی الٰہی ان کا کلام ہوتی ہے) (سورہ والنجم آیت ۴/۳)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی زبان حق ترجمان سے نکلا ہوا ہر لفظ شریعت اور حدیث ہے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے۔ حضور ﷺ کے دور اقدس میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولا ﷺ سے جو کچھ سنتے، اسے لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پوری زندگی بلکہ ان کی حیات کا ہر لمحہ حضور ﷺ کے ارشادات کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طبعی خواہشات تک سب کی سب احادیث رسول ﷺ کی تابع تھیں ان کی خلوتوں کا سوز و گداز اور ان کی جلوتوں کا جذبۂ عمل، ان کی شب بیداریاں اور ان کے دن کے قیلولے سب فرمان رسول ﷺ کے تابع تھے اور جو قول، فعل سے ہر وقت ہمکنار رہے، وہ کبھی فراموش ہو سکتا ہے؟

ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ان ہستیوں نے اپنے مولیٰ ﷺ کا ایک بھی فرمان کبھی فراموش نہیں ہونے دیا۔ تمام باتوں سے

ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان رہا کہ حضور ﷺ کی ظاہری پردہ پوشی کے بعد بھی آپ ﷺ کے فرامین شریعت اور حجت ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان کی حفاظت کا اس قدر انتظام فرمایا کہ آج سند کے ساتھ ہمارے سامنے ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے اس ہدایت اور سنہرے ضابطہ حیات کو محفوظ کرلیا گیا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد ابن حنبل، امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام طحاوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے اس اُمّت پر احسان کیا کہ صحیح اسناد کے ساتھ ہمیں کتب کی صورت میں احادیث کا گلدستہ عطا فرمایا جو آج تک ہمارے سامنے ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں فقیر نے صحاح ستہ کی 383 احادیث جمع کی ہیں اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عقائد اہلسنت پر مشتمل احادیث ایک جگہ جمع کی ہیں تاکہ مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات اس سے با آسانی فائدہ اٹھاسکیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صدقے وطفیل اس کتاب کو ہر مسلمان کے لئے نافع بنائے اور محدثین کرام خصوصاً ائمہ صحاح ستہ کے مزارات پر رحمت ورضوان کی بارش نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

حدیث کی چند اصطلاحیں

حدیث

حضور نبی کریم ﷺ یا صحابہ تابعین نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ کیا یا کسی کو کچھ کہتے سنا' یا کچھ کرتے دیکھا اور اس پر منع و انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ خاموش رہے تو ان سب چیزوں کو محدثین کی اصطلاح میں ''حدیث'' کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہو گئیں۔

(۱) حدیث مرفوع (۲) حدیث موقوف (۳) حدیث مقطوع

حدیث مرفوع

وہ حدیث جو حضور ﷺ تک پہنچ جائے یعنی اس حدیث میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ حضور ﷺ نے ایسا فرمایا یا حضور ﷺ نے ایسا کیا یا حضور ﷺ کے سامنے لوگوں نے ایسا کہا یا ایسا کیا اس کو ''حدیث مرفوع'' کہتے ہیں۔

حدیث موقوف

وہ حدیث جو صحابی تک پہنچے' یعنی اس حدیث میں یہ مذکور ہو کہ مثلاً ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا۔ یا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا دیکھا یا سنا تو اس کو ''حدیث موقوف'' کہتے ہیں۔

حدیث مقطوع

وہ حدیث جو تابعی تک پہنچے۔ یعنی اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ مثلاً سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا یا ایسا کیا یا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ کرتے دیکھا یا یہ کہتے سنا تو اس کو ''حدیث مقطوع'' کہتے ہیں۔

روایت

حدیث نقل کرنا' حدیث بیان کرنا

راوی

حدیث نقل کرنے والا' حدیث کو بیان کرنے والا

سند حدیث

حدیث کو نقل کرنے والے راویوں کا سلسلہ جیسے عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ

متن حدیث

جہاں سند ختم ہو جائے اس کے بعد کے الفاظ کو ''متن حدیث'' کہا جاتا ہے۔

صحابی

جس کو بحالت ایمان حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔

تابعی

جس نے بحالت ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔

اس اعتبار سے کہ اصل حدیث راوی تک کس طرح پہنچی؟ حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حدیث متواتر (۲) حدیث مشہور (۳) حدیث عزیز (۴) حدیث غریب

حدیث متواتر

وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر لوگ ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا عادتاً محال ہو۔

حدیث مشہور

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر دور میں دو سے زیادہ رہے ہوں اس کو ''حدیث مستفیض'' بھی کہتے ہیں۔

حدیث عزیز

وہ حدیث ہے جس کو ہر دور میں دو راوی روایت کرتے رہے ہوں اور پوری سند میں کہیں بھی دو راوی سے کم نہ ہوں۔

حدیث غریب

وہ حدیث ہے جس کے سلسلۂ سند میں کہیں صرف ایک ہی راوی رہ گیا ہو۔

وضاع الحدیث

جھوٹی حدیثیں گھڑ لینے والا۔ ایسا آدمی سخت گنہ گار اور جہنمی ہے۔

حدیث موضوع

جھوٹے راوی کی بیان کی ہوئی حدیث جس کا حدیث رسول ہونا ثابت نہ ہو۔ یہ ''حدیث موضوع'' ہے جو قطعاً غیر معتبر ہے۔

محدثین

علوم حدیث میں مشغول ہونے والے حضرات ''محدثین'' کہلاتے ہیں۔

مورخین

گزرے ہوئے زمانے کی تواریخ اور حالات بیان کرنے والے ''مورخین'' یا ''اخباری'' کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

صحاح ستہ

(۱) بخاری شریف (۲) مسلم شریف (۳) ترمذی شریف (۴) ابوداؤد شریف

(۵) نسائی شریف (۶) ابن ماجہ شریف

حدیث کی یہ چھ مشہور کتابیں ''صحاح ستہ'' کہلاتی ہیں۔

دین میں حدیث کا مقام

زمانہ نبوت سے آج تک تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ احکام شریعت کی دلیلوں میں سے سب سے مقدم اور سب سے اعلیٰ خدا کی مقدس کتاب ''قرآن مجید'' ہے اور چونکہ قرآن ہی کی تصریحات و ہدایات کے بموجب حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع و اطاعت بھی ہر مسلمان کے لئے لازم الایمان اور واجب العمل ہے' کیونکہ بغیر اس کے قرآن مجید کی آیتوں کے صحیح مفہوم' اور حقیقی مراد کو سمجھ لینا غیر ممکن اور محال ہے۔ اس لئے قرآن مجید کے بعد احکام شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔ اس کے بعد اجماع امت اور قیاس مجتہد کا درجہ ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ رکھنا ضروریات دین میں سے ہے کہ قرآن مجید و حدیث دونوں ہی دین اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکام شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔

اس دور کے بعض ملحدین جو اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہتے ہیں اور حدیثوں کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔قرآن مجید نے صاف اور صریح لفظوں میں ان ظالموں کے اس کافرانہ نظریہ کا رد فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج (سورہ حشر)

یعنی رسول جو کچھ تم کو حکم دیں اس کو لو اور جس چیز سے تم کو منع کریں اس سے باز رہو۔

مسلمانو! دیکھ لو قرآن کا یہ فرمان صاف صاف اعلان کر رہا ہے کہ رسول ﷺ کے اوامر و نواہی جو حدیثوں کی صورت میں ہیں یقیناً بلا شبہ واجب العمل اور احکام شرع کی حجت اور مضبوط دلیلیں ہیں۔

منصب رسالت

حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ حدیثوں کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ وہ حقیقت مقام نبوت و منصب رسالت ہی کے منکر ہیں۔ان لوگوں کے نزدیک رسول کی حیثیت محض ایک قاصد اور ایلچی کی سی ہے۔حالانکہ قرآن مجید نے صاف و صریح لفظوں میں اس ملحدانہ نظریہ اور کافرانہ بکواس کی جڑ ہی کاٹ ڈالی ہے۔چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (نساء)

یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔(سورہ نساء آیت ۸۰)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (نساء)

یعنی ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی لئے بھیجا تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کریں۔

(اسی طرح ارشاد ربانی ہے کہ:)

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (اعراف)

یعنی رسول لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے منع کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے ستھری چیزوں کو حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں۔

مذکورہ بالا آیات اور اس قسم کی دوسری بہت سی آیتیں اعلان کر رہی ہیں کہ رسول ﷺ ایک قاصد اور ایلچی کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ بلکہ رسول ﷺ کا منصبِ رسالت اس قدر بلند و بالا ہے کہ رسول ﷺ مقتدیٰ اور مطاع ہیں۔ رسول

ﷺ امر و ناہی ہیں۔ رسول ﷺ حلال کرنے والے اور حرام کرنے والے ہیں۔ رسول حاکم و حَکَم اور معلم و شارع ہیں۔
مسلمانو! ذرا سوچو تو سہی...... کہیں قاصد اور ایلچی کی بھلا یہ شان ہوا کرتی ہے؟

منکرین حدیث کی نفسانیت

پھر یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ منکرین حدیث نے کسی دینی جذبہ کے ماتحت قرآن پر عمل اور حدیثوں کے انکار کا اعلان نہیں کیا ہے بلکہ اس فتنہ و فساد سے ان کی غرض فاسد یہ ہے کہ حدیثوں کا انکار کر کے قرآن کے معانی و مطالب بیان کرنے میں وہ تشریحات نبوت کی مقدس حد بندیوں سے آزاد ہو جائیں اور بالکل آوارہ ہو کر قرآن کے مفہوم و مراد کو اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق ڈھال سکیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک لطیفہ بہت ہی دلچسپ بھی ہے اور نہایت ہی عبرت خیز و نصیحت آموز بھی۔

لطیفہ

ایک منکر حدیث خواہ مخواہ کسی حنفی عالم سے الجھ گیا اور کہنے لگا کہ قرآن میں اقیمو الصلواۃ کے معنی مولویوں نے جو ''نماز پڑھنا'' بتایا ہے' وہ غلط ہے کیونکہ لغت میں ''صلواۃ'' کے معنی تو دعا مانگنے کے ہیں۔ لہذا اقیمو الصلواۃ کا یہ مطلب ہوا کہ پابندی کے ساتھ دعا مانگتے رہو'

میں نے اس سے کہا کہ الفاظ قرآن کے معانی لغت سے بیان کئے جائیں گے؟ ورنہ رسول علیہ الصلواۃ والسلام کی تشریحات کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ کیا جائے گا؟ تو اس نے نہایت بے باکی کے ساتھ برجستہ کہا کہ جناب! قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ لہٰذا عربی کی لغات ہی سے قرآن کا ترجمہ کیا جائے گا۔ رسول علیہ الصلواۃ والسلام کی تشریحات کا پابند ہونا ہمارے لئے کوئی ضروری نہیں ہے۔

یہ سن کر حنفی عالم کا خون کھول گیا۔ مگر انہوں نے ضبط کیا' لیکن جل بھن کر انہوں نے اس سے کہا کہ جناب! اگر لغت ہی سے قرآن کا ترجمہ کرنا ہے تو لغت میں ''صلواۃ'' کے بہت معنی لکھے ہوئے ہیں اور ایک بہت ہی دلچسپ مگر پھوہڑ معنی ''تحریک الصلوٰین'' (سرین ہلانا) بھی ہے (تفسیر بیضاوی) تو پھر ''اقیموا الصلواۃ'' کا یہ ترجمہ کیوں نہ کیجئے؟ کہ ''پابندی سے سرین ہلاتے رہو' چلو چھٹی ہوئی نہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہ دعا مانگنے کی حاجت۔ بس ہر دم سرین ہلاتے رہو اور قرآن پر عمل کرتے رہو۔

حنفی عالم کی یہ غضبناک مگر حقیقت افروز تقریر سن کر وہ اس قدر مرعوب ہوا اور جھینپ گیا کہ پھر نہ وہ کبھی حنفی عالم سے آنکھ ملا سکا۔ نہ کچھ بول سکا بلکہ دم دبا کر چپکے سے بھاگ نکلا۔

بہر حال حقیقت تو یہ ہے کہ دین میں احادیث رسول کی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ بغیر احادیث کے تو قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا بھی نہیں معلوم ہو سکتا۔ اگر رسول اکرم ﷺ یہ فرما دیتے کہ ''الحمد'' سے ''والناس'' تک کا پورا کلام ''قرآن مجید'' اور کلام الٰہی ہے تو قیامت تک کوئی جان نہیں سکتا تھا کہ کون ''کلام اللہ'' اور کون ''کلام رسول'' ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو اس حقیقت پر پورا پورا ایمان رکھنا چاہئے کہ مسائل شریعت کی دلیلوں میں قرآن شریف کے بعد ''حدیث شریف'' ہی کا درجہ ہے اور بغیر احادیث رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے معانی و مطالب کو کما حقہ سمجھ سکتا ہے، نہ دین اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔

اس لئے اس زمانے میں جو لوگ حدیثوں کے خلاف علم بغاوت بلند کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ یہ لوگ گمراہ، بد مذہب بلکہ بعض تو ملحد اور مرتد ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کی کوئی تحریر پڑھنی اور ان لوگوں کے وعظوں میں شرکت حرام و ناجائز ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کی صحبت سے اجتناب و پرہیز کو لازم پکڑیں۔ یہی حکم تمام گستاخ رسول فرقوں اور ان کی کتب کے متعلق ہے۔ خواہ یہ حضرات کتنی ہی مکاری سے اپنے اوپر حنفی، شافعی کا لیبل چسپاں کریں۔

مختصر تذکرہ محدثین

صحاح ستہ کے مصنفین کا تعارف

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام و نسب محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بخاری جعفی ہے۔ آپ کے پردادا ''مغیرہ، حاکم بخارا، یمان جعفی'' کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور چونکہ اس زمانے کا دستور تھا کہ جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا تھا اس کی اسی قبیلہ کی طرف نسبت کیا کرتے تھے۔ اس لئے امام بخاری کو بھی لوگ ''جعفی'' کہنے لگے۔

آپ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے اور ۶۲ باسٹھ برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ اور ''خرتنگ'' نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے، مدفون ہوئے۔

آپ بچپن ہی میں نابینا ہوگئے تھے۔ مگر آپ کی والدہ کی دعاؤں سے خداوند تعالیٰ نے پھر آپ کو بصارت عطا فرمادی۔ بچپن ہی سے حدیثوں کو یاد کرنے کا شوق تھا اور حافظہ بے حد قوی تھا۔ دس برس کی عمر سے حدیثیں یاد کرنے لگے۔ یہاں تک کہ سولہ برس کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک (شاگرد ابوحنیفہ) کی تمام کتابوں کو یاد کرڈالا۔ پھر اپنی والدہ اور اپنے بھائی احمد بن اسماعیل کے ہمراہ حج کے لئے گئے۔ حج کے بعد والدہ اور بھائی تو وطن واپس چلے آئے مگر آپ حجاز میں حدیث پڑھنے کے لئے ٹھہر گئے۔ پھر تمام علمی درس گاہوں کا سفر کرکے (۱۰۸۰) شیوخ کی خدمتوں میں حاضری دے کر چھ لاکھ حدیثوں کو زبانی یاد کرلیا۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، بخارا، مرو، ہرات، نیشاپور وغیرہ علمی مرکزوں کا بار بار سفر فرمایا۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ مگر آپ کی ''صحیح بخاری شریف'' بہت شاندار اور بلند پایہ حدیث کی کتاب ہے جو صحاح ستہ میں سب سے بڑی اور عظیم الشان کتاب ہے۔ جس کو چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کرکے ۱۶ برس کی محنت شاقہ اٹھا کر آپ نے تصنیف فرمایا۔ اس کتاب میں کل حدیثیں اگر مکررات و معلقات و متابعات کو شامل کرکے شمار کی جائیں تو نو ہزار بیاسی حدیثیں ہیں اور اگر مکررات کو حذف کرکے گنتی کی جائے تو صحیح بخاری شریف کی کل حدیثوں کی تعداد صرف دو ہزار سات سو کسٹھ رہ جاتی ہے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے جنہوں نے صحیح بخاری شریف کو بلاواسطہ

خود امام بخاری سے پڑھا اور آپ کے سب سے آخری شاگرد محمد بن یوسف فربری ہیں' جنہوں نے ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔

امیر بخارا خالد بن احمد ذہلی نے اس بناء پر کہ آپ اس کے لڑکوں کو اس کے دربار میں حدیث پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لے گئے' آپ کو بخارا سے شہر بدر کردیا۔ آپ بخارا سے نیشاپور چلے گئے۔ وہاں کے متکبر حاکم سے بھی آپ کی نہیں بنی تو مجبوراً آپ ایک چھوٹے سے گاؤں خرتنگ میں بیٹھ کر حدیثوں کا درس دینے لگے۔ یہاں تک کہ اسی گاؤں میں آپ کی وفات ہوگئی۔ دفن کے بعد آپ کی قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔ چنانچہ مدتوں تک یہ سلسلہ جاری رہا کہ لوگ دور دراز سے آکر آپ کی قبر کی مٹی کو خوشبو کی وجہ سے اٹھالے جاتے تھے۔

امام بخاری نہایت زاہد و پرہیزگار اور صاحب تقویٰ و عبادت گزار تھے۔ عمر بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ امراء و سلاطین کے درباروں میں کبھی نہیں گئے۔ درس حدیث کے بعد فاضل اوقات میں کثرت نوافل اور تلاوت قرآن مجید کا شغل رکھتے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (بستان المحدثین مقدمہ بخاری وغیرہ)

امام مسلم علیه الرحمه

آپ کی کنیت ابوالحسنین اور نام و نسب مسلم بن حجاج بن مسلم ہے۔ اور لقب عسا کر الدین ہے۔ بنی قشیر قبیلہ کی طرف نسبت ہونے کی وجہ سے ''قشیری'' کہلاتے ہیں۔ نیشاپور کے رہنے والے ہیں' جو خراسان کا بہت ہی خوبصورت اور مردم خیز شہر ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے آپ کا سنِ ولادت ۲۰۴ھ اور بعض نے ۲۰۶ھ تحریر کیا ہے۔ مگر ان کی وفات پر تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ ۲۴ رجب ۲۶۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

آپ کا شمار حدیث کے جلیل القدر اماموں میں ہے۔ آپ نے حدیث کی طلب میں عراق' حجاز' شام' مصر وغیرہ کے بہت سے علمی مراکز کا سفر کیا۔

آپ کے استادوں میں امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری' قیقبہ بن سعید' اسحٰق بن راہویہ' عبداللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہ سینکڑوں ائمہ حدیث ہیں اور امام ترمذی و ابوبکر بن خزیمہ جیسے حدیث کے پہاڑوں نے آپ کی شاگردی اختیار کی۔ تین لاکھ حدیثیں آپ کو زبانی یاد تھیں۔

آپ کی بہت سی تصانیف میں سے آپ کی کتاب ''صحیح مسلم شریف'' جو صحاح ستہ میں داخل ہے۔ اس میں فن حدیث کے عجائبات اور خاص کر لطائف اسناد اور متون حدیث کے حسن سیاق کی ایسی بے مثال مثالیں ہیں جو بلاشبہ نوادرات کا درجہ رکھتی ہیں۔

آپ کی وفات کا سبب بڑا ہی عجیب و غریب ہے۔ آپ ایک حدیث کی تلاش میں کتابوں کی ورق گردانی کرتے

رہے۔ کھجوروں کا ایک ٹوکرا آپ کے قریب رکھا ہوا تھا۔ مطالعہ کی حالت میں ایک ایک کھجور اس میں سے کھاتے رہے اور مطالعہ میں اس قدر منہمک ہو گئے کہ حدیث ملنے تک تمام کھجوریں تناول فرما گئے اور آپ کو خبر نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپ کو درد شکم ہوا اور یہی آپ کی وفات کا سبب بنا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (بستان المحدثین' اکمال وغیرہ)

امام ترمذی علیہ الرحمہ

آپ کی کنیت ابوعیسٰی اور نام ونسبت محمد بن عیسٰی بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی بوغی ہے "بوغ" ایک گاؤں کا نام ہے جو شہر "ترمذ" سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اس گاؤں کی طرف نسبت ہونے سے آپ "بوغی" بھی کہلاتے ہیں۔ آپ اسی گاؤں میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ میں وفات پائی اور خاص "ترمذ" شہر میں مدفون ہوئے۔

آپ امام بخاری کے سب سے مشہور شاگرد و جانشین شمار کئے جاتے ہیں اور آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ خود امام بخاری نے بعض حدیثوں میں ان کی شاگردی اختیار فرمائی ہے۔ علم حدیث کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا۔ آپ کی تصنیفات میں سے "جامع ترمذی شریف" بے حد مشہور و مقبول کتاب ہے جو صحاح ستہ میں داخل ہے اور اس قدر مفید کتاب ہے کہ مجموعی حیثیت سے اس کو صحاح ستہ کی تمام کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔ آپ اپنے دور کے بے مثال عابد و زاہد تھے۔ شب بیداری اور خوف الٰہی سے گریہ وزاری کے سبب سے پہلے آنکھوں میں آشوب چشم ہوا' پھر بینائی جاتی رہی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بستان المحدثین و اکمال وغیرہ)

امام ابو داؤد علیہ الرحمہ

آپ کا نام ونسب سلیمان ابن اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔ ۲۰۲ھ میں بمقام بصرہ آپ کی ولادت ہوئی اور ۱۴ شوال ۲۷۵ھ کو بصرہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا وطن بصرہ تھا مگر بارہا آپ نے بغداد میں اقامت فرمائی اور مدتوں بغداد میں رہے۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں حجاز' عراق' خراسان' جزیرہ وغیرہ کا سفر فرمایا اور ہزاروں محدثین سے حدیث کی سماعت و روایت فرمائی۔ عمر بھر حدیث کا درس دیتے رہے۔ اسی لئے آپ کے شاگردوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا شمار انتہائی دشوار ہے۔

"کتاب سنن ابوداؤد" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ پانچ لاکھ حدیثوں میں سے چن کر چار ہزار آٹھ سو احادیث آپ نے اپنی اس کتاب میں جمع فرمائی ہیں۔ کتاب سنن ابوداؤد صحاح ستہ میں داخل ہے۔ بغداد کے اولیاء کرام آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ بغداد کے ایک صاحب کرامت مشہور ولی حضرت سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمہ ایک دن امام ابوداؤد علیہ الرحمہ کی ملاقات کے لئے آئے اور فرمایا کہ اے ابوداؤد! آپ اپنی زبان باہر نکالیئے۔ میں آپ کی زبان کا بوسہ لوں گا۔ کیونکہ

آپ اس زبان سے حضور اکرم ﷺ کی حدیثیں بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر امام داؤد علیہ الرحمہ نے اپنی زبان منہ سے باہر نکالی اور سہل عبداللہ تستری علیہ الرحمہ نے نہایت گرمجوشی اور پیار کے ساتھ امام ابوداؤد کی زبان چوم لی۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (بستان المحدثین وتاریخ ابن ماجہ وغیرہ)

امام نسائی علیہ الرحمہ

امام قاضی ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی بہت ہی جلیل القدر اور بلند پایہ محدث ہیں۔ آپ کی کتاب ''سنن نسائی'' صحاح ستہ میں شامل ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ آپ کے اساتذہ وتلامذہ اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ درس حدیث وفتاویٰ وتصنیف کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے عبادت گزار تھے۔ تمام عمر صوم داؤدی کے پابند رہے۔ یعنی ایک دن کا ناغہ دے کر ہمیشہ روزہ رکھتے رہے۔ امراء وسلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ان لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہے۔ ۲۱۴ھ میں آپ خراسان کے شہر ''نساء'' میں پیدا ہوئے اور مصر کے حاسد علماء کے ہاتھوں سے بلاقصور مار کھا کر اور زخمی ہو کر آپ مکہ مکرمہ چلے آئے۔ اور ۱۳ صفر ۳۱۳ھ میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی اور صفا ومروہ کے درمیان مدفون ہوئے۔ مگر یونس کا قول ہے کہ آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۱۳ھ کو فلسطین میں ہوئی۔ پھر وہاں سے آپ کی لاش مبارک مکہ مکرمہ پہنچائی گئی (واللہ تعالیٰ اعلم) رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (بستان المحدثین اکمال، تہذیب التہذیب)

امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ

ابوعبداللہ کنیت، محمد بن یزید نام، اور ربعی قزوینی نسبت ہے۔ مگر عام طور پر ''ابن ماجہ'' کے عرف کے ساتھ مشہور ہیں اور صحیح قول یہی ہے کہ ''ماجہ'' آپ کی والدہ کا نام ہے۔ صحاح ستہ میں ''سنن ابن ماجہ'' آپ ہی کی تصنیف ہے۔ آپ ''قزوین'' کے رہنے والے ہیں۔ جو ایران کے صوبہ آزربائیجان کا ایک مشہور شہر ہے آپ نے حدیث کی طلب میں حجاز، عراق، شام، خراسان کا علمی سفر فرمایا اور خاص کر بصرہ، کوفہ اور بغداد وحرمین شریفین ودمشق کے شہروں میں مقیم رہ کر تقریباً تین سو دس شیوخ سے احادیث کی روایات کی روایت فرمائی۔ اور لاکھوں حدیثوں کے ذخیروں میں سے انتخاب کر کے چار ہزار روایات کو مختلف ابواب کے تحت پوری درس وتدریس کا مشغلہ رہا۔ بلند پایہ محدثین میں آپ کا شمار ہے۔

۲۰۹ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محمد بن علی قہرمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا اور آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کے دونوں برادران ابوبکر وعبداللہ اور آپ کے فرزند عبیداللہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

علم غیب رسول ﷺ کا بیان

حدیث شریف: 1

وَحَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِیبِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَةَ وَذَکَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَسْأَلَنِی عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْأَلْنِی عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاتَسْاَلُوْنِّی عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِی هٰذَا قَالَ آنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَکْثَرَ النَّاسُ الْبُکَاءَ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقُوْلُ سَلُوْنِی فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَکْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ یَقُوْلَ سَلُوْنِیْ بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسَلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍرَسُوْلاً قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَی وَالَّذِیْ نَفْسُ مَحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَاسَمِعْتُ بِاِبْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَکُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَاتُقَارِفُ نِسَآءُ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰی اَعْیُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِیْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهٗ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث 6121، ص 1038، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن جب زوال کا وقت ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے یہ بات بیان کی کہ قیامت سے پہلے چند عظیم امور (علامات) ظاہر ہوں گے۔ جو شخص مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہو' وہ اس کے بارے میں سوال کرسکتا ہے کیونکہ جب تک میں یہاں کھڑا ہوں' اللہ تعالیٰ کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں بتادوں گا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سن کرزاروقطار رونے لگے اور نبی اکرم ﷺ بار بار یہی فرماتے رہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ لو! حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا! یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہی ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے کئی مرتبہ یہ فرمایا۔ تم مجھ سے کوئی سوال کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل جھکے اور عرض کی' ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم پیش کی گئی اور اس دیوار میں پیش کی گئی جو بھلائی (جنت) اور برائی (جہنم) میں نے آج دیکھی ہے' پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

(بعد میں) عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا' تمہارے جیسے نالائق بیٹے کے بارے میں' میں نے کبھی نہیں سنا۔ کیا تم یہ سمجھے تھے؟ کہ تمہاری ماں نے بھی زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح (دوسروں کے ساتھ ناجائز تعلقات) رکھے ہوں گے؟ تم نے خواہ مخواہ اپنی ماں کو لوگوں کے سامنے رسوا کیا تو عبداللہ بن حذافہ نے کہا' اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر نبی اکرم ﷺ مجھے کسی سیاہ فام غلام کا بیٹا قرار دیتے تو میں اپنا نسب اسی کی طرف منسوب کرتا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفضائل حدیث نمبر 5998' ص 274 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

حدیث شریف: 2

وَحَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ' طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلٰى

الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ

(ترمذی شریف، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3738، ص850 مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن نبی اکرم ﷺ پر دو زرہیں تھیں آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔

راوی فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کرلی۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1671، ص719 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 3

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی شَهِیْدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ

(ترمذی شریف، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3739، ص850 مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1672، ص719 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی ان کو شہادت کی خبر دی تھی کیونکہ آقا و مولیٰ ﷺ جانتے تھے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ایک دن شہید ہوں گے۔ لہذا معلوم ہوا کہ آنے والے دنوں کی خبر وہی دے سکتا ہے جو علم غیب پر آگاہ ہو۔

حدیث شریف: 4

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حَسَنِ بْنُ فُرَاتٍ عَنْ

اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَآء کُلَّمَا ذَهَبَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاَنَّهٗ لَیْسَ کَآئِنٌ بَعْدِیْ نَبِیٌّ فِیْکُمْ قَالُوْا فَمَا یَکُوْنُ یَارَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ تَکُوْنُ خُلَفَآءُ فَیَکْثُرُوْا قَالُوْا فَکَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ اَوْ فُوْابِبَیْعَةِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلِ اَدُّوْاالَّذِیْ عَلَیْکُمْ فَسَیَسْئَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ

(ابن ماجہ، عربی، ابواب الجہاد، حدیث نمبر 2871، ص 415، مطبوعہ دارالاسلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، حسن بن فرات، فرات، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بنو اسرائیل میں حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا اس کا قائم مقام بن جاتا۔ لیکن میرے بعد تم میں سے کوئی نبی نہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! تو پھر کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خلفاء ہوں گے اور بے انتہا ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اول خلیفہ ہو اس کی بیعت کرو، اس کے بعد دوسرے کی اور جو حقوق تم پر ہیں، انہیں پورا کرو۔ ان پر جو حقوق ہیں ان کا حساب ان سے اللہ تعالیٰ لے گا۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو، جلد دوم باب الوفاء بالبیعۃ حدیث نمبر 649، ص 193، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے وصال کے بعد ہونے والے خلفاء کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے۔

حدیث شریف: 5

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا اُسَیْدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ ثَنَا اَبُوْ مُوْسیٰ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَقْتُلُ الْاٰنَ فِی الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِکِیْنَ وَلٰکِنْ یَقْتُلُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ وَذَا قَرَابَتِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَعْنَا عُقُوْلُنَا ذٰلِكَ

الْیَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُنْزَعُ عُقُوْلُ اَکْثَرَ ذٰلِکَ الزَّمَانِ وَیَخْلِفُ لَہٗ ھَبَآءٌ مِنَ النَّاسِ لَاعُقُوْلُ لَھُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا شُعَرِیُّ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَظُنُّھَا مُدْرَکَتِیْ وَاِیَّاکُمْ وَاَیْمُ اللّٰہِ مَالِیْ وَلَکُمْ مِنْھَا مَخْرَجٌ اَنْ اَدْرَکَتْنَا فِیْمَا عَھِدَ اِلَیْنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ نَخْرُجَ مِنْھَا کَمَا دَخَلْنَا فِیْھَا۔

(ابن ماجہ عربی‘ کتاب الفتن‘ حدیث نمبر 3959‘ ص 569‘ مطبوعہ دار السلام ریاض‘ سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن بشار‘ محمد بن جعفر‘ عوف‘ حسن‘ سید بن المتشمس ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ میں نے کہا یا نبی اللہ ﷺ ہرج کیا ہے‘ فرمایا خون ریزی‘ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خونریزی تو اب بھی ہوتی ہے۔ ہم مشرکین کو کثرت سے قتل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مشرکین کا قتل مراد نہیں۔ بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کا قتل کرو گے۔ حتی کہ آدمی اپنے پڑوسی‘ اپنے چچازاد بھائی اور قربت داروں کو بھی قتل کرے گا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس وقت بھی ہم لوگوں میں شعور نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے اکثر لوگوں کا شعور سلب ہو جائے گا اور آفتاب کی شعاعوں میں اڑنے والے ذروں کی طرح ذلیل لوگ باقی رہ جائیں گے جو بے خوف ہوں گے۔ اس کے بعد ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر ایسا زمانہ مجھ پر اور تم پر آ گیا تو اس سے نکلنا مشکل ہوگا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا جو اس فتنہ میں جائے گا اس سے نکلنا مشکل ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ عربی اردو‘ جلد دوم باب التثبتی الفتنۃ‘ حدیث نمبر 1757 ص 477 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور‘ پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو آنے والے فتنہ سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عنقریب تم آپس میں ایک دوسرے کا قتل کرو گے اور اس وقت اکثر لوگوں کا شعور سلب ہو جائے گا۔ لہذا آنے والے وقت کی خبر دینا علم غیب کے ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث شریف: 6

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَذْھَبُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ حَتّٰی تَشْرَبَ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 3384، ص 489، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: عباس بن الولید، عبدالسلام بن حرب ثور بن یزید، خالد بن معدان، ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ زمانہ ایسے ہی گزرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ میری اُمّت میں سے ایک جماعت شراب پیا کرے گی اور اس کے نام تبدیل کردے گی۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاشربہ، باب بالخمر یسمونہا بغیر اسم، حدیث نمبر 1173 ص 329 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 7

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ السِّرِّيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسِ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 3385، ص 489، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

ترجمہ: حسین بن ابی السری، عبداللہ، سعد بن اوس العبسی، بلال بن یحییٰ العبسی، ابوبکر بن حفص، ابن محیریز، ثابت بن السمطعبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری اُمّت سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کردیں گے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاشربہ، باب بالخمر یسمونہا بغیر اسم، حدیث نمبر 1174 ص 329 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: آج لوگوں نے شراب کے نام بدل کر وسکی اور بیئر رکھ دیا ہے اور کھلے عام پیتے ہیں۔ رسول اکرم نور مجسم ﷺ چودہ سو سال قبل ایسے لوگوں کو اپنے نورِ نبوت سے دیکھ رہے تھے۔

حدیث شریف: 8

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنَ فَارِسٍ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ

قَالَ نَاجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

(سنن ابوداوٗد‘ عربی‘ کتاب الفتن‘ حدیث نمبر 4250-4249‘ ص 596‘ مطبوعہ دار السلام‘ ریاض‘ سعودی عرب)

ترجمہ: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عرب کی خرابی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آ گیا ہے جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب‘ جریر عن حازم‘ عبید اللہ بن عمر‘ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کر لیا جائے گا اور سلاح سے آگے ان کی حکومت نہیں رہے گی۔

(ابوداوٗد‘ جلد سوم‘ عربی اردو‘ کتاب الفتن‘ حدیث نمبر 847 ص 287 مطبوعہ فرید بک لاہور‘ پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے فتنوں کو نزدیک آنے اور مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کئے جانے اور ان کی حکومت کی حدود کی خبر دی۔

حدیث شریف: 9

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ نَاابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مُصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا اَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِي الذِّرَاعُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَرَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ

وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ

(سنن ابوداؤد' عربی' کتاب الدیات' حدیث نمبر 4510' ص 637' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا دیا اور پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی لی اور اس سے کھانے لگے اور آپ کے اصحاب میں سے چند اور بھی کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اپنے ہاتھ روک لو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا۔ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا۔ ہاں' فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ ﷺ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرمادیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ ﷺ کے وہ اصحاب جنہوں نے وہ گوشت کھایا تھا وہ فوت ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس گوشت کے کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ کو ابوہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار کے بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الدیات' حدیث نمبر 1095' ص 395' مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا کر بھیجنے والی عورت سے زہر ملانے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ زہر ملانے کی وجہ آپ ﷺ کی نبوت کا امتحان تھا کہ اگر واقعی آپ ﷺ نبی ہوئے تو زہر آپ ﷺ کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہ ہوئے تو یقیناً زہر کا اثر ہو کر رہے گا اور ہم آپ ﷺ کی طرف سے مطمئن ہو بیٹھیں گے۔ معلوم ہوا کہ اہل کتاب خصائص نبوت کے قائل تھے اور جانتے تھے کہ نبی اگرچہ دیکھنے میں دوسرے انسانوں جیسے ہی نظر آتے رہے لیکن حقیقت میں انہیں کچھ ایسی خصوصیات بھی حاصل ہوتی ہیں جن کے باعث وہ حیرت انگیز صفات کے حامل ہوتے تھے۔ نبی کو صفات کے لحاظ سے عام انسانوں جیسا سمجھنا مقام نبوت سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ جب اس یہودیہ نے نبی کریم ﷺ سے گوشت میں زہر ملانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ کو یہ بات کس نے بتائی؟ پروردگار عالم کے خلیفہ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ پر وحی آئی ہے یا مجھے حضرت جبرائیل بتا کر گئے ہیں بلکہ فرمایا کہ ''میرے ہاتھ میں دستی کا جو گوشت ہے مجھے اسی نے بتایا ہے'' سبحان اللہ۔ اگر وہ گوشت بھی ہماری طرح گفتگو کرتا تو یقیناً صحابہ کرام بھی سنتے لیکن گوشت نے جو کچھ بتایا اسے صرف نبی کریم ﷺ نے سنا۔ اس کلام کو ملت اسلامیہ کے وہ مایہ ناز

سپوت اور اس امّت محمدیہ کے بزرگ ترین افراد بھی نہ سن سکے۔ اس کے باوجود جو نبی کریم ﷺ کے سننے اور دیکھنے کو دوسروں انسانوں جیسا ہی سمجھے تو وہ سرے سے مقام نبوت ہی کا قائل نہیں یا اسے رسول اللہ ﷺ سے بغض و عناد ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ اپنی کلمہ گوئی کی نفی کرتا اور اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: **10**

حَدَّثَنَا عُمَرُ و بْنُ عُثْمَانَ نَامَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِى ابْنَ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَآئِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ مَايَقُوْلُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب المہدی، حدیث نمبر 4279، ص 601، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر امّت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ مزید سنا لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ والد محترم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمان رسالت بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

(ابوداؤد جلد سوم، عربی اردو، کتاب المہدی، حدیث نمبر 876 ص 303 مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث میں امت کے بارہ خلفاء، ہر ایک پر امت کا اتفاق ہونے اور تمام کا تعلق قریش سے ہونے کی خبر دی۔

حدیث شریف: **11**

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بن مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ زِيَادِ سِيْمِيْنَ كُوْشٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِى النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 3967، ص 570، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبداللہ بن معاویہ الجمحی، حماد بن سلمہ، لیث طاؤس، زیاد سیمین کوش، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عرب میں ایک ایسا فتنہ ہوگا جو تمام عرب کو لپیٹ میں لے لے گا۔ اس میں جو لوگ قتل ہوں گے سب دوزخی ہوں گے۔ اس فتنہ میں زبان سے بات کہنا تلوار چلانے کے برابر ہوگا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، اردو، جلد دوم باب کف اللسان فی الفتنۃ، حدیث نمبر 1765، ص 479 مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث میں عرب سے نکلنے والے ایک فتنہ کی خبر دی اور ساتھ ساتھ اس حدیث میں قتل ہونے والوں کے جہنمی ہونے کی بھی خبر دی۔

حدیث شریف: 12

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِى الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِىْ اُبَىِّ ابْنِ اِمْرَأَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَعْنِىْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ اُمَرَآءَ تَشْغَلُهُمْ اَشْيَآءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء نبی اذا اخروا الصلوٰۃ عن وقتھا، حدیث نمبر 1257، ص 178، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن بشار، ابواحمد، ابن عیینہ، منصور، ملال بن یساف، ابوالمثنیٰ ابی بن امرات عبادۃ بن الصامتؓ، عبادۃ الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے حکام ایسے لوگ ہوں گے، دنیاوی امور کی وجہ سے نماز تاخیر سے پڑھا کریں گے۔

(ابن ماجہ، عربی، اردو، جلد اول، باب ماجاء نبی اذا اخروا الصلوٰۃ عن وقتھا، حدیث نمبر 1310، ص 360 مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں اپنی امت کے تاخیر سے نماز پڑھنے والے حکمرانوں کی خبر دی اور ان کا تاخیر سے نماز پڑھنے کا سبب بھی ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف: 13

حَدَّثَنَا اَبُوحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍ نَااَبُوْقُتَیْبَۃَ سَلْمُ بْنُ قُتَیْبَۃَ نَاعَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ یَوْمَ طُبِعَ کَافِرًا ۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب القرآن' حدیث نمبر 3150' ص 712' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔

(ترمذی جلد دوم' عربی اردو' ابواب القرآن' حدیث نمبر 1077 ص 453' مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

حدیث شریف: 14

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَاعَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاھْتَزَّتْ تَحْتَہٗ خَضْرَآءَ۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب تفسیر القرآن' حدیث نمبر 3151' ص 712' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ لہلہانے لگا۔

(ترمذی جلد دوم' عربی اردو' ابواب تفسیر القرآن' حدیث نمبر 1078 ص 453 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: حدیث نمبر تیرہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے علم غیب کا ذکر ہے کہ انہوں نے جس لڑکے کو قتل کیا' وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔ رب کریم اپنے خاص بندوں پر لوگوں کی اعمال و تقدیر بھی عیاں کر دیتا ہے تا کہ وہ ان کے حالات سے باخبر ہو جائیں۔

حدیث شریف: 15

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ اُمَّتِىْ سِتِّيْنَ سَنَةٍ اِلٰى سَبْعِيْنَ۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب الزہد' حدیث نمبر 2331' ص 533' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت (کے لوگوں) کی عمر ۶۰ سال سے ۷۰ سال تک ہوگی۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد دوم' ابواب الزہد' حدیث نمبر 212 ص 21 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

حدیث نمبر: 16

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرُ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَ يَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ

(ترمذی شریف' عربی' ابواب الزہد' حدیث نمبر 2332' ص 533' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیام قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہوجائے گا' سال مہینے جیسا' مہینہ ہفتے جتنا' ہفتہ دن کے برابر' دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی' آگ بھڑکنے جتنی ہوجائے گی۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد دوم' ابواب الزہد' حدیث نمبر 213' ص 101 مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث میں حضور ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کی عمریں' قرب قیامت میں سال' مہینہ' ہفتہ' دن اور گھڑی کے جلد گزر جانے کی خبر دی جو کہ آپ ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر:17

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَآءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اَنْ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءُ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيُ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حُسْنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَآءِ حُسْنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حُسْنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئُ الْقَضَآءِ السَّيِّئُ الطَّلَبُ اَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحُسْنُ الْقَضَآءِ الْحُسْنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَآءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبِ حَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَمَا رَأَيْتُمْ اَبِيْ حَمْرَةِ عُيَيْنَه وَ اُنْتِفَاحِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحْسَنَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَرْيَمَ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِهَاهُوَ

كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

(ترمذی شریف، عربی، ابواب الفتن، حدیث نمبر 2191، ص 504، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن حضورﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے ''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا۔ پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو!'' یہ بھی ارشاد فرمایا ''خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو'' یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا ''واللہ! ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے۔ آپﷺ نے یہ بھی فرمایا ''خبردار! ہر غدار کے لئے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام (حاکم) کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں۔ اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا'' اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا ''سن لو! اولاد آدم! مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے، حالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے، حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔ بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے، جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ خبردار! بعض لوگوں کا لین دین اچھا ہے بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض لوگ لینے اور دینے (دونوں) میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا لین دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں۔ وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے۔ کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا۔ پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہئے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے (یا غروب ہو گیا ہے) حضورﷺ نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقی ماندہ، گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابوزید بن اخطب، حذیفہ اور ابو مریم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضورﷺ نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان

فرمائے۔

(ترمذی شریف، جلد دوم، عربی اردو، ابواب الفتن، حدیث نمبر 68، ص 44، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: حدیث مذکورہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو 'ما کان ما یکون' جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتیٰ کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل حضور ﷺ کے پیش نظر تھے۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

حدیث نمبر:18

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِی حَفْصٌ یَعْنِیْ ابْنَ غِیَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَۃِ ھَاجَتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِیْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْمَاتَ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صفات المنافقین واحکامہم، حدیث نمبر 7041، ص 1213، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز آندھی چلی کہ سوار شخص بھی (ریت میں) دفن ہونے کے قریب پہنچ جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس آندھی کو کسی منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے (تو پتا چلا) کہ منافقین کا ایک سرغنہ مر گیا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب صفات المنافقین واحکامہم حدیث نمبر 6911، ص 591 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں آندھی کو منافق کی موت کے لئے بھیجے جانے کی خبر دی اور اس خبر کی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تصدیق بھی کی۔

حدیث نمبر:19

حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانُ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَزُنَيْجٌ ثَنَا اَبُوْ تَمَيْلَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيْبٌ مِّنْ مَّكَّةَ فَاِذَآ اَرْضٌ يَّابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْرُجُ الدَّآبَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَاِذَا فَتَرَفِيْ شِبْرٍ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَاَرَانَا عَصًالَهٗ فَاِذَا هُوَ بِعَصَايَ هٰذِهٖ كَذَا وَكَذَا۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4067، ص 588، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوغسان محمد بن عمر وزنیج، ابوتمیلہ، خالد بن عبید، عبداللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مکہ کے قریب مجھے ایک میدان میں لے گئے جو خشک اور ریتلی زمین تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دابتہ یہاں سے نکلے گا۔ میں نے اس جگہ کو دیکھا۔ وہ تقریباً ایک بالشت ہوگی۔ ابن بریدہ کہتے ہیں میں نے کئی سال کے بعد حج کیا تو میرے والد نے مجھے اپنا عصاء لے کر بتایا کہ دابتہ الارض کا عصاء اتنا موٹا اور اتنا لمبا ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب دابتہ الارض، حدیث نمبر 1868، ص 513 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نورِ مجسم ﷺ نے قربِ قیامت میں ظاہر ہونے والے دابتہ الارض کی زمین کی خبر دی۔

حدیث نمبر:20

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْفَرَجُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعُثْمَانُ اِنْ وَلَاكَ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ يَوْمًا فَاَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اَنْ تَخْلَعَ قَمِيْصَكَ الَّذِيْ قَمَّصَكَ اللّٰهُ فَلَا تَخْلَعْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُعَلِّمِي النَّاسَ بِهٰذَا قَالَتْ اُنْسِيْتُهٗ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، باب فضل عثمان، حدیث نمبر 112، ص 18، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: علی بن محمد، ابومعاویہ، فرج بن فضالہ، ربیعتہ بن یزید الدمشقی، نعمان بن بشیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے عثمان اللہ تعالیٰ ایک روز یہ کام (خلافت) تیرے حوالہ فرمائے گا۔منافقین کی یہ کوششیں ہوں گی کہ اللہ نے تجھے جو قمیص پہنائی ہے وہ تمہارے جسم سے اتار لیں تو اسے ہرگز نہ اتارنا۔آپ ﷺ نے یہ جملہ تین بار ادا فرمایا۔نعمان کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔آپ نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ بتائی تھی۔انہوں نے فرمایا۔میں بھول گئی تھی۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب فضل عثمان حدیث نمبر 117، ص 65، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس حدیث شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور باغیوں کی جانب سے اس خلافت کو ختم کرنے کی سازش کی بھی خبر دی۔

حدیث نمبر: 21

حَدَّثَنِیْ اِسۡحٰقُ بۡنُ یَزِیۡدَ الدِّمَشۡقِیُّ حَدَّثَنَا یَحۡیَی بۡنُ حَمۡزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیۡ ثَوۡرُ بۡنُ یَزِیۡدَ عَنۡ خَالِدِ بۡنِ مَعۡدَانَ اَنَّ عُمَیۡرَ بۡنَ الۡاَسۡوَدِ الۡعَنۡسِیَّ حَدَّثَه' اَنَّه' اَتٰی عُبَادَةَ بۡنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِیۡ سَاحَةِ حِمۡصَ وَهُوَ فِیۡ بِنَآءٍ لَّه' وَمَعَه' اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَیۡرُ فَحَدَّثَتۡنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اَوَّلُ جَیۡشٍ مِّنۡ اُمَّتِیۡ یَغۡزُوۡنَ الۡبَحۡرَ قَدۡ اَوۡجَبُوۡا قَالَتۡ اُمُّ حَرَامٍ قُلۡتُ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اَنَا فِیۡهِمۡ قَالَ اَنۡتِ فِیۡهِمۡ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَیۡشٍ مِّنۡ اُمَّتِیۡ یَغۡزُوۡنَ مَدِیۡنَةَ قَیۡصَرَ مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ فَقُلۡتُ اَنَا فِیۡهِمۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ۔ قَالَ لَا۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 2924، ص 483، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حالانکہ وہ حمص کے کنارے اپنے مکان میں فروکش تھے اور (آپ کی زوجہ) ام حرام (بنت ملحان) آپ کے ہمراہ تھیں۔عمیر بن اسود عنسی نے کہا ہم کو امّ حرام نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔میری امت کا پہلا لشکر جو دریا میں جنگ کرے گا (اور انہوں نے وہ کام کئے جس سے ان کے لئے جنت واجب ہے) تو وہ جنت کے مستحق ہوں گے۔امّ حرام نے کہا کہ میں نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ میں ان میں سے ہوں گی۔آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ان میں سے ہو۔پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر میں جنگ کرے گا ان کی مغفرت فرما دی گئی ہے (امّ حرام نے کہا)

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ان میں سے ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (تم ان میں نہیں ہوگی)

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 184' ص 115 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں اُمّت کے پہلے لشکر اور ان میں لڑنے والے مسلمانوں کو جنت کی خبر دی اور ام حرام کی اس میں شمولیت نہ ہونے کی بھی خبر دے دی۔ جو کہ حضور ﷺ کے علم غیب کی قوی دلیل ہے۔

حدیث شریف: 22

حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَفِئَتَانِ فَيَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَا هُمَا وَاحِدَةٌ وَّلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًامِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(بخاری شریف' عربی' کتاب المناقب' حدیث نمبر 3609' ص 605' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم قتال نہ کریں گی اور ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہیں ہوں گے وہ سب کے سب یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب المناقب' حدیث نمبر 820' ص 392' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف میں رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے وصال کے بعد آنے والے تیس جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی خبر دی اور ساتھ ہی دو جماعتوں کا باہم قتال ہونے اور جنگ عظیم کی بھی خبر دی۔

حدیث شریف: 23

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَابِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَامِرٍ اَوْاَبُوْمَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ وَاللّٰهِ مَاكَذَبَنِیْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَّرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ يَعْنِىْ الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَ يَضَعُ الْعَلَمَ وَ يَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّ خَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 5590، ص 992 مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ہشام بن عمار نے کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عطیہ بن قیس کلابی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے ابو عامر (عبداللہ بن ہانی یا عبداللہ بن وہب یا عبید بن وہب) یا ابو مالک اشعری (کعب، عمر یا عبداللہ یا عبید) نے بیان کیا بخدا! انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا مجھ سے جھوٹ نہیں بولا (یہ صحابی کے صدق میں مبالغہ اور تاکید ہے) آپ ﷺ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات غنا ولہو کو حلال سمجھیں گے۔ وہ لوگ پہاڑ کے دامن میں اتریں گے اور شام کو جب چرواہے اپنی بکریاں چرا کر واپس گھروں کو لوٹیں گے تو ان کے پاس حاجت مند فقیر آئے گا وہ کہیں گے ہمارے پاس کل آنا۔ چنانچہ اللہ عزوجل رات کو ہی ان کو ہلاک کر دے گا اور ان کے سروں پر پہاڑ رکھ دے گا اور دوسرے لوگوں (جن کو رات کے وقت ہلاک نہ کیا) کو بندر اور خنزیر بنا دے گا قیامت تک ایسے ہی رہیں گے۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 546، ص 277، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا ارشاد آج کے دور میں بالکل صادق آتا ہے کہ لوگ آلات غنا ولہو کو حلال سمجھیں گے۔ یقیناً ایسے لوگ موجود ہیں جو میڈیا پر آ کر ان چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں۔ آقا ﷺ نے چودہ سو سال قبل ایسے لوگوں کے متعلق خبر دی۔

حدیث شریف: 24

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَاجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَ يُسْمَعُ مِمَّنْ يُسْمَعُ مِنْكُمْ

(سنن ابو داؤد، عربی، کتاب العلم، باب فی کراہیۃ منع العلم، حدیث نمبر 3659، ص 525، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: زہیر بن حرب اور عثمان بن ابوشیبہ' جریر' اعمش' عبیداللہ بن عبداللہ' سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم علمی باتیں مجھ سے سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی اور ان لوگوں سے بھی سنی جائیں گی جو تم سے سنیں گے۔

(سنن ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' باب فی کراہیۃ منع العلم' حدیث نمبر 261 ' ص 105 ' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 25

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ وَّلْدِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَاَ فْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسٍ بِفَقِيْهٍ

(سنن ابوداؤد' عربی' کتاب العلم' باب فضل نشر العلم' حدیث نمبر 3660 ' ص 525 ' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابان کے والد ماجد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا۔ یہاں تک کہ وہ دوسروں تک پہنچائی۔ کئی ایک فقہ جاننے والے ایسے ہوں گے جو اپنے سے زیادہ فقہ جاننے والوں کو بتائیں گے اور کئی فقہ کے عامل ایسے ہوں گے جو حقیقت میں فقیہ نہیں ہوں گے۔

(سنن ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم باب فضل نشر العلم' حدیث نمبر 262 ' ص 105 مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 26

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَااَبُوْدَاوٗدَ الْحَضْرِىُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ فِى هٰذِهِ الْاُمَّتِ اَرْبَعُ فِتَنٍ فِىْ اٰخِرِهَا الْفَنَآءُ

(سنن ابوداؤد' عربی' کتاب الفتن' باب ذکر الفتن' حدیث نمبر 4241 ' ص 594 ' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ہارون بن عبداللہ' ابوداؤد حضری' بدر بن عثمان' عامر ایک آدمی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

(ابوداوٗد عربی اردو جلد سوم کتاب الفتن حدیث نمبر 840 ص 284 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے امت کے چار فتنوں کی خبر دی۔

حدیث شریف: 27

حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَاحَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَزَالُ طَآئِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالُ

(ابوداوٗد عربی کتاب الجہاد باب فی دوام الجہاد حدیث نمبر 2484 ص 359 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: مطرب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت کا ایک گروہ حق کی خاطر ہمیشہ اپنے مخالفوں سے لڑتا رہے اور غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔

(ابوداوٗد عربی اردو جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 712 ص 269 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس فرمان رسالت کے مطابق اُمّت محمدیہ کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو دین و ایمان کے دشمنوں سے ہمیشہ برسرپیکار رہے گا۔ خواہ وہ دشمنان دین غیر مسلموں کے رنگ میں ہوں یا مسلمانوں کی شکل میں۔ دونوں قسم کے دشمنوں سے نبرد آزما ہوتا رہے گا۔ شیطان بیرونی طاقت ہے اور نفس اندرونی۔ اسی طرح غیر مسلم دین کے بیرونی دشمن ہیں اور بعض مسلم نما غیر مسلم اندرونی دشمن ہیں۔ ان دونوں قسم کے دشمنوں سے فعلی، قولی، مالی اور لسانی ہر طرح جہاد کیا جاتا ہے اور اسلام کے بدترین دشمن وہ ہیں جو مسلمان بن کر مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا کر بے خبر مسلمانوں کی متاعِ ایمانی پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے گندم نما جو فروش رہنماؤں کے شر سے بچانا افضل ترین جہاد اور بہت بڑی مردانگی ہے۔ واللہ تعالیٰ

حدیث شریف: 28

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَہٗ اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ فَتَکَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ تَکَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ اِیَّانَا تُرِیْدُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَیْھِمْ رَوَایَا قُرَیْشٍ وَفِیْھِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِیالْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْہُ فَکَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُوْنَہٗ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابِہٖ فَیَقُوْلُ مَالِیْ عِلْمٌ بِاَبِیْ سُفْیَانَ وَلٰکِنْ ھٰذَا اَبُوْ جَھْلٍ وَعُتْبَۃُ وَشَیْبَۃُ وَاُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ ضَرَبُوْہُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُکُمْ ھٰذَا اَبُوْ سُفْیَانَ فَاِذَا تَرَکُوْہُ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ مَالِیْ بِاَبِیْسُفْیَانَ عِلْمٌ وَلٰکِنْ ھٰذَا اَبُوْ جَھْلٍ وَّعُتْبَۃُ وَشَیْبَۃُ وَاُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ فِی النَّاسِ فَاِذَا قَالَ ھٰذَا اَیْضًا ضَرَبُوْہُ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْہُ اِذَا صَدَقَکُمْ وَتَتْرُکُوْہُ اِذَا کَذَبَکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھَاھُنَا وھَاھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 4621، ص 792، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کو ابوسفیان (کے قافلے کے ہمراہ) آنے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے مشورہ کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو مشورہ دیا، آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو مشورہ دیا، آپ ﷺ نے اسے بھی قبول نہیں کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم وہاں بھی دوڑائیں گے۔ اگر آپ ﷺ "برک الغماد" تک سفر کرنے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا۔ یہ سب لوگ روانہ ہوئے اور انہوں نے بدر میں پڑاؤ کیا۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے لوگ انہیں ملے۔ جن میں بنو حجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا۔ ان حضرات نے اسے پکڑ لیا۔ صحابہ کرام نے ان سے ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب

دیا۔ ابوسفیان کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ یہاں (اس لشکر میں) ابو جہل ہے، عتبہ ہے، شیبہ ہے، امیہ بن خلف ہے، جب اس نے یہ جواب دیا تو صحابہ کرام نے اسے مارنا شروع کردیا تو وہ بولا ہاں! ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ صحابہ نے مارنا بند کیا اور اس سے تفتیش کی تو وہ بولا۔ مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ یہاں تو ابو جہل ہے، عتبہ ہے، شیبہ ہے اور امیہ بن خلف ہے۔ جب اس نے یہ جواب دیا تو صحابہ کرام نے پھر اسے مارنا شروع کردیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے یہ ملاحظہ کیا تو نماز ختم کی اور فرمایا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ جب وہ تمہارے ساتھ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارنے لگتے ہو اور جب وہ تمہارے ساتھ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو (راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ میدان میں تشریف لے گئے) اور فرمایا۔ یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھ کر بتایا کہ اس، اس جگہ (فلاں، فلاں شخص قتل ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے جس جگہ دست اقدس رکھا تھا ان میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 4506، ص 663 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ میدان بدر میں جنگ سے پہلے تشریف لے گئے۔ دوسرے دن مرنے والے کافروں کی مقتل گاہ کی خبر دی۔ دوسرے دن جنگ کے بعد صحابہ کرام نے کفار کے لاشے کو اسی جگہ پایا جہاں حضور ﷺ نے نشانات لگائے تھے۔

حدیث شریف: 29

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يُّدْعٰى بِالْاِسْلَامِ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ الَّذِيْ قُلْتَ لَهٗ اٰنِفًا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهٗ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهٖ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

فَقَالَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اَشۡھَدُ اَنِّیۡ عَبۡدُاللّٰہِ وَرَسُوۡلُہٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادیٰ فِی النَّاسِ اِنَّہٗ لَایَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ اِلَّا نَفۡسٌ مُّسۡلِمَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیۡنَ بِالرَّجُلِ الۡفَاجِرِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 305' ص 61' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمان کہلانے والے ایک شخص کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بے جگری سے لڑا اور زخمی ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی' کچھ دیر پہلے آپ ﷺ نے جسے جہنمی قرار دیا تھا' وہ آج بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے مرا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں پہنچا ہے۔ بعض حضرات اس بارے میں حیرانگی کا شکار ہوئے' اسی دوران پتہ چلا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں ہے بلکہ شدید زخمی ہے۔ رات کے وقت اس نے زخموں کی شدت سے تنگ آ کر خودکشی کرلی۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اسی لئے (میں نے اسے جہنمی قرار دیا تھا) اللہ اکبر! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا خاص بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردیں' جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی گناہ گار شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الایمان' حدیث نمبر 213' ص 130 مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے مسلمان کہلوانے والے شخص کو اپنے علم غیب سے جان لیا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

حدیث شریف: 30

حَدَّثَنَا سُوَیۡدُ بۡنُ سَعِیۡدٍ ثَنَا مُسۡلِمُ ابۡنُ خَالِدٍ عَنۡ عُتۡبَۃَ بۡنُ مُسۡلِمٍ عَنۡ عُبَیۡدِ بۡنِ حُنَیۡنٍ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیۡ شَرَابِکُمۡ فَلۡیَغۡمِسۡہُ فِیۡہِ ثُمَّ لِیَطۡرَحۡہُ فَاِنَّ فِیۡ اَحَدِ جَنَاحَیۡہِ دَآءً وَفِی الۡاٰخِرِ شِفَاءٌ

(ابن ماجہ شریف' عربی' کتاب الطب' حدیث نمبر 3505' ص 505' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سوید' مسلم بن خالد' عتبہ بن مسلم' عبید بن حنین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مکھی تمہارے پینے کی چیز میں گرجائے تو اسے اس میں ڈبودو۔ پھر نکال کر پھینکو کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور

دوسرے میں شفاء ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب الذباب یقع فی الاناء حدیث نمبر 1297، ص 385، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: نگاہ پاک مصطفیٰ ﷺ نے مکھی کے پروں میں موجود شفاء اور بیماری دونوں کو اپنے علم غیب کے ذریعہ جان لیا۔

حدیث شریف: 31

حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا اَلْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِم حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍ وَ یَعْنِیْ اَلْاَوْزَاعِیَّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ وَلَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِھَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ صَافِّیْنَ تَحْرُسُھَا فَیَنْزِلُ بِالسَّبَخَۃِ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ یَخْرُجُ اِلَیْہِ مِنْھَا کُلُّ کَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7390، ص 1278، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں پہنچ جائے گا۔ ان دونوں شہروں کے ہر راستے ان کی حفاظت کے لئے فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہیں دجال سبخہ (نامی جگہ) پر پڑاؤ کرے گا۔ مدینہ منورہ میں تین جھٹکے آئیں گے تو ہر کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7257، ص 701، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 32

حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْھُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ کُلُّھُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ یُضِیْفُ ھٰذَا اللَّیْلَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَقَامَ

رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاطْفِیءِ السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى لِيَاْكُلَ فَقُوْمِیْ اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 5359، ص 917، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میں فاقے کا شکار ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ کو (کھانا بھجوانے) کا پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب بھجوایا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کو پیغام بھیجا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ تمام ازواج نے یہی جواب بھجوایا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون آج رات (اس شخص) کی مہمان نوازی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! میں! پھر وہ انصاری اس شخص کو لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے۔ بیوی نے جواب دیا۔ صرف بچوں کے حصے کا کھانا ہے۔ وہ انصاری بولا تم انہیں کسی چیز سے بہلا دینا۔ جب ہمارا مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور یوں ظاہر کرنا کہ جیسے ہم کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانا کھانے لگے تو تم چراغ کے پاس جا کر اسے بجھا دینا پھر وہ سب (گھر والے دستر خوان پر) بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ اگلے دن وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم نے کل رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الاشربہ، حدیث نمبر 5243، ص 68، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے در دولت میں رہ کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کی مہمان نوازی کو جان لیا اور ان کی اگلی رات کی مہمان نوازی پر رب تعالیٰ کی رضا اور قبولیت کو بھی جان لیا۔

حدیث شریف: 33

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عبداللّٰه بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ

سَمِعْتُ بُسْرَ بن عَبِیْدِاللّٰہِ اَنَّہ، سَمِعَ اَبَااَدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَۃِ تَبُوكَ وَ ھُوَ فِی قُبَّۃٍ مَنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِی ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمُقَدِسِ ثُمَّ مَوْتَانٌ یَاخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَایَبْقٰی بَیْتٌمِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ھُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَا نِیْنَ غَایَۃٍ تَحْتَ کُلِّ غَایَۃً اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الجزیہ والموادعۃ، حدیث نمبر 3176، ص 529، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوادریس (عائذ اللہ خولانی) نے کہا کہ میں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت سے قبل چھ چیزیں شمار کرلو۔ میرا اس دنیا سے چلا جانا پھر بیت المقدس کی فتح، پھر عام موت جو لوگوں میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیل جائے گی (قعاص ایک بیماری ہے جو سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے جس سے فی الفور موت واقع ہوجاتی ہے) پھر افراطِ زر حتی کہ اگر کسی شخص کو 100 دینار دیا جائے گا تو وہ پھر بھی ناخوش رہے گا پھر ایک بہت بڑا فتنہ، جو عرب میں ہر گھر میں پہنچے گا پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کرکے تم پر حملہ کردیں گے اور وہ 80 جھنڈے لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجزیہ والموادعۃ، حدیث نمبر 414، ص 220، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حدیث شریف میں قیامت کی نشانیاں بتاتے ہوئے حملہ آوروں کی تعداد اور ان کے جھنڈوں کی بھی تعداد بیان فرمائی۔

حدیث شریف: 34

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوبَ وَقُتَیْبَۃُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِیْعًا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ابْنُ اَیُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنُ مَالِكٍ یَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ الْتَمِسْ لِیْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدُمُنِی فَخَرَجَ بِیْ اَبُو طَلْحَۃَ یُرْدِفُنِی

وَرَائَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِی الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3321، ص 574، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا مجھے کوئی بچہ لاکر دو جو میری خدمت کیا کرے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے (سفر کے دوران) نبی اکرم ﷺ کے ہر پڑاؤ میں خدمت کرنا شروع کردی (اس سے روایت میں آگے چل کر ان الفاظ میں) پھر نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لے آئے۔ یہاں تک کہ احد پہاڑ نظر آنے لگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا "اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! ان لوگوں (اہل مدینہ) کے "مد" "صاع" (رزق) میں برکت عطا فرما۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3217، ص 267، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم بے جان پہاڑ کے متعلق بھی جانتے ہیں کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ جب حضور ﷺ بے جان پہاڑ کے حال سے واقف ہیں تو انسانوں کے دلوں کے حالات سے کس قدر واقف ہوں گے۔

حدیث شریف: 35

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَايَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّهٗ ثُمَّ لَايَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 3027، ص 500، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا قیصر ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور تقسیم کرو گے اور آپ ﷺ نے لڑائی کو دھوکہ کا نام دیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 278' ص 153' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے قیصر و کسریٰ کے بعد دوبارہ قیصر و کسریٰ نہ ہونے اور ان کے خزانے کے تقسیم کرنے کی خبر دی۔

حدیث شریف: 36

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ الْاَزْدِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِیْ طَلْحَةُ اُمُّ غُرَابٍ عَنْ عُقَيْلَةَ امْرَاَةِ بَنِیْ فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَّهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَرِّ اُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَايَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّیْ بِهِمْ۔

(ابوداؤد شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب فی کراہیۃ التدافع عن الامامۃ' حدیث نمبر 581' ص 95' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ہارون بن عباد ازدی' مروان' طلحہ' ام غراب' عقیلہ جو بنی فزارہ کی ایک عورت اور ان کی مولاۃ تھی' خرشہ بن حرا لفرازی کی بہن سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے سے کہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لئے امام نہیں ملے گا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' باب فی کراہیۃ التدافع عن الامامۃ' حدیث نمبر 578 '' ص 286 مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: موجودہ زمانے میں یہ نشانی کافی حد تک پائی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں ہیں بلکہ محض پیشہ ور امام ہیں' واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 37

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِی الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ

الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الجمعہ' حدیث نمبر 1977' ص 343' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الجمعۃ' حدیث نمبر 1873' ص 684' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: درج ذیل حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے قیامت کے جمعہ کے دن قائم ہونے کی خبر دی۔

حدیث شریف: 38

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي اِبْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَوَاَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَّ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاُفَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6248' ص 1065' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ "حرا" پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر (رضی اللہ عنہم) تھے۔ چٹان حرکت کرنے لگی تو آپ نے فرمایا: رک جاؤ! کیونکہ تیرے اوپر صرف نبی' صدیق اور شہید موجود ہیں۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ' حدیث نمبر 6123' ص 323' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا حکم پہاڑ پر بھی چلتا ہے اور ساتھ ہی جو صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے' ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شہادت کی خبر دی۔

حدیث شریف:39

حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ الْجُرَيْرِیُّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَوَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَآءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْلَكُمْ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6490، ص 114، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا یہاں قرن کا رہنے والا کوئی شخص ہے؟ تو وہ شخص آگے بڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام "اویس" ہوگا۔ یمن میں اس کی صرف والدہ ہوگی۔ وہ برص کی بیماری کا شکار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس (برص کے نشانات) کو ختم کردے گا اور صرف ایک دینار (یا شاید یہ فرمایا تھا) ایک درہم جتنا نشان رہ جائے گا۔ تم میں سے جو شخص اس سے ملے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6365، ص 409، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سچے عاشق رسول تھے مگر ظاہری طور پر کبھی حضور ﷺ سے نہ ملے مگر ان کے دل میں عشق مصطفی ﷺ ہونے کی وجہ سے میرے مولیٰ ﷺ ان کے اور ان کے گھر والوں کے متعلق جانتے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنے غلاموں کے حالات سے باخبر ہیں۔ چاہے وہ کائنات کے کسی بھی گوشے میں ہو۔

حدیث شریف:40

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وَاَكَلَ اَللّٰهُ بِهٖ قَرِيْنَهٗ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّایَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب التوبۃ' حدیث نمبر 7108' ص 1225' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہر شخص کے ہمراہ اس کا ہمزاد مسلط ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے مگر یہ کہ اس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی ہے اور اس نے اسلام قبول کرلیا ہے اور وہ مجھے صرف بھلائی کی بات کہتا ہے۔

(مسلم شریف عربی اردو' جلد سوم' کتاب التوبہ' حدیث نمبر 6979' ص 611' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 41

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سَلِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ اَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 312' ص 63' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے (قیامت کے قریب) اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ اس وقت جس شخص کے دل میں ایک دانے (اور ایک روایت کے مطابق) ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ "ہوا" اس کی (روح) قبض کرلے گی۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول کتاب الایمان' حدیث نمبر 220' ص 134 مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

عقیدہ: اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لئے محال ہے کہ اس کی کوئی

صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

افتومنون ببعض الکتٰب وتکفرون ببعض

یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے' انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے' اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کی شایان شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لئے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے گی۔ باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کے لئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحتاً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن وواجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے۔ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لئے آتے ہی ہیں کہ جنت ونار وحشر ونشر وعذاب وثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں۔ ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:42

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ

(ابوداؤد شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب فی بناء المساجد' حدیث نمبر 449' ص 76' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کی ظاہری شان وشوکت کے باعث۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 446' ص 212' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف:43

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌنَا بِشْرٌعَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صُبَيْحَةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بَدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذَا وَ قُوْلِيْ الَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔

(سنن ابوداؤد عربی کتاب الادب حدیث نمبر 4922 ص 694 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میری شادی کی اگلی صبح کو رسول اللہ ﷺ میرے پاس صبح سویرے تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو۔ کچھ لڑکیاں اپنی دف بجا کر اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے گانے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا" اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1491 ص 543 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مدینہ طیبہ کی لڑکیاں دف بجا کر جو شہدائے بدر کے مرثیے پڑھ رہی تھیں تو یقیناً وہ مرثیے کسی صحابی نے لکھے ہوں گے۔ ایک لڑکی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ مصرعہ کہا **وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ** یعنی ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو آئندہ کے واقعات کو بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو غیوب خمسہ سے خبردار سمجھتے تھے اور برملا کہتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس لڑکی کی زبان سے یہ مصرعہ سن کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۹۳۱ء) کی طرح اسے شرک و کفر قرار نہیں دیا اور مطلقاً یہ نہیں فرمایا کہ بیٹی تم مشرکہ ہو گئیں اور جس صحابی نے مرثیے میں یہ مصرعہ کہا ہے وہ بھی مشرک ہو گیا' اسے چاہئے کہ از سر نو ایمان لائے اور تجدید نکاح کرے۔ خبردار جو آئندہ ایسی شرک و کفر کی بات زبان پر لائے۔ فرمایا تو بس اتنا کہ اس بات کو چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہے جاؤ۔ یعنی یہ عقائد کا معاملہ ہے مبادا الفاظ میں تم سے کمی بیشی ہو جائے یا مبالغہ آرائی سے کام لینے گویا آئندہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ۔ لہذا اس نازک بات کو رہنے دو اور اپنے شہداء کے کارنامے ہی بیان کرو' مقصد یہ تھا کہ میرے حضور تم میری تعریفیں بیان نہ کرو بلکہ شمع رسالت کے ان جانثار پروانوں کی تعریفیں ہی کرو کہ بالواسطہ وہ میری ہی تعریف ہے۔

نگاہ پاک مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف:44

حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ نَامُعَاوِيَةُ يَعْنِى ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِى ابْنَ سَلَامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىَ السَّلُوْلِيُّ اَبُوْ كَبْشَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةٌ فَحَضَرْتُ صَلٰوةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَ كَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اٰبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَ نَعَمِهِمْ وَشَائِهِمِ اجْتَمَعُوْآ اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مِنْ يَحْرُسُنَااللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ ابْنُ اَبِىْ مَرْثَدٍ ِالْغَنَوِيُّ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فَارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ وَجَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِىْ اَعْلَاهُ وَ لَاتُغْرَّنَّ مِنْ قِبَلَكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ وَ هُوَ يَتَلَفَّتَ اِلَى الشِّعَبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ كُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِى الشِّعَبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّى انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَاَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْقَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَدۡ اَوۡ جَبۡتَ فَلَا عَلَیۡکَ اَنۡ لَا تَعۡمَلَ بَعۡدَھَا۔

(ابوداؤد'عربی' کتاب الجہاد'باب فی فضل الحرس' حدیث نمبر 2501 'ص 362 'مطبوعہ دارالسلام'ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سلولی نے حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے وقت ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور کافی چلتے رہے یہاں تک کہ شام ہونے کو آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہوا۔ پس ایک ایرانی آ کر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے سامنے سے گیا۔ یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑی پر چڑھا تو ہوازن والوں کو دیکھا کہ اپنی عورتوں' اونٹوں اور بکریوں کو حنین کے مقام پر جمع کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا''ان شاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو سوار ہو جاؤ۔ پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس گھاٹی کی طرف جاؤ اور اس کی بلندی پر چڑھ جانا اور تمہاری وجہ سے آج رات ہم دھوکا نہ کھا جائیں۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا۔ کیا تمہیں اپنا سوار بھی نظر آیا ہے؟ پس نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے لگے اور گھاٹی کی طرف دیکھ لیتے یہاں تک کہ نماز پوری ہوگئی اور سلام پھیر دیا گیا۔ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارا سوار آ گیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے کھائی کی طرف دیکھنے لگے تو وہ آ رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا اور عرض گزار ہوئے کہ میں گیا تو اس گھاٹی کی بلندی پر چڑھ گیا جہاں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا۔ خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک آدمی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا آج رات تم اترے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اگر اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو تب بھی کچھ نہیں بگڑے گا۔

(ابوداؤد'عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد'حدیث نمبر 729 'ص 276 'مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کا نماز میں کنَ انکھیوں سے گھاٹی کی طرف دیکھنا کہ ان کے بھیجے ہوئے انس بن ابو مرثد غنوی آ رہے ہیں یا نہیں؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے جو دوسروں کے لئے حجت نہیں کہ وہ بھی نماز میں اِدھر اُدھر دیکھ لیا کریں بلکہ دوسروں کے لئے آپ ﷺ نے اسے نماز میں چوری کرنا فرمایا ہے۔ نیز بینائی کے سلب ہو جانے کی وعید سنائی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا حتیٰ کہ دورانِ نماز جنت و دوزخ کا مشاہدہ کرنا' حتیٰ کہ جنت کے پھلوں سے لدی

ہوئی ایک ٹہنی کو توڑنے کے لئے بار ہا دست مبارک اٹھانا وغیرہ امور آپ کی توجہ الی اللہ پر اثر انداز نہیں ہوتے تھے۔ چونکہ دوسروں کی یہ حالت نہیں لہذا اور کسی کو یہ اجازت بھی نہیں کیونکہ دوسروں کے لئے یہ خشوع وخضوع کے منافی ہے۔ تحویل قبلہ کے وقت بھی رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد کے انتظار میں بار ہا عین نماز کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر فرمایا ہے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ (۲:۱۴۴)

معلوم ہوا کہ خاص حالت کے باعث یہ بات رسول اللہ ﷺ کے خصائص سے ہے جو دوسروں کے لئے حجت نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:45

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ خَلْفٍ قَالَا نَاسُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا اُشْفٰی فِیْهِ فَعَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً یَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِیْهَا حَتّٰی اللُّقْمَةِ تَدْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ قَالَ اِنَّكَ اِنْ تَخْلِفْ بَعْدِیْ فَتَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ لَا تَزْدَادُ بِهٖٓ اِلَّا رِفْعَةً وَ دَرَجَةً لَعَلَّكَ اِنْ تَخَلَّفُ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَیَضُرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ امْضِ لِاَ صْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَاتَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَآئِسَ سَعِیْدُ بْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الوصایا' باب ماجاء فیما یجوز للموصی فی مالہٖ حدیث نمبر 2864 'ص 416 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عامر بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں سخت بیمار پڑا جس سے شفا ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بے شک میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ نصف؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار کہ تہائی؟

فرمایا کہ تہائی سہی لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ و تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان پر خرچ نہیں کرتے مگر اس کا تمہیں ثواب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی ہجرت کے باوجود پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ اگر تم میرے بعد پیچھے رہے تو رضائے الٰہی کے کام کرو گے جن سے تمہاری رفعت اور درجات میں اضافہ ہوگا۔ شاید تم پیچھے رہ جاؤ اور کتنے ہی لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اور کتنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے۔ پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ ان کی ایڑیوں پر لیکن تاسف رہا حضرت سعید بن خولہ رضی اللہ عنہ کا کہ رسول اللہ ﷺ بھی افسوس کیا کرتے تھے کیونکہ ان کا وصال مکہ مکرمہ میں ہو گیا تھا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الوصایا' حدیث نمبر 1090' ص 414' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: جب ۸ھ میں مکہ مکرمہ کو فتح کیا گیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار پڑ گئے۔ انہیں خدشہ لاحق ہوا کہ شاید میں بھی ہجرت کرنے کے باوجود مدینہ منورہ نہ جاسکوں اور حضرت سعید بن خولہ رضی اللہ عنہ کی طرح مکہ معظّمہ میں دفن ہونا پڑے۔ نبی کریم ﷺ کی بشارت کے مطابق یہ مدتوں زندہ رہے۔ ان کے سال وفات میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن غیر مقلد مولوی وحید الزمان خان صاحب نے لکھا ہے "اور ۳۵ھ میں سعد کا انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ۴۵ برس تک زندہ رہے" ہماری سمجھ میں وحید الزماں خان کا حساب نہیں آیا کیونکہ ۸ھ میں فتح مکہ کے وقت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے۔ اور بقول وحید الزماں خان ۳۵ھ میں انہوں نے وفات پائی تو اس بیماری کے بعد پینتالیس برس تک کس طرح زندہ رہے؟

حدیث شریف: 46

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْكُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰاكُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ؟ اِسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقاً فَقَالَ مَالِیْ اَرٰاكُمْ عِزِیْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 968، ص 183، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہو سکون کے ساتھ نماز ادا کیا کرو (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم منتشر ہو کر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ پھر ایک مرتبہ تشریف لائے تو فرمایا: جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، اس طرح تم صفیں کیوں نہیں قائم کرتے؟ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: وہ پہلے، پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل جل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث ۸۷۱ ص ۳۵۹ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی نگاہ نور سے نورانی مخلوق فرشتوں کا اپنے پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں صفیں باندھ کر کھڑا ہونا ملاحظہ فرماتے ہیں۔

حدیث شریف: 47

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ اَنْبَانَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَانَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ مُھَاجِرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ مُوَرِّقِ الْعَجَلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ السَّمَآءَ اَطَّتْ وَ حُقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجَارُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اِنِّیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ۔

(ابن ماجہ عربی، کتاب الزہد حدیث نمبر 4190، ص 611، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، مورق العجل، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان چڑ چڑا رہا ہے کیونکہ اس میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے کا سر سجدہ میں موجود نہ ہو۔ خدا کی قسم اگر تم بھی وہ باتیں جان لو جو

میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، حتی کہ عورتوں سے محبت میں بھی تمہیں مزہ نہ آئے اور تم شور و فریاد کرتے ہوئے صحرا کو نکل جاؤ۔ خدا کی قسم میری یہ خواہش ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جسے جڑ سے کاٹ کر پھینک دیتے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب الحزن والبکاء، حدیث نمبر 1993، ص 557 مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ جو رسول اکرم نور مجسم ﷺ سنتے ہیں وہ ہم نہیں سن سکتے اور جو رسول اکرم نور مجسم ﷺ دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔

حضور ﷺ جن آنکھوں سے، ہمیں دیکھتے ہیں انہی آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور جن کانوں سے عام باتیں سنتے ہیں انہی کانوں سے آسمان کا چڑ چڑانا اور آواز غیبی سنتے ہیں۔

حدیث شریف: 48

وَحدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ وَتَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّدَعْوَا هُمَا وَاحِدَةٌ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 7256، ص 1250، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہوں کے درمیان جنگ نہ ہو، ان دونوں کے درمیان بہت زیادہ قتل و غارت گری ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا (کہ ہم حق پر ہیں)

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7126، ص 654، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 49

حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِىَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا

وَاِنَّ اُمَّتِی سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِی مِنْهَا وَاُعْطِیتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّی سَاَلْتُ رَبِّی لِاُمَّتِی اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَ لَایُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَایُرَدُّ وَاِنِّی اَعْطَیْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ یَسْتَبِیحُ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَیْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِكُ بَعْضًا وَّ یَسْبِی بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 7258، ص 1250، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے مشرق کے تمام حصوں اور مغرب کے تمام حصوں کو دیکھ لیا۔ میرے لئے جتنی زمین سمیٹی گئی میری اُمّت کی حکومت وہاں تک ہوگی۔ مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ وہ میری اُمّت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے اپنے علاوہ (باہر کا) کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں تباہ و برباد کرے۔ میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں جب کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ پورا ہوتا ہے۔ تمہاری اُمّت کے لئے میں تمہیں یہ عطا کرتا ہوں کہ میں انہیں قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر باہر کا دشمن مسلط کروں گا جو انہیں تباہ و برباد کر دے اگرچہ ان کے خلاف روئے زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں البتہ (تمہاری اُمّت کے افراد) آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر 7128، ص 654 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 50

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ اَیْدِیهِمْ اهْتَزَّلَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6345، ص 1084، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے

سامنے رکھا ہوا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: اس (کی روح کی عالم بالا میں آمد) کی وجہ سے عرش الٰہی جھوم اٹھا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6221، ص 355، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی نگاہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح کو بھی ملاحظہ فرما رہی تھیں اور ساتھ ہی زمین پر جلوہ افروز رہ کر عرش الٰہی کا محبت وعقیدت سے جھومنا بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

حدیث شریف: 51

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَآئَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَ وَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَ وَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَكُوْعًا طَوِيْلًا وَّ هُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا الِحِيَاتِهٖ فَاِذَارَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْ كُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَا كَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِیْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْداً وَّلَوْ اَصَبْتُه، لَا كَلْتُمْ مِّنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِ هِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْداهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّه، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَارَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الکسوف، حدیث نمبر 1052، ص 170، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں

سورج کو گرہن لگ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور سورہ بقرہ پڑھنے کے برابر طویل قیام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا اور پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا (نماز کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا شمس وقمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی کی موت وحیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ پکڑتے دیکھا پھر ہم نے آپ ﷺ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگور کا گچھا پکڑنا چاہا اگر اس کو لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ مجھے جہنم دکھائی گئی میں نے اس سے زیادہ خوفناک منظر نہیں دیکھا جیسے آج دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس میں رہنے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے کفر کے سبب عرض کیا گیا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک سے زندگی بھر احسان کرتا رہے۔ پھر اس نے تجھ سے ناموافق چیز دیکھ لی تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الکسوف' حدیث نمبر 990 ص 442 مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے مصلے پر کھڑے ہو کر جنت اور جہنم کو ملاحظہ فرمایا اور ساتھ ہی آپ ﷺ کا دست حق پرست جنت میں موجود انگور کے گچھے تک پہنچ گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ زمین پر جلوہ گر ہونے کے باوجود لاتعداد میل دور جنت میں اپنا دست مبارک رکھ سکتے ہیں تو پھر مدینے میں رہ کر اسی کائنات پر اپنے غلاموں کی اپنے دست مبارک سے مدد کیوں نہیں کر سکتے؟

حدیث شریف: 52

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِى اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اُخْتُ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكَ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِى الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجہاد، باب فضل الغزو فی البحر، حدیث نمبر 2490، ص 361، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بتایا جو بہن ہیں حضرت ام سلیم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اس گروہ میں شامل فرمالے۔ فرمایا تم پہلے گروہ میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور بحری جہاد کیا تو انہیں ساتھ لے گئے لوٹتے ہوئے ان کے قریب خچر لایا گیا سوار ہونے کے لئے۔ یہ اس سے گر پڑیں اور گردن ٹوٹ جانے کے باعث وصال ہوگیا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 718، ص 271، مطبوعہ فرید بک، لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کے سمندری مجاہدوں کو خواب میں دیکھ کر بتانا اور حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عرض کرنا: **اُدْعُ اللّٰهَ لِىْ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ**۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اچھا میں دعا کروں گا بلکہ فوراً ارشاد فرمایا **اِنَّكِ مِنْهُمْ** تم ان لوگوں میں شامل ہو۔ سبحان اللہ! یہ خلافت عظمیٰ کا اظہار ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے خاص لطف وکرم سے اپنے محبوب ﷺ کو خلیفہ اعظم بنایا اور اپنی مملکت میں ماذون ومختار فرمایا ہے۔

حدیث شریف: 53

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّهَنَّادُ بْنُ السَّرِىْ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَآؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَايَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَّطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلٰی هٰذَا وَاحِدًا وَّ عَلٰی هٰذَا وَاحِدًا وَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبِسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الطہارۃ' حدیث نمبر 20'ص15'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جارہے۔ یہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہنّاد نے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ کو پاک نہیں کرتا تھا۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد اول' کتاب الطہارۃ' حدیث نمبر 20'ص68'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ آپ ﷺ کی نگاہ نور نے زمین پر جلوہ گر ہوکر زمین کے اندر مُردوں کا حال ملاحظہ فرمالیا اور ساتھ ہی ان کے نامہ اعمال میں موجود ان کے گناہوں کو بھی ملاحظہ فرمالیا۔

دوسری یہ کہ قبر پر تر شاخ (مروہ وغیرہ) ڈالنا حضور ﷺ کی سنت سے ثابت ہوا۔ یہ چیزیں جب تک تر رہیں گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گی جس سے میت کو فائدہ اور راحت وسکون حاصل ہوگا۔

حدیث شریف:54

حَدَّثَنَا اَبُوبَشْرٍبَكْرُبْنُ خَلْفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِیُ الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ طُوْلِ شَعْرِهٖ شَيْئًا لَايَحْفَظُهٗ دَاوٗدُ وَاضِعًا اِصْبَعَهٗ فِیْ اُذُنِهٖ لَهٗ جُوَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیِّ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَيْنَا عَلٰی

ثَنِيَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰی اَوْلَفْتٍ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی يُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَآءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ وَخِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةُ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیِّ مَلَبِّياً

(ابن ماجہ' عربی' کتاب المناسک' حدیث نمبر 2891' ص 418' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بشر' ابن ابی عدی' داؤد بن ابی ہند' ابو العالیہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے کہ ہم ایک وادی پر سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا وادئ ازرق۔ آپ ﷺ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لمبے بالوں کی کیفیت بیان کی۔ داؤد کہتے ہیں کہ میں اسے بھول گیا موسیٰ علیہ السلام اپنے کانوں میں انگلیاں دیتے ہوئے زور زور سے تلبیہ کہتے جا رہے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر ہم آگے چلے۔ جب ٹیلہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون سا ٹیلہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ ثنیہ ہرشیٰ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ ایک صوف کا جبہ پہنے ہیں۔ اونٹنی کی لگام ایک پتلی رسی کی طرح ہے اور تلبیہ پڑھتے جا رہے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد دوم باب الحج علی الرحل' حدیث نمبر 671' ص 199' مطبوعہ فرید بک اسٹال' لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 55

وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِیُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلٰی اَبِیْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَی بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ يَحْيَیٰ بْنِ يَعْمُرٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِی اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَاتُدْفَنُ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1233' ص 224' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ میرے سامنے' میری امت کے تمام اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے تو ان میں اچھا عمل راستے سے ایذا دینے والی چیز کو ہٹانا اور برا عمل مسجد میں اس طرح تھوکنا تھا کہ اس تھوک کو دفن نہ کیا گیا ہو۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1135' ص 436' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اُمتیوں کے نامہ اعمال رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

حدیث شریف:56

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِىَ بِهٖ فِى النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِىْ فِى النَّارِ الْآنَ حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیما واہلھا، حدیث نمبر 7167، ص 234، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ وہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یہ ایک پتھر ہے جسے ستر برس پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور یہ گرتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ یہ اب جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیما واہلھا، حدیث نمبر 7037، ص 627، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ علم غیب پر اللہ تعالیٰ کی عطا سے آگاہ ہیں اور حدیث شریف کا آخری حصہ ان کے عقیدے کی ترجمانی کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پتھر کے ستر برس پہلے جہنم میں گرنے اور اب جہنم کی تہہ پر پہنچنے کی خبر دی۔

حدیث شریف:57

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَ قَارِبُوْا بَيْنَهَا وَ حَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖٓ اِنِّىْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔

(ابوداوٗد عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب تسویۃ الصفوف' حدیث نمبر 667' ص 106' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں میں مل کر کھڑے ہوا کرو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھا کرو۔ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح تمہاری صفوں کے اندر خالی جگہ میں گھستا ہے۔

(ابوداوٗد عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 626' ص 279 مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے شیطان کو صفوں میں داخل ہوتا دیکھ بھی لیا اور امت کو آگاہ بھی کر دیا۔

حدیث شریف: 58

حَدَّثَنَا عَبۡدُالۡوَهَّابِ بۡنُ عَبۡدِالۡحَكَمِ الۡخَزَّازُ ثَنَا عَبۡدُالۡمَجِيۡدِ بۡنُ عَبۡدِالۡعَزِيۡزِ بۡنِ اَبِىۡ رَوَّادٍ عَنِ ابۡنِ جُرَيۡجٍ عَنِ الۡمُطَّلِبِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ ابۡنِ حَنۡطَبٍ عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتۡ عَلَىَّ اُجُوۡرُ اُمَّتِىۡ حَتّٰى الۡقَذَاةِ يُخۡرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الۡمَسۡجِدِ وَ عُرِضَتۡ عَلَىَّ ذُنُوۡبُ اُمَّتِىۡ فَلَمۡ اَرَ ذَنۡبًا اَعۡظَمَ مِنۡ سُوۡرَةِ الۡقُرۡاٰنِ اَوۡاٰيَةٍ اُوۡتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

(ابوداوٗد عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب کنس المسجد' حدیث نمبر 461' ص 78' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے کار ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری اُمّت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ پایا کہ کسی کو قرآن کریم کی کوئی سورہ یا آیت دی گئی مگر اس آدمی نے اسے بھلا دیا ہو۔

(ابوداوٗد عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 458' ص 216' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

ف: حضور ﷺ سے نہ اپنے اُمتیوں کے نامۂ اعمال پوشیدہ ہیں نہ اُن کے حالات پوشیدہ ہیں۔

حدیث شریف: 59

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ نَا ابۡنُ اَبِىۡ عَدِىٍّ وَ مُحَمَّدُ بۡنُ جَعۡفَرٍ وَعَبۡدُالۡوَهَّابِ قَالُوا

نَاعَوُفُ عَنْ اَبِیْ رِجَاءِ الْعَطَارُدِیِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

(ترمذی شریف' عربی' ابواب صفۃ القیامۃ' حدیث نمبر 2603' ص 591' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو عورتوں کو زیادہ پایا اور جنت میں جھانکا تو زیادہ جنتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف' عربی اردو' جلد دوم' ابواب صفۃ القیامۃ' حدیث نمبر 498' ص 207' مطبوعہ فرید بک' لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 60

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ ھَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ اَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب المناقب' حدیث نمبر 3597' ص 604' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت اسامہ (بن زید) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے قلعوں میں ایک قلعہ پر تشریف فرما ہو کر فرمایا۔ کیا میں جو دیکھ رہا ہوں تم دیکھ رہے ہو؟۔ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہ دیکھتے ہیں۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب المناقب' حدیث نمبر 810' ص 389' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ ﷺ اپنے غلاموں کے گھروں پر فتنوں کی بارش کو ملاحظہ فرما رہی ہے۔

حدیث شریف: 61

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُ اَوْاُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ

فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلاً وَّاُجِرَ كَثِيْرًا

(بخاری شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 2808، ص 465، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی (عمرو بن ثابت بن وقش المعروف بہ احرم بن عبدالاشعل) لوہے کے کسی آلہ حرب سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا، پیش کیا گیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں کافروں سے جنگ کروں یا پہلے اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ وہ اسلام لے آیا پھر اس نے کافروں سے جنگ کی، اور شہید ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے تھوڑا عمل کیا اور ثواب بہت زیادہ ملا۔ (ابن اسحاق نے مغازی میں صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عمرو بن ثابت کا قصہ تخریج کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ مجھے اس شخص کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوا اور انحالیکہ اس نے ایک سجدہ بھی نہیں کیا پھر فرماتے وہ عمرو بن حارث ہیں (فتح الباری ج ۶ ص ۲۵)

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 73، ص 75، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 62

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَه، عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَ اِنِّىْ وَ اللّٰهِ لَاَ نْظُرُ اِلٰى حَوْضِىَ الْاٰنَ وَاِنِّىْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر نکلے اور احد میں شہید ہو جانے والوں پر نماز پڑھی جیسا کہ آپ ﷺ میت پر نماز پڑھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ منبر شریف کی طرف واپس تشریف لائے (اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر) فرمایا۔ میں تمہارے لئے (فرط) مقدمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی

دیکھ رہا ہوں اور میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیا گیا ہوں یا فرمایا زمین کی کنجیاں اور بے شک اللہ کی قسم میں تم پر شرک کرنے کا خوف نہیں رکھتا لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1258' ص545' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ اپنے منبر انور پر جلوہ فرما ہو کر لاتعداد میل دور اپنے حوض کوثر کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ ﷺ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور خبر دی کہ میرے بعد تم شرک کا ارتکاب نہیں کرو گے ہاں البتہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

فوائد و مسائل

اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد و مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔

زیارت قبور

۱: حضور ﷺ شہداء احد کی شہادت کے آٹھ سال بعد ان کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خالص زیارت کے قصد سے قبروں پر جانا خصوصاً شہداء و صالحین کی قبروں کی زیارت کرنی یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔

جو لوگ قبروں کی زیارت کے سفر کو شرک یا معصیت ٹھہراتے ہیں۔ وہ صراحتاً اس حدیث کی مخالفت کرتے ہیں اور سراسر گمراہی و بدعقیدگی کے وبال میں گرفتار ہیں۔ علامہ صاوی رحمتہ اللہ علیہ نے آیت **وابتغوا الیه الوسیله** کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ

اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کرنے والے مسلمانوں کو اس خیال سے کافر کہنا کہ زیارت قبور غیر اللہ کی عبادت ہے۔ یہ بالکل کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت ہرگز ہرگز غیر اللہ کی عبادت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے بارے میں محبت رکھنے کی ایک نشانی ہے (صاوی ج ۱ ص ۲۴۵)

۲: اس حدیث میں **(صلی علیٰ اهل احد صلواته علی المیت)** کے بارے میں دو قول ہیں۔ علامہ کرمانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز جنازہ میں جس طرح میت کے لئے دعا پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہداء احد کے لئے ان کی قبروں کے پاس دعا مانگی:

لیکن دوسرے شارحین حدیث نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے پورے آٹھ برس کے بعد شہدائے احد کی قبروں پر ٹھیک اسی

طرح نماز جنازہ ادا فرمائی جس طرح آپ ﷺ دوسری اموات کی نماز جنازہ پڑھتے تھے۔اس صورت میں یہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے شمار کیا جائے گا کہ آٹھ برس کے بعد کسی میت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔دوسرے لوگوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔

۳: حضور ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ **(انی فرط لکم)** کہ میں تم لوگوں کے لئے ''پیش رو'' ہوں (فرط) عربی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو کہیں جانے والی جماعت سے پہلے ہی پہنچ کر اس جماعت کے تمام ضروریات کا انتظام مہیا کیا کرتا ہے۔حضور ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ میں تم تمام امتیوں کے لئے ''فرط'' ہوں۔یعنی تم سے پہلے عالم آخرت میں پہنچ کر تمہاری شفاعت اور تمہاری مغفرت کا تمہارے آنے سے پہلے ہی انتظام کروں گا۔

۴: اس حدیث میں **(وانا شھید علیکم)** فرما کر حضور ﷺ نے یہ اعلان فرمادیا کہ میں تم تمام امتیوں کا قیامت میں گواہ ہوں۔یعنی تم لوگوں کے ایمان اور اعمال وافعال کے متعلق میں خداوند عالم جل جلالہ کے حضور گواہی دوں گا۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ صاف ہو گیا کہ حضور ﷺ قیامت تک آنے والے اپنے ایک ایک اُمّتی اور ان کے اعمال و افعال سے باخبر ہیں اور سب کچھ ان کے علم میں ہے۔ورنہ ظاہر ہے کہ بغیر دیکھے اور بغیر جانے کسی بات کی گواہی دینا شرعاً حرام و ناجائز ہے۔اس لئے یہ کیونکر ممکن ہے کہ حضور ﷺ بے جانے قیامت میں اپنی اُمّت کے لئے گواہی دیں گے۔

۵: اس حدیث میں حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ **(وانی واللہ لانظر الی حوضی الان)** یعنی خدا کی قسم! میں اس وقت اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نگاہ نبوت اتنی معجزانہ تھی کہ عالم دنیا میں اپنے منبر پر رونق افروز ہوتے ہوئے عالم آخرت میں جنت کے اندر اپنے حوض کوثر کو دیکھ لیا۔اس حدیث سے یہ مسئلہ آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہو گیا کہ جس طرح حضور ﷺ کی ذات و صفات، تمام مخلوقات میں بے مثل و بے مثال ہے اسی طرح آپ ﷺ کے ہر ہر عضو شریف کی طاقتیں اور توانائیاں بھی بے مثل و بے مثال ہیں۔لہذا حضور ﷺ کے اعضاء شریفہ کی معجزانہ طاقتوں کو اگر کوئی اپنے اعضاء کی طاقتوں پر قیاس کرے تو یہ بہت بڑی گمراہی اور جہالت ہے۔کہاں حضور ﷺ اور کہاں ہم عیوب و نقائص کے پتلے؟

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۶: اس حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **(وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض)** یعنی زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے عطا کی گئی ہیں۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں دے دی ہیں۔خزانے کی کنجیوں کو کسی کے ہاتھ میں دے دینا۔اس کا کیا مطلب ہوتا ہے، تمام دنیا جانتی ہے کہ جب کوئی شخص یہ

کہتا ہے کہ میں نے تو ''تالا کنجی'' فلاں کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوا کرتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو اپنے خزانوں میں تصرف کا مالک و مختار بنا دیا ہے۔ اب قابل غور یہ بات ہے کہ ''زمین کے خزانوں'' سے یہاں کیا مراد ہے جو آپ ﷺ کو یا خلفائے راشدین یا ان کے بعد کے امراء و سلاطین کو حاصل ہوئیں کہ سلطنت روم و فارس وغیرہ کے تمام خزانے مسلمانوں کے ہاتھ میں آئے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ (**انتم تنتثلونها**) یعنی زمین کے خزانے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کئے گئے تم لوگ اس کو نکال رہے ہو اور حاصل کر رہے ہو۔

اور بعض شارحین حدیث نے فرمایا کہ ان خزانوں کے علاوہ سونا' چاندی' ہیرے' جواہرات' لوہا' تانبا' پیتل وغیرہ قسم قسم کی دھاتیں اور تیل' پیٹرول وغیرہ کے خزانے بھی مراد ہیں کہ سب خزانے حضور ﷺ کی بدولت حضور ﷺ کی امت کو مل گئے۔

۷: فقیر کا خیال ہے کہ شارحین حدیث نے زمین کے خزانوں کے بارے میں اسلامی فتوحات یا زمین کی قسم قسم کی کانوں کا جو تذکرہ کیا ہے۔ یہ مثال کے طور پر ہے ورنہ ''خزائن الارض'' صرف یہی سب اور اتنی چیزیں نہیں ہیں بلکہ ''خزائن الارض'' میں وہ چیزیں داخل ہیں جو زمین میں سے نکلتی ہیں۔ اس بناء پر تمام جمادات' نباتات اور حیوانات' سبھی زمین کے خزانے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر قسم کی سبزیاں' غلے' پھل' قسم قسم کے ذائقے اور غذائیں طرح طرح کی دوائیں' یہ سب زمین ہی میں سے نکلتی ہیں۔ جانداروں کے نطفے بھی زمین سے نکلی ہوئی غذاؤں ہی کی پیداوار ہیں۔ کیونکہ اگر جاندار زمین سے نکلی ہوئی غذائیں نہ کھاتے تو ان کی زندگیاں کہاں ہوتی؟ ان کے جسم میں خون کہاں سے پیدا ہوتا؟ اور بلا خون کے نطفہ اور منی کہاں سے پیدا ہوتی؟ غرض تمام جانور اور جاندار اور ان جانداروں کی زندگانی کا ساز و سامان زمین ہی سے نکلتا ہے۔ اس لحاظ سے ''خزائن الارض'' میں تمام حیوانات' نباتات' جمادات داخل ہیں بلکہ زمین و آسمان کے درمیان کی کائنات بھی زمین کے خزانوں میں شامل ہیں۔ کیونکہ بدلی' بارش' اولے' قوس وقزح' ہالہ' رعد' برق' غرض تمام فضائی کائنات' زمین ہی سے نکلے ہوئے ''بخارات'' کی پیداوار ہیں۔

لہٰذا اب اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہوا کہ زمین کی ساری کائنات اور تمام مخلوقات جو سب زمین کے خزانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سب میں تصرف کا مالک و مختار بنا دیا ہے۔

جب حدیث کے اندر لفظ ''خزائن الارض'' میں کوئی تقیید یا تخصص موجود نہیں ہے بلکہ جمع کی اضافت استغراق کا افادہ کر رہی ہے تو پھر اس صورت میں ظاہر ہے کہ یقیناً اس لفظ کو اس کے عموم ہی پر باقی رکھا جائے گا اور اس کے عام ہونے ہی کی صورت میں یہ حدیث مقام مدح میں حضور ﷺ کے شایان شان رہے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کل کائنات زمین کا

مختار بنادیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸: حضور ﷺ نے اس حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ **(وانی واللہ مااخاف علیکم ان تشرکوا بعدی)** یعنی خدا کی قسم میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے بعد میں تمہارے مشرک ہوجانے کا کوئی خوف نہیں ہے۔ حضور ﷺ اس حدیث میں غیب کی خبر دے رہے ہیں کہ میری امت قیامت تک مشرک نہیں ہوگی اور اس امت میں شرک نہیں پھیلے گا۔

اگرچہ بعض حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ اس وقت تک قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک ''قبیلہ دوس'' کی عورتیں بتوں کا طواف نہ کریں گی۔ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ حضور ﷺ کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی ساری اُمّت ایک دم مشرک ہوجائے۔ ایسا تو قیامت تک نہیں ہوگا لیکن کہیں کہیں کچھ بستیوں والے یا کچھ افراد شرک میں مبتلا ہوجائیں' ایسا ہوسکتا ہے۔ چنانچہ ''قبیلہ دوس'' کی عورتوں میں شرک پھیل جائے گا جیسا کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے۔

۹: حدیث کا آخری ٹکڑا **(ولکنی اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا)** کا یہ مطلب ہے کہ مجھے یہ خوف اور ڈر ہے کہ میری اُمّت والے دنیا کی محبت میں گرفتار ہوکر اس طرح دنیا کی رغبت میں پھنس جائیں گے کہ ایک دوسرے سے بغض و حسد کریں گے اور جنگ وجدال' کشت وقتال کا بازار گرم کریں گے۔ چنانچہ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جیسے اگلی اُمّتیں دنیا کی رغبتوں میں پھنس کر ہلاک ہوگئیں۔ اسی طرح میری اُمّت بھی دنیاوی رغبتوں کا شکار ہوکر ہلاکت کے غار میں گر پڑے گی۔

چنانچہ حضور ﷺ نے سینکڑوں برس پہلے جو غیب کی خبر دی تھی۔ آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی کہ صحابہ اور تابعین وتبع تابعین کے بعد دنیاوی رغبتوں کے باعث اُمّتِ رسول میں تحاسد وتباغض کا دور دورہ اس شدت اور تیزی کے ساتھ رونما ہوگیا کہ مسلمانوں کے درمیان جنگ وجدال اور کشت وقتال کا بازار گرم ہوگیا اور روز بروز مسلمانوں کا یہ مرض اس تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جارہا ہے کہ کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ آئندہ قوم مسلم کا کیا حال ہوگا؟ مسلمانوں کے ہر طبقے میں حرص و ہوس اور بغض وحسد کی بیماری اس طرح پھیل گئی ہے کہ مسلم معاشرہ اقوام عالم کی نگاہوں میں اس قدر ذلیل وخوار ہوچکا ہے کہ غیر مسلموں کا بچہ بچہ مسلمانوں کے کرتوت اور کردار سے متنفر وبیزار نظر آرہا ہے۔ گھر گھر میں سامانوں اور جانداروں کے جھگڑوں کی کشمکش اور دنیاوی اقتدار کی جنگ سے مسلم معاشرہ جنگ وجدال کی اماج گاہ اور کشت وقتال کا میدان کارزار بنا ہوا ہے جس کا نتیجہ نظروں کے سامنے ہے کہ مسلم قوم ہلاکت وتباہی کے ایسے عمیق غار میں گرتی چلی جارہی ہے کہ اب نصرت خداوندی کے سوا اس قوم کی صلاح وفلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ فیا اسفاہ ویا حسرتاہ۔

تبرکات رسول ﷺ کا بیان

بَابٌ مَّا ذُكِرَ من درعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعَصَاهُ وسَيفِهِ وَقَدَحِهِ وَخاتِمِهِ وَمَا استَعمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَه، مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسمَتُه، وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَاٰنِيَتِهِ مِمَّا تَبَرَّكَ اَصْحَابُه، وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

ترجمہ: باب ۲۴۸: نبی اکرم ﷺ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی کے ذکر اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے ان اشیاء میں سے جو استعمال کیں۔

(اس ترجمہ سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ آپ ﷺ کے ترکہ کا کوئی وارث نہیں اور نہ ہی بیع بلکہ جس کے ہاتھ میں گیا اس نے اس تبرک حاصل کرنے کے لئے اسے لیا) یہ وہ چیزیں ہیں جن کی بطور وراثت تقسیم مذکور نہیں۔ آپ ﷺ کے بال شریف، نعلین مبارک اور آپ ﷺ کے برتن جن سے حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ برکت حاصل کرتے تھے کے بیان میں۔

حدیث شریف:63

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنْ عبدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِىْ عن ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَه، اِلىٰ اَلْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَه، هٰذَا اَلْكِتَابَ وَخَتَمَه، بِخَاتِمِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ

(بخاری شریف، عربی، کتاب فرض الخمس، حدیث نمبر 3106، ص 505، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے ان (انس) کو بحرین بھیجا اور آپ نے ان کو یہ خط لکھ کر دیا اور اس پر مہر لگائی اور آپ ﷺ کی مہر تین سطور پر مشتمل تھی۔ ایک سطر میں محمد ﷺ دوسری سطر میں رسول ﷺ اور تیسری سطر میں اللہ جل جلالہ تھا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب فرض الخمس، حدیث نمبر 349، ص 187، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:64

حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰہِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِاللّٰہ اَلاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا عِیۡسَی بنُ طَھۡمَانَ قَالَ اَخۡرَجَ اِلَیۡنَا اَنَسٌ نَعۡلَینِ جَرۡدَا وَیۡنِ لَھُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِی ثَابِت البُنَانِیُّ بَعۡدُ عَن اَنَسٍ اَنَّھُمَا نَعۡلَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف' عربی' کتاب فرض الخمس ' حدیث نمبر 3107 'ص 515 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عیسیٰ بن طہمان نے بیان کیا انہوں نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بالوں سے خالی نعلین مبارک کا جوڑا نکالا۔ان کے دو تسمے تھے۔عیسیٰ بن طہمان نے کہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمارے پاس جوڑا مبارک نکالنے) کے بعد مجھ سے ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ جوڑا پاک نبی اکرم ﷺ کا تھا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب فرض الخمس ' حدیث نمبر 350 'ص 187 'مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:65

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بۡنُ بِشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُالۡوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُوۡبُ عَنۡ حُمَیۡد بۡنِ ھَلَالٍ عَنۡ اَبِیۡ بُرۡدَۃَ قَالَ اَخۡرَجَتۡ اِلَیۡنَا عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کِسَاءً مُلَبَّدًا وَّقَالَتۡ فِی ھٰذَا نُزِعَ رُوۡحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ وَزَادَ سُلَیۡمَانُ عَنۡ حَمَیۡدٍ عَنۡ اَبِی بُرۡدَۃَ قَالَ اَخۡرَجَتۡ اِلَیۡنَا عَآئشَۃُ اِزَارًا غَلِیۡظًا مِمَّا یُصۡنَعُ بالۡیَمَنِ وَکِسَاءً مِّنۡ ھٰذِہِ الَّتِی تَدۡعُوۡنَھَا الۡمُلَبَّدَۃَ

(بخاری شریف' عربی' کتاب فرض الخمس ' حدیث نمبر 3108 'ص 515 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے پیوند لگی ہوئی (یا موٹی) چادر نکالی اور فرمایا اس چادر مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کی روح پاک قبض ہوئی تھی' سلیمان (بن مغیرہ ابو سعید قیس بصری) نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ (حارث بن ابو موسیٰ اشعری) سے یہ اضافہ کیا ہے۔انہوں نے کہا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے موٹی چادر نکالی جو یمن میں بنائی جاتی ہے اور اس طرح کی ایک اور چادر نکالی جس کو ملبدہ کہا جاتا ہے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم کتاب فرض الخمس '' حدیث نمبر 351 ''ص 187 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:66

حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وُضُوْٓءِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَآ اِشْرِبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الوضوء، حدیث نمبر 187، ص 37، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور اپنے (چہروں) پر ملنا شروع کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے سامنے عنزہ (نیزہ) تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کُلّی کی۔ پھر ان دونوں (ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما) کو فرمایا اس سے کچھ پی لو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈالو۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الوضو، حدیث نمبر 186، ص 150، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

حدیث شریف:67

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ، وَاِذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْٓءِهٖ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الوضوء' حدیث نمبر 189 'ص 37 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے محمود بن ربیع نے بتایا اور محمود بن ربیع وہ ہیں جن کے کنویں سے پانی لے کر رسول اللہ ﷺ نے کلی فرمائی اور پانی ان کے چہرہ پر ڈال دیا اور وہ اس وقت بچے تھے اور عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور اس کے غیر (مروان بن حکم) سے روایت کی۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم) ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتے ہوئے (دونوں) کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے غسالہ (کو حاصل کرنے) کے لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان باہم لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الوضو' حدیث نمبر 188 'ص 150 'مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 68

حَدَّثَنَا عَبُدالرَّحمٰنِ بُنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بُنُ اِسُمٰعِیُلَ عَنِ الْجَعُدِ قَالَ سَمِعُتُ السَّآئِبَ بُنَ یَزِیُدَ یَقُوُلُ ذَهَبَتُ بِیُ خَالَتِیُ اِلَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتُ یَارَسُوُلَ اللّٰهِ اِنَّ ابُنَ اُخُتِیُ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاُسِیُ وَدَعَالِیُ بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ تَوَضَّا فَشَرِبُتُ مِنُ وَضُوْٓءِ ہٖ ثُمَّ قُمُتُ خَلُفَ ظَهُرِہٖ فَنَظَرُتُ اِلیٰ خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَیُنَ کَتِفَیُهِ مِثُلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الوضوء' حدیث نمبر 190 'ص 37 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری خالہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھائی بیمار ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کے غسالہ سے (پانی) پی لیا پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ کے دونوں کانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس کو دیکھ لیا اور (مہر نبوت) مثل زر الحجلہ (ایک پرندے کا نام جسے قبجہ بھی کہتے ہیں اور مونث کو مجلّہ اور مذکر کو یعقوب اور (زرّ) بمعنی بیضہ) یعنی مثل مجلّہ کے انڈے کے تھی۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الوضو' حدیث نمبر 189 'ص 150 'مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

حدیث شریف:69

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْئًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَّضَعَ هٰذَا فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوْا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6368، ص 1090، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو میں نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ باہر آئے تو دریافت کیا۔ یہ کس نے رکھا ہے؟ لوگوں نے بتایا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (رکھا ہے اور ایک روایت میں ہے) میں نے عرض کیا (میں نے رکھا ہے) تو آپ ﷺ نے دعا دی اے اللہ! اسے (دین کی)۔ سمجھ بوجھ عطا کر۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6244، ص 366، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:70

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَكَانَ اَكْبَرُ مِنْ زَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيْعَ فَاِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيْدٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا فُلَانَةُ قَالَ فَعَرَفَهَا وَقَالَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهَا قَالُوْا كُنْتَ قَائِلًا صَآئِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ نُّؤْذِيَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا لَاعَرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِ لَهٗ رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1528، ص 218، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ، ہشیم، عثمان بن حکیم، خارجہ بن زید بن ثابت، یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لے چلے جب بقیع پہنچے تو ایک نئی قبر دیکھی۔ لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے عرض

کیا یارسول اللہ ﷺ یہ فلاں کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے معلوم ہونے پر فرمایا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ روزے سے دوپہر میں آرام فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ جب تک میں تم میں موجود ہوں مجھے ہر شخص کی وفات کی اطلاع ہونی چاہئے کیونکہ میری نماز ان کے لئے رحمت ہے پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ ﷺ نے چار تکبیریں فرمائیں۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1589، ص 435، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ جس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو اس کی قبر پر رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جہاں پیارے مصطفیٰ ﷺ قیامت تک آرام فرما ہیں، وہاں کس قدر رحمتوں کا نزول ہوتا ہوگا۔

حدیث شریف: 71

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ فِی رِوَايَتِهٖ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَی الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَی الْحَلَّاقِ وَاِلَی الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ وَّاَمَّا فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَ الشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3153، ص 548، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقول ہے۔ تاہم ایک روایت میں یہ بات زائد ہے، آپ ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے (سر کے) دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہاں سے (سر سے جو بال اترے) وہ آپ ﷺ نے پاس موجود لوگوں میں تقسیم کردیئے۔ پھر آپ ﷺ نے حجام کو اشارہ کیا کہ بائیں طرف، اس نے وہ بال صاف کئے تو نبی اکرم ﷺ نے وہ بال سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا کردیئے۔

ایک روایت میں یہ منقول ہے۔ آپ ﷺ نے دائیں طرف سے (سر کے بال صاف کروانے کا) آغاز کیا اور انہیں ایک، ایک، دو، دو کر کے لوگوں میں تقسیم کیا پھر بائیں طرف والے حصے میں بھی ایسا ہی کیا پھر فرمایا، یہاں ابو طلحہ تھے (راوی کہتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کردیئے

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3049، ص 219، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:72

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَّقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3154، ص 548، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں رمی کی پھر قربانی کے جانوروں کے پاس تشریف لا کر انہیں قربان کیا، حجام تیار بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے آپ ﷺ کے (سر کے) دائیں حصے کے بال صاف کر دیئے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس موجود لوگوں میں تقسیم کر دیئے، پھر (حجام کو) حکم دیا، بائیں حصے کے بال بھی صاف کر دو (اس نے کر دیئے) آپ ﷺ نے دریافت کیا، ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (وہ آئے تو وہ بال) آپ نے انہیں عطا کر دیئے

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3050، ص 219، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

حدیث شریف:73

وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3155، ص 548، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ نے جمرہ کی رمی کر لی اور قربانی بھی

کرلی تو آپ ﷺ نے (اپنے سر کے) دائیں حصّے کو حجّام کے آگے کیا۔ اس نے (اس حصّے کے بال) صاف کردیئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ (بال) عطا کردیئے پھر آپ ﷺ نے (اپنے سر مبارک کا) بایاں حصہ حجّام کے آگے کیا اور اسے حکم دیا' اسے صاف کردو۔ اس نے صاف کردیا تو آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیئے اور انہیں حکم دیا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الحج' حدیث نمبر 3051' ص 212' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

ف: موئے مبارک رسول اللہ ﷺ کی تعظیم صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی کیا کرتے تھے اور اسے تبرک سمجھ کر اپنے پاس ادب سے رکھتے تھے۔

حدیث شریف: 74

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاکَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِیْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَادَخَلَ بَطْنَهٗ رِيْقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف' عربی' کتاب مناقب الانصار' حدیث نمبر 3910' ص 659' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا دارالسلام میں جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور لی اور اسے چبایا پھر اس کو عبداللہ کے منہ میں ڈال دیا۔ جو چیز سب سے پہلے ان کے بطن میں داخل ہوئی وہ نبی اکرم ﷺ کا تھوک مبارک تھا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' حدیث نمبر 1097' ص 522' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور' پاکستان)

ف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ ان کے بطن میں جو چیز سب سے پہلے داخل ہوئی وہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

حدیث شریف: 75

حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنُ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ

تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا اَوْ خَمْسًا اَوْاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِىْ فَلَمَّا فَرَغْنَا فَاٰذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهٖ اِزَارَہ' وَقَالَ اَشْعِرْ نَهَااِيَّاهُ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1257' ص 201' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے تہبند کو اتارا اور فرمایا۔ اس میں اس کو لپیٹ دو۔

(بخاری شریف' عربی' اردو' جلد اول' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1179' ص 513' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ جس چیز کو رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ باعث برکت اور وسیلہ بخشش ہے اور نسبت والی چیز کی تعظیم اور اس کو کفن کے طور پر استعمال کرنے کا حکم خود حضور ﷺ دے رہے ہیں۔

حدیث شریف: 76

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِى الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ مُنْحَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الحج' حدیث نمبر 1710' ص 276' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کرتے تھے۔ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے کی جگہ (وہ قربانی کرتے تھے)

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الحج' حدیث نمبر 1597' ص 693' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی جاتی ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان قربانی جیسی عبادت کو بجالانے کے لئے بھی رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے نسبت رکھنے والی جگہ پر قربانی کرتے تھے۔

حدیث شریف:77

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْمِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعَرَةٌ مِّنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

(بخاری شریف، عربی، کتاب الوضوٗ حدیث نمبر 170، ص 34، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ (بن عمرو سلمانی) سے کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں۔ ہم نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے یا ان کے گھر والوں کے پاس سے حاصل کیا ہے تو عبیدہ نے کہا کہ اگر (ان بالوں میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ (بال) مجھے سب کائنات سے عزیز و محبوب ہوتا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الوضوٗ حدیث نمبر 169، ص 143، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:78

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَه، كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعَرِهٖ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الوضوء، حدیث نمبر 171 ص 34، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب (حجۃ الوداع) میں اپنے سر مبارک کے بال کٹوائے تو سب سے پہلے جس شخص نے آپ کے بال مبارک لئے تھے وہ ابوطلحہ تھے (ابوطلحہ ام سلیم والدہ حضرت انس کے خاوند اور آپ کے سوتیلے باپ تھے)۔ (بخاری جلد اول، کتاب الوضو، رقم الحدیث ۱۷۰، ص ۱۴۳، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک سب سے زیادہ کائنات میں محبوب چیز رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے بال مبارک تھے کیونکہ ان بالوں کو پیارے مصطفی ﷺ سے نسبت تھی۔

حدیث شریف:79

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَ شْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ قَالَ يَاغُلَامُ اَتَاذَنُ لِىْ اَنْ اُعْطِىَ الْاَ شْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِىْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(بخاری شریف' عربی' کتاب المساقات' حدیث نمبر 2366' ص 380' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک (دودھ) کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک بچہ تھا (یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) جو لوگوں میں سے کم عمر تھے اور بزرگ لوگ آپ کے بائیں جانب تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بچے کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اپنا باقی ماندہ دودھ ان بزرگوں کو دے دوں۔ اس بچے نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے پس خوردہ بچے ہوئے دودھ میں سے میں اپنے حصہ میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پیالہ اس بچے کو دے دیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب المساقات' حدیث نمبر 2203' ص 930' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان تبرکات رسول ﷺ کو اس قدر بڑی نعمت سمجھتے تھے کہ اپنے حصے کو حاصل کرنے کے لئے بزرگوں کو بھی ترجیح نہیں دیتے تھے۔

حدیث شریف:80

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍنَا اَبِىْ نَاكَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُوْرٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتِ اسْتَاذَنَ اَبِىَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَمِيْصِهٖ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَانَبِىَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْئُ الَّذِىْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَانَبِىَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْئُ الَّذِىْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَانَبِىَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْئُ الَّذِىْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌلَكَ

(ابوداؤد' عربی' کتاب البیوع باب فی منع الماء' حدیث نمبر 3476' ص 502' مطبوعہ دارالسلام' ریاض' سعودی عرب)

ترجمہ: (بہیسہ نامی عورت نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد محترم نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ پس اپنا منہ آپ ﷺ کے کرتے مبارک کے اندر داخل کر کے بوسے دینے اور لپٹنے لگے۔ پھر عرض گزار

ہوئے یا نبی اللہ ﷺ! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے۔ فرمایا پانی۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ ﷺ! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ ﷺ! وہ چیز کون سی ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ اگر تم نیکی کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(سنن ابوداؤد عربی اردو جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 81 ص 44 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 81

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُلِىْ مَا وَعَدْتَّنِىْ فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَىَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِىْ مُوْسٰى وَ بِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبَا مِنْهُ وَ اَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِاَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَآئِفَةً۔

(بخاری شریف عربی کتاب المغازی حدیث نمبر 4328 ص 732 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابواسامہ نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے اور انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ درآنحالیکہ آپ مکّہ اور مدینے کے درمیان مقام جعرانہ میں نزول اجلال فرما ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا آپ ﷺ نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کرتے (یا تو یہ وعدہ اعرابی کے ساتھ خاص تھا یا طائف سے رجوع کے بعد غنیمت تقسیم کرنے کا وعدہ تھا) آپ نے اس اعرابی سے فرمایا۔ تمہیں بشارت ہو (تقسیم کے قرب کی یا صبر پر ثواب عظیم کی) اس اعرابی نے کہا آپ ﷺ مجھے بکثرت فرما چکے ہیں کہ تمہیں بشارت ہو۔ آپ ﷺ نے غصہ کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اعرابی نے تو بشارت رد کر دی ہے تو تم دونوں بشارت کو قبول کرلو۔ ان دونوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہم نے بشارت قبول کی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا اور

اس میں اپنے دست اقدس اور چہرہ پرنور کو دھویا اور اس میں لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا اس سے پانی پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر بہاؤ اور بشارت قبول کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لیا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس کی تعمیل کی تو پردہ کے پیچھے سے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اپنی والدہ کے لئے بھی بچاؤ تو ان دونوں نے اس پانی سے کچھ اپنی ماں کے لئے بھی بچالیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب المغازی حدیث نمبر 1469' ص 693' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا پھر اس میں اپنے دست اقدس اور چہرہ کو دھویا اور اس میں لعاب مبارک ڈالا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم دیا کہ اسے پیو' چہرے اور سینوں پر بہاؤ۔

معلوم ہوا کہ تبرکات رسول ﷺ فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔

حدیث شریف:82

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَّتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوُضُوْئِهٖ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 501' ص 85' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے بطحاء مکہ میں ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے یعنی (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے آگے نیزہ گاڑ دیا (اور حال یہ تھا) کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو لوگوں نے اس کا (غسالہ) لے کر (جسم پر) تبرکاً ملنا شروع کردیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 474' ص 258' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان تبرکات رسول ﷺ کو اس قدر نعمت سمجھتے تھے کہ اسے جسم پر تبرکاً ملتے تھے۔

حدیث شریف:83

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَعْلٰى وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

عَنِ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ اَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تَبْعَثُنِی وَاَنَا شَابٌّ اَقْضِیْ بَیْنَھُمْ وَلَآ اَدْرِیْ مَا الْقَضَآءُ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اَھْدِ قَلْبَہٗ وَثَبِّتْ لِسَانَہٗ قَالَ فَمَا شَکَکْتُ بَعْدُ فِیْ قَضَآءٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ۔

(ابن ماجہ، عربی، ابواب الاحکام، حدیث نمبر 2310، ص 330، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: علی بن محمد، یعلٰی، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں جوان ہوں اور لوگوں کے درمیان مجھے فیصلے کرنے ہوں گے اور میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیسے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، ابواب احکام حدیث نمبر 77، ص 40، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور، پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ دست پاک رسول ﷺ اگر کسی کے سینے پر لگ جائے تو اس کا سینہ ہدایت اور علم کا خزینہ بن جاتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جو علم کا باب (دروازہ) ہیں۔ یہ دعائے مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ ہے۔

حدیث شریف: 84

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاہُ قَالَ ابْسُطْ رِدَآءَ کَ فَبَسَطْتُّہٗ فَغَرَفَ بِیَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُہٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدُ حَدَّثَنَآ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ بِھٰذَا وَقَالَ فَغَرَفَ بِیَدِہٖ فِیْہِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب العلم، حدیث نمبر 119، ص 26، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا (اے ابوہریرہ) اپنی چادر بچھا اور میں نے اپنی چادر بچھادی۔ آپ ﷺ نے اپنے

دونوں ہاتھوں سے کوئی چیز لے کر اس میں رکھ دی۔ (یہ محض اشارہ تھا کوئی معروف چیز نہیں تھی) پھر فرمایا اسے لپیٹ لو اور میں نے اسے لپیٹ لیا اور اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول کتاب العلم، حدیث نمبر 119، ص 124، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوتا تو طبیب اعظم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے بظاہر خالی ہاتھوں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر سینے سے لگالیا۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ایمان تھا کہ حضور ﷺ کے بظاہر خالی ہاتھوں میں کونین کے خزانے ہیں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث شریف: 85

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنُ شِھَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَکَ مِنْ بَیْتِکَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلٰی مَکَانٍ فَکَبَّرَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 424، ص 73، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا تیرے گھر میں سے تجھے کون سی جگہ پسند ہے تاکہ میں اس جگہ نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ ﷺ نے دو رکعت (نماز) ادا فرمائی۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 409، ص 232، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: نماز اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت ہے جو کہ کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گھر حضور ﷺ تشریف لاتے اور پوچھتے کہ جہاں تو کہے وہاں نماز پڑھوں مگر ان صحابی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ایمان تھا کہ جہاں حضور ﷺ نماز پڑھ لیں وہ جگہ بابرکت ہوجاتی ہے۔

حدیث شریف:86

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَآءِ بْنِ اَحْمَرَ نَا زَيْدُ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَه' عَلٰى وَجْهِىْ وَدَعَالِىْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنِ سَنَةً وَّلَيْسَ فِىْ رَاْسِهٖ اِلَّاشُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ۔

(ترمذی' عربی' ابواب المناقب' حدیث نمبر 3629 'ص 827 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ راوی کہتے ہیں ابوزید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد دوم' ابواب المناقب حدیث شریف 1563 'ص 676 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:87

وَحَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَ انِىُّ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِىُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَاَنَّ امْرَاةًسَوْدَاءَ كَانَتْ تُقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَها رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَاكُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِىْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَها اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِىْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْئَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُها لَهُمْ بِصَلَا تِىْ عَلَيْهِمْ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 2215 'ص 385 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک سیاہ فام عورت مسجد نبوی کی صفائی کرتی تھی۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی غیر موجودگی محسوس کی تو اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی' اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ (راوی کہتے ہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے انتقال کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) مجھے اس کی قبر کے پاس لے جاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم آپ ﷺ کو لے کر گئے تو آپ ﷺ نے اس کی قبر پر نماز (جنازہ) ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قبریں مردوں کے لئے تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری ان مرحومین کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے ان قبروں کو روشن کر دیتا ہے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 2110 'ص 727 'مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 88

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰی نَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْطَلِقَ اِلٰی اَرْضِ النَّجَاشِیِّ فَذَکَرَ حَدِیْثَهٗ قَالَ النَّجَاشِیّ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ الَّذِیْ بَشَّرَبِهٖ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَلَوْلَا مَا اَنَا فِیْهِ مِنَ الْمُلْكِ لَاَتَیْتُه' حَتّٰی اَحْمِلَ نَعْلَیْهِ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 3205 'ص 468 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ نجاشی نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفے ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی تھی اگر میں اپنی ملکی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کیا کرتا۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1428 'ص 549 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا اسلام قبول کرنا مسلمانوں کے لئے بڑی تقویت کا باعث ہوا کہ ایسے نازک وقت میں بعض مسلمانوں کو محفوظ پناہ گاہ مل گئی۔ کتنے مسلمان مرد و عورت حبشہ کی جانب ہجرت کر کے گئے تھے۔ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق ہجرت کرنے والے گیارہ مرد تھے۔ دوسرے قول کے مطابق بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ تیسرے قول کے مطابق عورتیں پانچ تھیں۔ بہر حال ان میں سب سے پہلے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی جن کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ یعنی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ فرمان رسالت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ یہ ہجرت اعلان نبوت کے

پانچویں سال ماہ رجب میں ہوئی۔ نجاشی اصحمہ نے مہاجرین کی خوب خاطر و مدارات کی اور قریش کا جو وفد مسلمانوں کو اپنی تحویل میں لینے کی غرض سے گیا تھا اسے ناکام و نامراد واپس کیا۔ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیوہ ہو جانے پر ان کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کر دیا اور مہر اپنے پاس سے ادا کیا۔ رحمت دو عالم ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے۔ شاہ حبشہ نے عقیدت مندی و جانثاری کا پوری طرح حق ادا کیا تو سرورِ کون و مکان ﷺ نے نجاشی کے وفات پانے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ساتھ لے کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جو ایک طرف آپ ﷺ کے خصائص سے ہے اور دوسری جانب آقائی کی نادر مثال ہے کہ شفقت اور تعلق خاطر کی ایک تاریخی مثال قائم کر دی۔ ان کی نگاہ کرم کا محتاج کون نہیں ہے؟ خدا کرے کہ اس عصیاں شعار پر بھی رحمت دو عالم ﷺ کا خاص لطف و کرم ہو جائے۔ آمین

حدیث شریف:89

حَدَّثَنَا یحیی بن یحیی اخبرنا خالد بن عَبۡدِاللّٰهِ عَنۡ عَبۡدُالۡمَلِكِ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ مولی اَسۡمَاء بنت اَبِیۡ بَكۡرٍ وَّ كَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرۡسَلَتۡنِیۡ اَسۡمَاءُ اِلٰی عَبۡدِاللّٰهِ ابۡنِ عُمَرَ فَقَالَتۡ بَلَغَنِیۡ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشۡیَآءَ ثَلَاثَةً الۡعَلَمَ فِی الثَّوۡبِ وَ مِیۡثَرَةَ الۡاُرۡجُوَانِ وَصَوۡمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِیۡ عَبۡدُاللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرۡتَ مِنۡ رَجَبٍ فَكَیۡفَ بِمَنۡ یَصُوۡمُ الۡاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرۡتَ مِنَ الۡعَلَمِ فِی الثَّوۡبِ فَاِنِّیۡ سَمِعۡتُ عُمَرَ بۡنَ الۡخَطَّابِ یَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اِنَّمَا یَلۡبَسُ الۡحَرِیۡرَ مَنۡ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفۡتُ اَنۡ یَكُوۡنَ الۡعَلَمُ مِنۡهُ وَاَمَّا مِیۡثَرَةُ الۡاُرۡجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِیۡثَرَةُعَبۡدِاللّٰهِ فَاِذَا هِیَ اُرۡجُوَانٌ فَرَجَعۡتُ اِلٰی اَسۡمَاءَ فَخَبَّرۡتُهَا فَقَالَتۡ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَاَخۡرَجَتۡ اِلَیَّ جُبَّةً طِیَالِسَةً كِسۡرَوَانِیَّةٍ لَّهَا لِبۡنَةُ دِیۡبَاجٍ وَّفَرۡجَیۡهَا مَكۡفُوۡفَیۡنِ بِالدِّیۡبَاجِ فَقَالَتۡ هٰذِهٖ كَانَتۡ عِنۡدَ عَائِشَةَ حَتّٰی قُبِضَتۡ فَلَمَّا قُبِضَتۡ قَبَضۡتُهَا وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَلۡبَسُهَا فَنَحۡنُ نَغۡسِلُهَا لِلۡمَرۡضٰی لِنُسۡتَشۡفِیَ بِهَا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب اللباس، حدیث نمبر 5409، ص 926، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، اس پیغام کے ساتھ، کہ مجھے یہ پتہ چلا ہے آپ ﷺ تین اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔ کپڑوں پر بنے ہوئے نقش و نگار، سرخ گدے

اور جبکہ پورے مہینے میں روزے رکھنا (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا۔ جہاں تک رجب کے روزوں کا تعلق ہے تو جو شخص خود ہمیشہ روزہ رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو کیسے حرام قرار دے سکتا ہے، جہاں تک کپڑوں پر بنے ہوئے نقش ونگار کا تعلق ہے تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ ریشم وہ شخص پہنے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ نقش نگار ریشم سے بنائے جاتے ہیں۔ جہاں تک سرخ گدوں کا تعلق ہے تو عبداللہ کا (یعنی میرا) یہ گدا بھی سرخ ہی ہے (راوی کہتے ہیں) میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس واپس گیا انہیں یہ جوابات بتائے تو وہ بولیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا جبہ ہے۔ انہوں نے ایک "طیالسی کسروانی" جبہ نکالا جس کے گریبان اور آستینوں پر دیباج سے نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ عائشہ کے پاس تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو اسے میں نے حاصل کرلیا۔ نبی اکرم ﷺ اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے تاکہ وہ شفایاب ہو جائیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5293، ص 85 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ جس جبے کو رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے نسبت ہوگئی، صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ تبرکات رسول ﷺ باعثِ شفا ہیں۔

اختیارات مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف: 90

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْهَقْلُ ابْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيَّ يَقُوْلُ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ سَلْنِيْ فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَيْرُ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب وقت قیام النبی من اللیل، حدیث نمبر 1320، ص 197، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزاری اور آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگ لو۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ؟ عرض کی کہ یہی کافی ہے۔ فرمایا کہ زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرتے رہنا۔

(ابوداؤد عربی اردو جلداول باب وقت قیام النبی من اللیل حدیث نمبر 1306 ص 491 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: یہ روایت سنن ابوداؤد کے علاوہ صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور معجم کبیر طبرانی میں بھی موجود ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ پروردگار عالم جل جلالہٗ کے خلیفہ اعظم محبوب اکرم ﷺ کا دریائے کرم جوش میں آیا تو حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ سل سنن ابوداؤد میں سلنی ہے یعنی مجھ سے مانگ لو۔ طبرانی میں ہے۔ سلنی فاعطیک مجھ سے مانگ لو میں عطا کر دوں گا۔ موجودہ شرک فروش ٹولے کے بقول تو یہ فرمانا تھا کہ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو اور ہم بھی دعا کریں گے بلکہ اس کے برعکس فرمایا کہ ہم سے مانگو میں عطا فرما دوں گا۔ گویا یہ خلافت عظمیٰ کا اظہار فرمایا جا رہا ہے اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہمارے کاشانہ اقدس میں نظر آئے اس میں سے جو جی چاہے مانگ لو۔ بلکہ فرمایا کہ جو جی میں آئے ہم سے مانگو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ باری تعالیٰ جل جلالہٗ کے خلیفہ اعظم اور ماذون ومختار ہیں لہذا دنیا و آخرت کی ہر چیز دے سکتے ہیں۔ اسی لئے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے نہ صرف جنت مانگی بلکہ حضور ﷺ سے جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت مانگی۔ اگر حضور ﷺ سے مانگنا شرک ہوتا تو حضور ﷺ خود ایسا کیوں فرماتے؟ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کیوں حضور ﷺ سے مانگتے؟ محدثین کرام کیوں ایسی حدیثوں کو کتب احادیث میں درج کرتے؟ کیا حضور ﷺ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو شرک کی تعلیم دی۔ کیا حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے جنت میں رفاقت مانگ کر شرک کیا؟ کیا محدثین کرام نے ایسی حدیثوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دے کر شرک کی نشرواشاعت کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر توحید کے نام نہاد علمبرداروں کے نزدیک یہ شرک نہیں ہے تو ان مہربانوں کو بھولے بھالے مسلمانوں پر ترس کھاتے ہوئے توحید اور شرک کی تعریفوں پر نظرثانی کر لینی چاہئے جبکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا کر ان کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کا ابلیسی منصوبہ دریا برد ہو جائے گا اور بڑی حد تک اتفاق واتحاد کی جانفزا ہوائیں چلنے لگیں گی۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کے اندر اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) نے اہل حق کی ترجمانی کا فریضہ یوں ادا کیا۔

از اطلاق سوال کرد که فرمود سل بخواه تخصیص

نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود که کار همه بدست همت و کرامت اوست صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم هر چه خواهد وهرکه راخواهد باذن پروردگار خود دهد

مطلق سوال کرنے کے لئے فرمانا کہ مانگ لو اور کسی خاص مطلوب چیز کی تخصیص نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام نبی کریم ﷺ کی دست مبارک کی ہمت وکرامت سے وابستہ ہیں کہ جو چیز چاہیں اور جس چیز کے لئے چاہیں اپنے پروردگار جل جلالہٗ کے حکم سے عطا فرمائیں۔

اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے گیارہویں صدی کے مجدد برحق اور اہلسنت و جماعت کے مایہ ناز محقق ومحدث علامہ علی قاری علیہ رحمتہ الباری (۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حقیقت کے چہرے سے یوں نقاب ہٹائی ہے۔

يُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَكَّنَهٗ مِنْ اِعْطَآءِ كُلِّ مَا اَرَادَمِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ۔

نبی کریم ﷺ کے اس مطلق حکم فرمانے سے معلوم ہو رہا ہے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں عطا فرمائیں۔

اس لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو یوں فہمائش کی ہے۔

اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری
بدرگاہش بیاوہرچہ می خواہی تمنا کن

امام محمد بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اس عقیدے کو یوں نظم فرمایا۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔

مانگے گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

حدیث شریف:91

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اَبُو اُسَامَۃَ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ ۣالْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَ مَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

(سنن ابن ماجہ' عربی' باب السواک' حدیث نمبر 287' ص44' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابواسامہ' عبداللہ بن نمیر' عبیداللہ بن عمر' سعید بن ابی سعید المقبری' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اگر امّت کا مشقت میں پڑنا مجھ پر گراں نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب السواک' حدیث نمبر 304' ص113' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں مسواک کو ہر نماز کے وقت ضروری قرار دے دیتا اس عقیدے کو ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو شریعت کا مختار بنایا ہے۔

حدیث شریف:92

وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَۃُ بْنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَامِرِ الْیَحْصُبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّااحَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ فَاِنَّ عُمَرَ کَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَکٌ لَّہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ مَّسْاَلَۃٍ وَ شَرَہٍ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2379' ص417' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تم صرف وہی احادیث روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں روایت کی جاتی تھی۔ اور دیگر تمام روایات (کو نقل کرنے) سے گریز کرو۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں لوگوں کو ڈرنے کی تلقین

کیا کرتے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ میں خزانے کا نگران ہوں۔ میں اپنی خوشی سے کسی کو کچھ دیتا ہوں۔ تو اس میں اس شخص کے لئے برکت ڈالی جائے گی۔ اور اگر میں کسی کے مانگنے یا اس کے لالچ کی وجہ سے کسی کو کچھ دیتا ہوں تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2285' ص 784' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانے کا نگران بنایا ہے۔ حضور ﷺ جسے جو چاہیں' جب چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔

کنجی تجھے دی اپنے خزانے کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

حدیث شریف: 93

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخِرَوَقَعَ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَاتُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ فَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنَ قَالَ لَاقَالَ اَفَتَجِدُ مَاتُطْعِمُ بِهٖ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَّهُوَ الزَّبِیْلُ قَالَ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلٰی اَحْوَجَ مِنَّا مَابَیْنَ لَا بَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1937' ص 311' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (سلمان بن صحر بیاض) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ذلیل نے رمضان المقدس میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسلسل دو مہینے روزہ رکھنے کی استطاعت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتنا کھانا رکھتے ہو جو ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکو؟۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ راوی نے کہا نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق بمعنی زنبیل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

یہ اپنی طرف سے (مسکینوں کو) کھلا دے۔اس شخص نے عرض کیا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو اس پر صدقہ کروں۔ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں (یعنی جانب شرقی اور جانب غربی) کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1809' ص 774' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: شریعت کا قانون ہے کہ اپنی بیوی سے حالت روزہ میں جماع کرنے پر کفارہ ادا کرنا ضروری ہے مگر رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کی عطا سے قانون شریعت بدل دیا۔لہذا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ مختار کل ہیں۔

حدیث شریف: 94

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَہ السَّآئِلُ اَوْطُلِبَتْ اِلَیْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوا وَیَقْضِی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الزکوۃ' حدیث نمبر 1432' ص 231' مطبوعہ دار السلام' ریاض' سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو بردہ (عامر) بن ابو موسیٰ نے اپنے باپ حضرت ابو موسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس) سے بیان کیا۔انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا آپ ﷺ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے (ان کی) سفارش کرو تم کو ثواب دیا جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارک پر جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔(حاجت مند کی حاجت پوری کرنے کے لئے کوشش کرنے والا ماجور ہے۔اگر چہ وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے)

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول، کتاب الزکوۃ' حدیث نمبر 1341' ص 585، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ زبان رسول ﷺ کی ہوتی ہے اور فیصلہ رحمٰن جل جلالہ کا ہوتا ہے۔

مصطفٰی ﷺ کلام کریں مصطفٰی ﷺ کی زبان سے
خدا تعالیٰ بھی کلام کرے تو مصطفٰی ﷺ کی زبان سے

حدیث شریف:95

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَاعُمَرُ بْنُ عَلِّى الْمَقْدَمِيُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلُ لِىْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

(ترمذی، عربی، ابواب الزہد، حدیث نمبر 2408، ص 548، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الزہد، حدیث نمبر 296، ص 129، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جنت کی ضمانت وہی دے سکتا ہے جسے جنت عطا کرنے کا اختیار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو جنت کا بھی مالک بنایا ہے۔

حدیث شریف:96

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِالْخُدْرِىِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَه، فَاخْتَارَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ مَايُبْكِىْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَه، فَاخْتَارَ مَاعِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَالْعَبْدُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَااَبَابَكْرٍ لَّاتَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَىَّ فِىْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَّلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًاخَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِىْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ وَّلٰكِنْ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتَه، لَايُبْقَيَنَّ فِى الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّاسُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِىْ بَكْرٍ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 466، ص 80، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

ایک بندے کو دنیا و آخرت میں (رہنے) کا اختیار عطا فرمایا اور اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اشکبار ہوئے (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں خیال کیا۔ اس بوڑھے (ابوبکر صدیق) کو کس نے رلایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کو دنیا و آخرت کا اختیار دیا تو اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا تو (کیا ہوا) (جب ابہام دور ہوا) تو پتہ چلا وہ بندہ (جس کو اختیار دیا گیا ہے) رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مت روؤ' تمام لوگوں میں مصاحبت اور مال کے لحاظ سے مجھ پر زیادہ احسانات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہیں اور اگر میں اپنی اُمّت میں سے کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن امت کی اخوت و محبت (خلعت سے بہتر ہے) اور فرمایا مسجد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ کسی کا دروازہ نہ رہنے دیا جائے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 449' ص 247' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ چاہیں تو اپنے رب سے ملاقات کریں یا دنیا میں جلوہ گر رہیں۔

حدیث شریف: 97

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ لِمَنْ مَّاتَ بِهَا

(ابن ماجہ' عربی' کتاب المناسک' حدیث نمبر 3112' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......بکر بن خلف' معاذ بن ہشام' ہشام' ایوب' نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایسا کرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی خدا کے سامنے شہادت دوں گا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد دوم باب فضل المدینہ' حدیث نمبر 897' ص 260 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سب سے بڑی فضیلت ہے۔ دارقطنی میں ایک حدیث ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی مجھ پر شفاعت واجب ہے۔ نیز ابن ابی المکی نے یہ

حدیث بھی روایت کی ہے کہ جو میری زیارت کے لئے آیا اور اسے کوئی حاجت نہ لائی تو مجھ پر فرض ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں تو وہ مقام جہاں ہمہ وقت حضور ﷺ کی زیارت اور حضور ﷺ کا قرب رہتا ہو تو وہ مقام موت کے زیادہ لائق ہے اور مقصد یہ ہے کہ اپنی جانب سے مدینہ چھوڑ کر نہ چلا جائے۔ بلکہ کوشش اسی بات کی کرے کہ مدینہ میں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے خدا تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرما اور مدینہ میں عطا فرما۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جب لوگوں کو اختلاف ہوا اور ان سے یہ کہا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ دار الخلافہ تبدیل کر دیں تو انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کا مدینہ چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ نیز ترمذی میں یہ حدیث بھی ہے جو مکّہ یا مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ نیز یہ حدیث بھی ہے کہ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور پھر میرے ساتھ اہل بقیع اٹھائے جائیں گے اور میں انہیں لے کر مکہ آؤں گا پھر اہل مکہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

حدیث شریف:98

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُكَ وَ نَبِیُّكَ وَاِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاهِیْمَ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَیْنَ لَابَتَیْهَا قَالَ اَبُوْ مَرْوَانَ لَابَتَیْهَا حَرَّتَی الْمَدِیْنَةِ

(ابن ماجہ عربی' کتاب المناسک' حدیث نمبر 3113 'ص 453 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابو مروان محمد بن عثمان' عبد العزیز بن ابی حازم' علاء بن عبد الرحمٰن' عبد الرحمٰن' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تعالیٰ تیرے دوست اور تیرے نبی ابراہیم علیہ السلام اور تو نے خود مکہ کو ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے حرام قرار دیا۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیرا بندہ اور تیرا نبی مدینہ کو ان دونوں کالی پتھریلی زمینوں کے درمیان حرام قرار دیتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد دوم' باب فضل المدینہ' حدیث نمبر 898 'مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

حدیث شریف:99

وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَائَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَا عَیْنَهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَایُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهِ فَقُلْ لَهٗ یَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ یَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ یُدْنِیَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ تَحْتَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6148، ص 1042، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ ان کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکا مار دیا۔ اس کی آنکھ باہر آ گئی۔ وہ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور عرض کی تو نے مجھے ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو مرنا ہی نہیں چاہتا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ واپس کی اور فرمایا۔ اس کے پاس دوبارہ جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے۔ اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک برس (کی زندگی اسے عطا کی جائے گی۔ فرشتے نے یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچایا) تو انہوں نے دریافت کیا۔ اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا! اس نے فرمایا۔ پھر موت ہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ پھر ابھی (ٹھیک ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارض مقدس (فلسطین) سے اتنا قریب کردے (کہ وہاں سے ارض مقدس میں) پتھر پھینکا جا سکے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو عام گزرگاہ کے ایک طرف، سرخ ٹیلے کے نیچے ان کی قبر تمہیں دکھاتا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6025، ص 282، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ چاہیں تو دنیا میں جلوہ گر رہیں یا اپنے رب جل جلالہ سے ملاقات کریں۔

حدیث شریف:100

حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرَ فِیْ رِجَالٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ صَحِیْحٌ اِنَّهٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذًا لَا یَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ كَانَ یُحَدِّثُنَا بِهٖ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی

(بخاری شریف، عربی، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6509، ص 1128، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......لیث (بن سعد) نے عقیل (بن خالد ایلی) سے انہوں نے ابن شہاب (محمد بن مسلم زہری) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سعید بن میسّب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ دوسرے اہل علم لوگوں میں سے جنہوں نے اس حدیث کی روایت کی۔ ان میں سے یہ دونوں بھی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ نے کہا رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے درآنحالیکہ آپ ﷺ صحیح اور تندرست تھے کہ کسی نبی علیہ السلام کی ہرگز روح قبض نہیں کی جاتی حتی کہ وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتے ہیں۔ پھر انہیں اختیار دیا جاتا ہے (خواہ وہ دنیا میں رہیں یا آخرت پسند کریں) جس وقت حضور اقدس ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا حالانکہ آپ ﷺ کا سر مبارک میرے رانوں پر تھا۔ آپ ﷺ پر کچھ دیر بے ہوشی طاری ہوئی۔ پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے چھت کی طرف نظر بلند فرمائی۔ پھر فرمایا اے اللہ تعالیٰ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس وقت (جبکہ آپ ﷺ نے آسمان والوں کی مرافقت اختیار فرمالی ہے) حضور اقدس ﷺ ہماری مرافقت اختیار نہیں کریں گے (یعنی زمین والوں کی مرافقت اختیار نہیں کریں گے) اور میں نے پہچان لیا کہ وہ حدیث جو آپ ﷺ ہم سے بیان فرماتے تھے (کہ کسی نبی علیہ السلام کی روح قبض نہیں کی جاتی حتیٰ کہ اس کو اختیار دیا جاتا ہے) صحیح ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''قولہ: اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی'' یہ آخری کلمہ تھا جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الرقاق حدیث نمبر 1429، ص 627، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:101

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِىْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِىْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِىْ رَمَضَانَ

(مسلم شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1783' ص 308' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز تراویح ادا کی۔لوگوں نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔اگلی رات نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ نماز تراویح ادا کی۔اس رات پہلی رات کی نسبت لوگ زیادہ تھے۔تیسری یا چوتھی رات اچھے خاصے لوگ جمع ہو گئے لیکن نبی اکرم ﷺ (نماز تراویح پڑھانے کیلئے) تشریف نہیں لائے۔اگلی صبح آپ ﷺ نے (لوگوں سے) کہا میں نے تمہارا اجتماع دیکھ لیا تھا۔لیکن میں اس لئے نہیں آیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اس نماز کو تم پر فرض نہ کر دیا جائے۔(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے)

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا' حدیث نمبر 1680' ص 590' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر کتنے شفیق ہیں۔اس کا اندازہ اس حدیث شریف لگایا جاسکتا ہے۔

حدیث شریف:102

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مُعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَاحَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَّمَا اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّاخَازِنٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ

ابوداؤد' عربی' کتاب الخراج' باب فیما یلزم الامام' حدیث نمبر 2949' ص 429' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں جو چیز دیتا ہوں اور جس چیز سے انکار کر دیتا ہوں یونہی نہیں بلکہ میں تو خازن ہوں رکھتا ہوں جہاں کے لئے حکم فرما دیا جاتا ہے۔

(ابوداوٗد عربی اردو جلد دوم 'کتاب الخراج' حدیث نمبر 1175 'ص 446 'مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ خزائن الٰہیہ کے خازن ہونے کی حیثیت سے مخلوق خدا میں بانٹنے پر مامور ہیں۔ پروردگار عالم جل جلالہٗ کے قبضے میں تو دنیا و آخرت کی ہر خیر و برکت اور کائنات کی ہر چیز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ بھی ہر نعمت الٰہی کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں۔ اسی لئے تو پروردگار عالم جل جلالہٗ نے فرمایا ہے۔ **وما ارسلناک الا رحمة للعالمین** (۲۱:۱۰۷) اے محبوب ﷺ! ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ معلوم ہوا کہ اہل جہاں کو جو رحمت و نعمت ملتی ہے وہ رحمت دو عالم ﷺ کے ہاتھوں ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا ہے۔ **واللہ یعطی انا قاسم** (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے۔

حدیث شریف: 103

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ اَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ نَا اَبُوْ كَعْبٍ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَ اِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا بِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ

(سنن ابوداوٗد عربی 'کتاب الادب' حدیث نمبر 4800 'ص 680 'مطبوعہ دارالسلام 'ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سلیمان بن حبیب محاربی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو جھگڑنا چھوڑ دے میں اس کے لئے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں۔ اگرچہ حق پر ہو اور اس کے لئے جنت کے درمیان میں مکان کا' جو جھوٹ کو ترک کر دے' خواہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کہتا ہو اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کے لئے' جو اچھا اخلاق پیش کرے۔

(ابوداوٗد عربی اردو جلد سوم 'کتاب الادب' حدیث نمبر 1373 'ص 510 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جنت یا جنت میں گھر دینے کی ضمانت اس بناء پر ہے کہ آپ پروردگا ﷺ عالم جل جلالہٗ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ خداتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو رحمت الٰہیہ کے خزانوں کا تقسیم کرنے والا اور رحمت للعالمین بنایا اور طالب رحمت کو ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

حدیث شریف:104

(١٠٠) حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الْبُخْتَرِىْ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَاوَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ

(ترمذی، عربی، کتاب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3055، ص688، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''واللہ علی الناس حج البیت'' تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال (حج فرض ہے) آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال! آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 977، ص 401، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرمادیں تو کام واجب ہو جائے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ رب العزت سے آپ ﷺ کو کائنات میں مختار بنا کر بھیجا گیا۔ یہی راہ حق ہے اور یہی اسلاف کا مسلک ومشرب ہے (مترجم)

حدیث شریف:105

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو وَ النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6018، ص 1021، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی

آپ ﷺ نے ''نہ'' نہیں فرمائی۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الفضائل' حدیث نمبر 5896' ص 246' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:106

وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسٰى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَاقَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِىْ عَطَاءً لَايَخْشَى الْفَاقَةَ

(مسلم شریف' عربی' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6021' ص 1021' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......موسیٰ بن انس' اپنے والد (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اسلام قبول کرنے پر نبی اکرم ﷺ سے جو چیز بھی مانگی جاتی تھی' آپ ﷺ وہ عطا کردیتے تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اس نے اسلام قبول کیا) نبی اکرم ﷺ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان موجود جتنی بکریاں تھیں سب عطا کردیں۔ وہ اپنی قوم میں واپس گیا اور بولا اے میری قوم! اسلام قبول کرلو! کیونکہ حضرت محمد ﷺ اتنا عطا کردیتے ہیں کہ اس کے بعد فقر و فاقہ کا اندیشہ نہیں رہتا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الفضائل' حدیث نمبر 5898' ص 246' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:107

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ اَىْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَّيُعْطِىْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

(مسلم شریف' عربی' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6022' ص 1021' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود ساری بکریاں نبی اکرم ﷺ سے مانگی تو آپ ﷺ نے وہ اسے عطا کردیں۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور بولا اے میری قوم! اسلام قبول کرلو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! حضرت محمد ﷺ اتنا عطا کردیتے ہیں کہ پھر فقر کا خوف نہیں رہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (بعض اوقات) کوئی شخص دنیاوی لالچ میں اسلام قبول کرتا تھا۔ لیکن پھر اسلام اس کے نزدیک دنیاو مافیہا سے زیادہ محبوب ہوجاتا تھا۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الفضائل' حدیث نمبر 5899' ص 246' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اللہ ﷺ کی یہ شان ہے کہ ان کی بارگاہ سے خالی لوٹنا تو دور کی بات آپ ﷺ سے کبھی کسی نے "نہ" سنا ہی نہیں جس نے جو مانگا' عطا کیا۔ یہاں تک کہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت مانگی تو آپ ﷺ نے جنت بھی عطا کردی۔

واہ کیا جودو کرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حدیث شریف:108

حَدَّثَنَا نَصَرَ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَاَخَذَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَىَّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوٰى اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلَيْسَ بِذِى الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوٰى اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ بِالْبَلَدَةِ قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِ كُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا

(مسلم شریف' عربی' کتاب القسامۃ والمحاربین' حدیث نمبر 4384' ص 743' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ اس دن نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ایک صاحب نے اس کی لگام تھام لی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟......کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں (راوی کہتے ہیں) ہم یہ سمجھے کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دریافت کیا' یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں (راوی کہتے ہیں) ہم یہ سمجھے کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی نیا نام تجویز کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ "البلدہ" نہیں ہے' ہم نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون' تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں (ایک دوسرے کے لئے) اسی طرح قابل احترام ہیں' جیسے اس شہر میں اس مہینے میں' یہ دن قابل احترام ہے۔ ہر موجود شخص' غیر موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔

(راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ دو دنبوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو ذبح کیا پھر آپ ﷺ بکریوں کے گلے کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔

(مسلم شریف عربی اردو' جلد دوم' کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات' حدیث نمبر 4271' ص 575' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام کے تمام جانتے تھے کہ کون سا مہینہ ہے' کون سا شہر ہے مگر تمام خاموش رہے۔
کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ زبان مصطفی ﷺ سے جو بھی نکل جائے گا وہی نام سے قیامت تک پکارا جائے گا۔

حدیث شریف: 109

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ نَاجَرِیْرٌ یَعْنِیْ اِبْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَعْلَی بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِیَابَهٗ فَجَآءَ مَوَالِیْهِ فَکَلَّمُوْهُ فِیْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ وَجَدَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْهِ فَلْیَسْلُبْهُ ثِیَابَهٗ وَلَااَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنۡ اِنۡ شِئۡتُمۡ دَفَعۡتُ اِلَیۡکُمۡ ثَمَنَہٗ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الحج، باب فی تحریم المدینۃ، حدیث نمبر 2037، ص 295، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سلیمان عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہے۔ پس انہوں نے اس کے کپڑے چھین لئے۔ پس اس کا ایک دوست اگر ان سے جھگڑنے لگا تو فرمایا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا: جو اس میں کسی کو شکار کرتا ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے۔ لہذا میں تمہیں وہ چیز واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے دلائی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 229، ص 107، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

عقیدہ: حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و حالت جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ اوّل)

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب جل جلالہ، کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملک السموات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:110

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ یَحۡیَی بۡنِ فَارِسٍ اَنَّ الۡحَکَمَ بۡنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمۡ قَالَ اَخۡبَرَنَا شُعَیۡبُ عَنِ الزُّهۡرِیِّ عَنۡ عُمَارَةَ بۡنِ خُزَیۡمَةَ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ابۡتَاعَ فَرَسًا مِنۡ اَعۡرَابِیٍّ فَاسۡتَتۡبَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لِیَقۡضِیَهٗ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَاَسۡرَعَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الۡمَشۡیَ وَاَبۡطَاَ الۡاَعۡرَابِیُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ یَعۡتَرِضُوۡنَ الۡاَعۡرَابِیَّ فَیُسَاوِمُوۡنَهٗ

بِالْفَرَسِ وَلَايَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَہٗ فَنَادَی الْاَعْرَابِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ مُبْتَاعًا ھٰذَا الْفَرَسَ وَ اِلَّا بِعْتُہٗ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ سَمِعَ نِدَآءَ الْاَعْرَابِیِّ فَقَالَ اَوَلَیْسَ قَدِ ابْتَعْتُہٗ مِنْکَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ لَاوَاللّٰہِ مَابِعْتُکَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلٰی قَدِ ابْتَعْتُہٗ مِنْکَ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِیُّ یَقُوْلُ ھَلُمَّ شَہِیْدًا فَقَالَ خُزَیْمَۃُ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَایَعْتَہٗ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خُزَیْمَۃَ فَقَالَ بِمَ تَشْھَدُ فَقَالَ بِتَصْدِیْقِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھَادَۃَ خُزَیْمَۃَ بِشَھَادَۃِ رَجُلَیْنِ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب القضاء، حدیث نمبر 3607، ص 518، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:.....عمارہ بن خزیمہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ پس نبی کریم ﷺ اسے ساتھ لے کر چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کردی جائے۔ نبی کریم ﷺ جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ۔ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دیتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوگئے اور فرمایا۔ کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا! خدا کی قسم میں نے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کیا۔ اچھا تو گواہ لے آؤ۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ خریدا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم کس طرح گواہی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو سچا جانتے ہوئے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کردیا۔

(ابوداؤد عربی اردو، کتاب القضاء، جلد سوم، حدیث نمبر 211، ص 86، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

(ف) اللہ جل مجدہ نے قرآن مجید میں فرمایا ''اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو'' (۲:۶۵)

ف: پوری دنیا کے لوگوں کے لئے ایک شخص کی ایک گواہی مگر حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے لئے حضور ﷺ نے اس قانون کو بدل دیا اور فرمایا کہ خزیمہ کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہم نے کردی۔ نگاہ پاک مصطفیٰ ﷺ حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کا دور دیکھ رہی تھیں۔ دور عثمانی میں جب قرآن مجید جمع فرمایا گیا تو ہر آیت کے ساتھ دو گواہ آتے تھے مگر جب یہ آیت لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تو ان کے ساتھ کوئی دوسرا گواہ نہ تھا لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خزیمہ کی گواہی بفرمان رسول اللہ ﷺ دو کے برابر ہے لہٰذا اس آیت کو شامل کرلیا جائے۔

حدیث شریف:111

حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرَ شَکَوَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فِی الْحَرِیْرِ فَرَاَیْتُه' عَلَیْهِمَا فِیْ غَزَاةٍ۔

(بخاری، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 2920، ص 483، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک جنگ میں ان دونوں پر ریشمی لباس دیکھا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 180، ص 114، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:112

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِیْ حَرِیْرٍ۔

(بخاری، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 2921، ص 483، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو ریشمی لباس پہننے کی رخصت دی۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 181، ص 114 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: ریشم کا لباس مرد کے لئے زیب تن کرنا حرام ہے مگر رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور

حضرت زبیر علیہم الرضوان کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی جو کہ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ حضور ﷺ ایسے مختار کل ہیں کہ آپ ﷺ جس کے لئے چاہیں حرام چیز کو حلال فرما دیں۔

حدیث شریف:113

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ۔

(بخاری، عربی، کتاب الذبائح والصید، حدیث نمبر 5536، ص 984، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے یہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میں گوہ نہیں کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الذبائح، حدیث نمبر 497، ص 257، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ جس چیز کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار سے حلال قرار دے سکتے ہیں اور جسے چاہیں حرام فرما سکتے ہیں۔

حدیث شریف:114

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا عُمَرُبْنُ ذَرٍّ نَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ يَاوُوْنَ وَلَامَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّبِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّعُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّاَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ

مِنْ اَیْنَ ھٰذَا اللَّبَنُ لَکُمْ قِیْلَ اَھْدَاہُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاھُرَیْرَۃَ قُلْتُ لَبَّیْکَ قَالَ اِلْحَقْ اِلٰی اَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ وَھُمْ اَضْیَافُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَاْ وُوْنَ عَلٰی اَھْلٍ وَلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْہُ الصَّدَقَۃُ بَعَثَ بِھَا اِلَیْھِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْھَا شَیْئًا وَاِذَا اَتَتْہُ ھَدْیَۃٌ اَرْسَلَ اِلَیْھِمْ فَاَصَابَ مِنْھَا وَاَشْرَکَھُمْ فِیْھَا فَسَآءَ نِیْ ذٰلِکَ وَقُلْتُ مَاھٰذَا الْقَدْحُ بَیْنَ اَھْلِ الصُّفَّۃِ وَاَنَارَسُوْلُہٗ اِلَیْھِمْ فَسَیَاْمُرُنِیْ اَنْ اُدِیْرَہٗ عَلَیْھِمْ فَمَا عَسٰی اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْہُ وَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِیْبَ مِنْہُ مَایُغْنِیْنِیْ وَلَمْ یَکُ بُدٌّمِنْ طَاعَۃِاللّٰہِ وَطَاعَۃِ رَسُوْلِہٖ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَھُمْ قَالَ اَبَاھُرَیْرَۃَ خُذِ الْقَدْحَ فَاَعْطِھِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدْحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُہٗ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّہٗ فَاُنَاوِلُہُ الْاٰخَرَ حَتّٰی انْتَھَیْتُ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْرَوِیَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَدْحَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی یَدِہٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَاھُرَیْرَۃَ اَشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَیَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَہٗ مَسْلَکًا فَاَخَذَ الْقَدْحَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

(ترمذی' عربی' ابواب صفۃ القیامۃ' حدیث نمبر 2377' ص 564' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا' ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہو سکا۔ پھر نبی کریم ﷺ ادھر سے گزرے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ' آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانہ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ (میں اندر داخل ہوا) نبی کریم ﷺ نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے

آیا؟ عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیجا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں‘ نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے۔ اور اگر آپ ﷺ کے ہاں کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور (اس طرح) انہیں شریک فرمالیتے (جب حضور ﷺ نے مجھے ان کو بلانے کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے اور چونکہ حضور ﷺ نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پلاؤ لہذا مجھے اس سے ملنے کی کوئی امید نہیں حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازمی تھی۔ اس لئے میں ان کے پاس آیا اور ان کو بلا کر لے گیا۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور ان کو دیتے جاؤ۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پیالہ لے کر ایک کو دیا۔ انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا۔ یہاں تک کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے پیالہ دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا۔ ابو ہریرہ! پیو میں نے پیا پھر فرمایا‘ پیؤ میں مسلسل پیتا رہا اور آپ ﷺ فرماتے رہے پیو۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق کے ساتھ بھیجا اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اللہ کی حمد و ثناء اور بسم اللہ پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی‘ عربی اردو‘ جلد دوم‘ ابواب صفۃ القیامۃ‘ حدیث نمبر 368‘ ص 157‘ مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کا بار بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پینے کی ترغیب دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی قلبی کیفیت پر مطلع ہو چکے تھے۔ نیز ایک پیالہ دودھ جملہ اصحاب صفہ (غالباً ستر تھے) نے سیر ہو کر پیا اور پھر بھی بچ گیا۔ یہ جناب رسول اکرم ﷺ کے دست اقدس کی برکت تھی۔ امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

کیوں جنابِ ابو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا منہ دودھ سے بھر گیا

حدیث شریف:115

حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَابَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّىْ لَااَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِىْ مِنْ مَالِىْ مَاشِئْتُمْ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الزہد، حدیث نمبر 2310، ص 529، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آیت کریمہ **وانذر عشيرتك الاقربين الايه** (اور اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد، مجھے تمہارے لئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں۔ میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب زہد، حدیث نمبر 191، ص 94، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک ﷺ کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں۔ نیز آپ ﷺ نے یہ کہا اور ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا ورنہ آیات واحادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفےٰ ﷺ کا ثبوت ہے۔

حدیث شریف:116

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْشَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّداً فَقُلْنَا لَانَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ وُلِدَ لِىْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ قَوْمِىْ اَبَوْا اَنْ يَكْنُوْنِىْ بِهٖ حَتّٰى تَسْتَاْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِىْ وَلَاتَكْتَنُوْابِكُنْيَتِىْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الاداب، حدیث نمبر 5589، ص 952، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس

نے اس کا نام ''محمد'' رکھا۔ ہم نے اس سے کہا: ہم تمہیں اس وقت تک نبی اکرم ﷺ کے نام جیسا نام نہیں رکھنے دیں گے' جب تک تم نبی اکرم ﷺ سے اس کی اجازت نہ لے لو۔ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔ میرے ہاں لڑکا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اللہ کے رسول کے نام جیسا رکھا ہے اور میری قوم اس وقت تک مجھے یہ نام رکھنے دے گی جب تک مجھے نبی اکرم ﷺ سے اس کی اجازت نہ مل جائے (راوی کہتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے نام جیسا نام رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں''

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الاداب' حدیث نمبر 5472 'ص 126' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 117

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَاتَكْتَنُّوْا بِكُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَیْنَكُمْ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَلَاتَكْتَنُوْا۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الاداب' حدیث نمبر 5591 'ص 952' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے نام جیسا نام رکھو لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم کتاب الاداب' حدیث نمبر 5474 'ص 126' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: فرمانِ محبوبِ خدا ﷺ کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حضور ﷺ تقسیم فرماتے ہیں۔

رب ہے موتی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اللہ جل جلالہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور ﷺ
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار ﷺ کا کھاتے ہیں

بے مثل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف:118

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَاتُوَا صِلُوْا قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی اَوْ اِنِّیْ اَبِیْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1961' ص315' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا متواتر روزے نہ رکھو۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا آپ ﷺ تو روزہ وصال رکھتے ہیں؟۔آپ ﷺ نے فرمایا۔میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

حدیث شریف:119

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ اِبْنُ الْھَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنُ خُبَابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہ' سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ لَاتُوَا صِلُوْا فَاَیُّکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّٰی السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ لِیْ مُطْعِمٌ یُّطْعِمُنِیْ وَسَاقٍ یَسْقِیْنِ

(بخاری شریف' عربی' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1963' ص315' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پے درپے متواتر روزے نہ رکھو اور تم میں سے جب کوئی متواتر روزے رکھنا چاہے تو سحری تک رکھ سکتا ہے۔لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو متواتر روزے رکھتے ہیں؟۔آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں۔ مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصوم' حدیث نمبر 1833-1835' ص784' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو اپنی طرح سمجھنا انتہائی درجے کی جہالت ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ میرے مولیٰ ﷺ جیسا کوئی دوسرا نہیں۔

کوئی مثلِ مصطفیٰ ﷺ کا نہ ہوا' نہ ہے' نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ نہ ہوا' نہ ہے' نہ ہوگا

حدیث شریف:120

حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَامَهْدِیُ نَا ابْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَااُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْحَآئِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَآئِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًی مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِیْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِیَّاهَا فَاِنَّهٗ شَكَا اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِیْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ

(ابوداؤد' عربی' کتاب الجہاد' باب مایوم بہ من القیام' حدیث نمبر 2549' ص 370' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سعد مولیٰ حسن بن علی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور آہستہ سے مجھ سے ایک بات کہی اور فرمایا کہ لوگوں میں سے یہ کسی کو نہ بتانا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت پردے کی غرض سے دو قسم کی جگہیں پسند تھیں۔ اونچی جگہ کی آڑ یا درختوں کا جھنڈ۔ ان کا یہ بیان ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رویا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔ فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے؟ پس انصار میں سے ایک

نوجوان آکر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ ﷺ میرا ہے۔ فرمایا کہ تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا خدا تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

(ابوداؤد عربی اردو جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 777 ص 295 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ جانوروں کے بھی رسول ہیں اور جانور بھی آپ ﷺ کو مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ سے اپنی مشکل بیان کی۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے جانور کی زبان کو بھی سمجھ لیا اور اس کے مالک کو بلا کر اس جانور کی مشکل کشائی فرمائی۔

حدیث شریف: 121

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ الْحَنَفِیَّ انْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَاکَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ کُلِّهَا اِلَیَّ وَاَنَّ خَیْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ مُخْتَصِرٌ

(سنن نسائی عربی کتاب الطہارۃ باب تقدیم غسل الکافر اذا اراد ان یغسل حدیث نمبر 189 ص 26 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی ﷺ کے قریب ایک کھجور کے درخت کے نیچے گئے۔ اور غسل فرمایا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور بلاشبہ حضور ﷺ کے عبد اور اس کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! قسم بخدا اس سے قبل ساری روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے بڑھ کر مجھے ناپسند نہ تھا۔ اور اب آپ ﷺ کا چہرہ انور باقی چہروں کی نسبت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ ﷺ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اب آپ ﷺ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے جناب ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دی اور عمرہ ادا فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

(سنن نسائی عربی اردو جلد اول باب تقدیم غسل الکافر اذا اراد ان یغسل حدیث نمبر 191 ص 61 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ ہمارے مولیٰ ﷺ کے چہرہ انور جیسا کسی اور کا چہرہ نہیں کیونکہ ذات پاک مصطفیٰ ﷺ بے مثل و بے مثال ہے۔

حدیث شریف:122

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَجَلَّسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَيْنَ ثَدْيَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَيْنَ كَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ وَاِذَاصَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1050، ص 195، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا تم اپنی قوم کے افراد کو نماز پڑھایا کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ، مجھے جھجک محسوس ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے قریب آجاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ پھر ہدایت کی مڑ جاؤ، پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان میری کمر پر رکھا، پھر فرمایا: اپنی قوم کی امامت کرو اور جو بھی شخص امامت کرے۔ اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ ان (مقتدیوں) میں عمر رسیدہ لوگ ہوسکتے ہیں۔ ان میں بیمار ہوں گے۔ ان میں کمزور ہوں گے، ان میں حاجت مند ہوں گے، البتہ جب تنہا نماز ادا کرنا ہو تو جیسے چاہے کرو۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 953، ص 383، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی جھجک کو دور کرنے کے لئے میرے مولیٰ ﷺ کوئی وظیفہ بھی عنایت فرماسکتے تھے لیکن جس کے دست حق پرست میں کونین کے خزانوں کی کنجیاں ہوں۔ ان ہاتھوں کی یہی شان ہونی چاہئے کہ آپ نے دستِ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سینے اور کمر پر رکھا اور فرمایا اپنی قوم کی امامت کرو۔ یقیناً دست پاک مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جھجک دور ہوگئی۔

حدیث شریف:123

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی، عربی، کتاب البر والصلۃ، حدیث نمبر 2015، ص 464، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک بھی نہیں کہا۔ کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اون اور ریشم سے مخلوط اور محض ریشمی کپڑے کو بھی آنحضرت ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی آنحضرت ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد اول، ابواب البر والصلۃ، حدیث نمبر 2083، ص 932، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جس طرح میرے مولیٰ ﷺ کا چہرہ بے مثل و بے مثال ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا کردار بھی بے مثل ہے۔ آپ ﷺ کے دست مبارک بھی بے مثل ہیں۔ آپ ﷺ کا مبارک پسینہ بھی بے مثل ہے۔ الغرض کہ پورا وجود مصطفیٰ ﷺ بے مثل و بے مثال ہے۔

حدیث شریف:124

حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَس قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَه، خَادِمٌ فَاَخَذَ

اَبُوْطَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِى السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَاقَالَ لِىْ لِشَىْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَىْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

(بخاری شریف' عربی' کتاب الوصایا' حدیث نمبر 2768 'ص 485 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ انس رضی اللہ عنہ ایک ذہین بچہ ہے اور یہ آپ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آپ ﷺ کی سفر و حضر میں خدمت کی لیکن جو کام میں نے کیا۔ اس کے متعلق آپ ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا۔ اور ایسے ہی جو کام میں نے نہیں کیا۔ اس کے متعلق آپ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ تو نے یہ اس طرح کیوں کیا۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الوصایا' حدیث نمبر 39 'ص 59 'مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: انسان کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی کام کرے تو کہتا ہے کہ یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا یا کام نہ کیا تو کہتا ہے کہ یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا مگر میرے مولیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے عیب ذات بنایا اور جو ذات بے عیب ہو اس میں یہ عیب بھی کیسے ہوسکتا ہے۔

حدیث شریف: 125

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خِذَامٍ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غُسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَايَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْهُ فَقَالَ بِاَبِىْ الطَّيِّبُ طِبْتَ حَيًّا وَ طِبْتَ مَيِّتًا۔

(ابن ماجہ' عربی' کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1467 'ص 210 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......یحیی بن خذام' صفوان بن عیسے' معمر' زہری' ابن المسیب' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب غسل دیا گیا تو لوگوں نے آپ ﷺ کی نجاست نکالنی چاہی' لیکن کوئی نجاست نظر نہ آئی۔ حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ زندگی اور اور وصال دونوں میں پاک رہے۔

(سنن ابی ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فی غسل النبی' حدیث نمبر 1528 'ص 421 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 126

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ وَلَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْهِ اِنِّیْ لَااَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا۔

(بخاری شریف' عربی' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 3035 'ص 501 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جریر بن (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ جو چیز میں نے آپ ﷺ سے طلب کی' آپ ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا (یا گھر میں داخل ہونے سے منع نہیں فرمایا) اور جب بھی مجھے دیکھتے تو آپ کے چہرہ انور پر تبسم ہوتا اور میں نے شکایت کی (یارسول اللہ ﷺ) میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 284 'ص 155 'مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کو مشکل کشا مانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی ہر مشکل اپنے مولیٰ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اسے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی طاقت سے حل فرماتے تھے۔

حدیث شریف: 127

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدُوْرُ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِی السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰی عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَوَکَانَ یُطِیْقُه' قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّه' اُعْطِیَ قُوَّةَ ثَلَاثِیْنَ وَقَالَ سَعِیْدُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعَ

نِسْوَةٍ

(بخاری شریف، عربی، کتاب الغسل، حدیث نمبر 268، ص48، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ازواج مطہرات کے پاس رات اور دن میں ایک ہی وقت کے اندر دور لیتے تھے اور آپ ﷺ کی ازواج کی تعداد گیارہ تھی (قتادۃ الاکمہ دوسی اس حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ﷺ کے اندر اتنی طاقت تھی؟۔انہوں نے کہا (ہاں) آپ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔ سعید بن ابی عروبہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں ہم بیان کرتے تھے کہ ہم کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نو بیویوں کا ذکر کیا۔

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الغسل، حدیث نمبر 263، ص174، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا طاقت میں بھی کوئی مثل نہیں ہے۔ آپ ﷺ کائنات میں سب سے زیادہ طاقت و قوت رکھتے تھے۔

حدیث شریف:128

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِیْ یَحْیَی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَأْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث نمبر 1715، ص298، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بہ نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث نمبر 1612، ص 571، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: آپ ﷺ کا واضح ارشاد کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ نبی کو اپنی طرح سمجھنے والوں کی خود ساختہ توحید پر کالا دھبہ ہے لہٰذا وہ اگر اپنی خود ساختہ توحید کو حقیقی توحید میں بدلنا چاہتے ہیں تو نبی کریم ﷺ کو اپنی طرح کہنا اور سمجھنا چھوڑ دیں۔

عقیدہ: انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔

عقیدہ: نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے۔ کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

حدیث کی اہمیت

حدیث شریف: 129

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَاهَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَاهُ فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مُحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔

(ترمذی، عربی، ابواب علم، حدیث نمبر 2664، ص 604، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد دوم' ابواب علم' حدیث نمبر 560 ' ص 235 ' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:130

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَازَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ اَلْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِیْ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰه

(سنن ابن ماجہ' عربی' باب تعظیم' حدیث رسول' حدیث نمبر 12 ص 2 ' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوبکر بن ابی شیبہ' زید بن الحباب معاویۃ بن صالح' حسن بن جابر مقدام بن معدیکرب الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بہت جلد ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو جواب میں کہے گا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے' اسے حلال جانیں گے اور جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ آگاہ ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے حرام فرمایا وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ نے حرام فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب تعظیم حدیث رسول والتغلیظ علی من عارضہ' حدیث نمبر 12 ' ص 34 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: رسول کریم ﷺ نے اطلاع خداوندی سے فتنۂ انکار حدیث کی خبر دی اور سنت کی تشریعی حیثیت واضح کرتے ہوئے اُمّت مسلمہ کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ خود قرآن پاک جسے منکرین ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بانگ دہل اعلان فرمایا کہ ''جو کچھ تمہیں نبی کریم ﷺ عطا فرمائیں' اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ'' (سورہ حشر پ ۲۸) حجیت حدیث کے بارے میں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف ''حجیت حدیث'' کا مطالعہ لازمی ہے۔ (مترجم)

حدیث شریف:131

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا اَبُوْ عَمْرٍ وبْنُ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اِنِّی اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِیُّ وَلَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

(سنن ابوداؤد عربی، کتاب السنّت، حدیث نمبر 4604، ص 651، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آ گاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اس جیسی خبردار ہو جاؤ۔ قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لئے صرف قرآن مجید ہے لہذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آ گاہ رہو میں تمہارے لئے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو اور نہ ذمی کے پڑے ہوئے مال کو مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ سمجھے اور جو کسی قوم کے پاس اترے تو اس کی مہمانی کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانی کے برابر ان سے لینے کا اسے حق حاصل ہے۔

(ابوداؤد عربی اردو، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1180، ص 432، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: قرآن مجید پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور احادیث کی اہمیت کا انکار کرنا بھی بہت بڑی بدعت اور گمراہی ہے۔ احادیث سے منہ موڑ کر قرآن مجید پر عمل کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اگر حدیث کی ضرورت نہ ہوتی تو صحابہ کرام ان آیتوں کو لکھتے رہتے جن کا نزول ہوتا تھا اور ان کے مطابق عمل کرتے رہتے۔ ہر معاملے میں جو بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس کی چنداں ضرورت ہی محسوس نہ کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ نزول قرآن مجید سے چالیس سال پہلے انہیں اسی لئے دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ ہر پہلو سے انہیں دیکھ لیں اور ان سے قرآن کریم پر عمل کرنا سیکھیں۔ انکار حدیث کا فتنہ بہت بڑی بدعت و گمراہی ہے جو ترک تقلید کے فتنے کی بدولت معرض وجود میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین

حدیث شریف:132

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنِ الْخَلِیْلِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ یَجْلِسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَسْمَعُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُہ، وَلَا یَحْفَظُہ، فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ مِنْکَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُنِیْ وَلَا اَحْفَظُہ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ الْخَطَّ

(ترمذی، عربی، ابواب علم، حدیث نمبر 2666، ص 605، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ ﷺ سے حدیث سنتے، اسے پسند کرتے لیکن یاد نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے احادیث سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو" اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب علم، حدیث نمبر 562، ص 236، مطبوعہ فرید بک پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ دورِ رسالت مآب ﷺ میں احادیث لکھنے کا رواج تھا اور سرکار ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو لکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حدیث شریف:133

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ اَبُوْبَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَا نَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِیْ مُغِیْثٍ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ یُوْسُفَ ابْنِ مَاھِکَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَ قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ اَسْمَعُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْدُ حِفْظَہٗ فَنَھَتْنِیْ قُرَیْشٌ وَقَالُوْ اَتَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ تَسْمَعُہٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرٌیَتَکَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاَوْمَا بِاَصْبَعِہٖ اِلٰی فِیْہِ فَقَالَ اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَایَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، حدیث نمبر 3646، ص 523، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... یوسف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں یاد کرنے کے ارادے سے ہر اس بات کو لکھ لیا کرتا جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا۔ پس لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آپ ہر اس بات کو لکھ لیتے ہیں جو کہ سنتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضامندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انگشت مبارک سے دہن اقدس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لکھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس (زبان) سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر حق۔

(سنن ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، باب کتابۃ العلم، حدیث نمبر 250، ص 101، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے پہلی بات یہ ثابت ہوئی کہ دور رسالت مآب ﷺ میں بھی احادیث لکھنے کا رواج تھا اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قول رسول ﷺ ہر حال میں پتھر کی لکیر ہے یعنی جو بات دہن مصطفی ﷺ سے نکل جائے تو حق اور سچ اس بات کے قدم چومتا ہے اور یاد رہے حضور ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے۔ آپ کی ہر بات وحی الٰہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

القرآن: وما ینطق عن الھوی O ان ھو الا وحی یوحی O

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے (وحی الٰہی ان کا کلام ہوتی ہے) (سورہ والنجم آیت ۳۔۴)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

حدیث شریف: 134

حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ یُکْثِرُ الْحَدِیْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُوَ یَقُوْلُوْنَ مَالِلْمُهَا جِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَایُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِیْثِهٖ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ اِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَ نْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمْ

عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرأً مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَاَعِیْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَّنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَه، حَتّٰى اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَه، اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِیْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَه، ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَه، بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى يَوْمِیْ هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَآ اٰيَتَانِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاحَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا اَبَدًا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآاَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَا تِ وَالْهُدٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿الرَّحِيْمُ﴾

(بخاری شریف، عربی، کتاب الحرث والمزارعۃ، حدیث نمبر 2350، ص 376، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہونا ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں اللہ تعالیٰ میرا محاسبہ فرمائے گا اور جو میرے ساتھ سوءِ ظن رکھتے ہیں ان کا بھی محاسبہ فرمائے گا) لوگ کہتے ہیں مہاجرین وانصار کو کیا ہو گیا۔ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسی احادیث بیان نہیں کرتے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میرے مہاجرین بھائی وہ ہیں جن کو بازاروں میں تجارت مشغول رکھتی تھی اور میرے انصار بھائیوں کو کاشتکاری وغیرہ سے فراغت نہیں ملتی تھی۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھر جاتا تو ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا جس وقت وہ غائب رہتے میں آپ کی خدمت میں حاضر رہتا اور جس وقت وہ بھول جاتے میں یاد رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا تم میں سے کوئی بھی جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنا کلام پورا کرلوں پھر وہ اس کپڑے کو اپنے سینے سے ملالے تو وہ اس کلام سے کبھی بھولنے نہ پائے گا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنی چادر بچھادی اور اس کے سوا میرے پاس اور کوئی کپڑا نہ تھا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا کلام مبارک پورا کرلیا تو میں نے اس کو لپیٹ کر اپنے سینے سے لگالیا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آج تک آپ کی کوئی بات نہیں بھولا ہوں۔ اللہ کی قسم! اگر کتاب اللہ میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کبھی تم کو حدیث بیان نہ کرتا (اور وہ دو آیتیں یہ ہیں)

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساقات، حدیث نمبر 2189، ص 924، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ترجمہ: ''بے شک وہ ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اور اس لئے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت، مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور

ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔ (سورہ بقرہ آیت: ۱۵۹،۱۶۰)

ف: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین سے بھی اتنی احادیث روایت نہیں ہیں جتنی کثرت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہیں۔

اس اعتراض کا جواب اس حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خود دیا ہے کہ دست پاک مصطفی ﷺ کی برکت ہے کہ جس چادر پر حضور ﷺ نے اپنے دست پاک کے اشارے سے حکمت و معرفت کے خزانے عطا فرمائے' وہ چادر میں نے اپنے سینے سے لگالی پھر کوئی حدیث نہ بھولا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زمانہ رسالت مآب ﷺ میں بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان احادیث رسول بیان کرتے تھے۔

اجتہاد و تقلید

حدیث شریف: 135

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو وابْنِ اَخِی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَنَاسٍ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَآءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰه قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَأْ یِیْ وَلَا اٰلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(سنن ابوداؤد' عربی' کتاب القضاء' باب اجتہاد الرأی فی القضاء' حدیث نمبر 3592' ص 516' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ......حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حمص والے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد ہوا۔ جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ

اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ پاؤ اور اللہ کی کتاب میں تب؟ عرض کی کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے کو تھپکا اور فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے شخص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو خوش کرے۔

(سنن ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، باب اجتہاد الرای فی القضاء، حدیث نمبر 196، ص 78، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے اولا ادلہ ثلاثہ کی ترتیب معلوم ہوئی کہ سب سے مقدم کلام الٰہی جل جلالہٗ ہے۔ پھر سنت رسول ﷺ اور اس کے بعد اجماع وقیاس کی باری ہے۔ ثانیا یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کی تصریح ہمیں قرآن مجید میں نہیں مل سکے گی۔ ثالثا یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت رسول اگرچہ کلام الٰہی کی شرح ہے لیکن تمام مسائل تصریحا یہاں بھی نہیں مل سکیں گے بلکہ بعض عنوانات پر احادیث آپس میں ٹکراتی ہوئی بھی ملیں گی۔ ایسے مواقع پر اجماع صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے گا جو باتیں کتاب و سنت میں تصریحاً نہ ملیں ان میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کی جائے گی کیونکہ آیات واحادیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدین عظام نے فرمائے وہ آج تک کوئی دوسرا کر نہیں سکا اور نہ یہ ممکن ہے کہ میدان اجتہاد میں کوئی ان بزرگوں کی ہمسری کر سکے۔ اس اُمّت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم ﷺ کا علمی معجزہ ہے۔ آئمہ مجتہدین صرف چار ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء)

(۲) امام مالک بن انس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء)

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء)

(۴) امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء)

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں جن کے اجتہادی مذاہب مدون ومنضبط ہیں۔ لہٰذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن و حدیث سے خود حل کرے، وہ گمراہ، بدمذہب، بے دین اور اجماعِ اُمّت کا مخالف ہے کیونکہ اہل حق کا راستہ وہی تقلید آئمہ مجتہدین والا ہے جیسا کہ پروردگار عالم جل جلالہٗ نے فرمایا ہے۔

القرآن: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (۴:۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستے پر چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے جو بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

رسول ﷺ کی مخالفت سے ان مسائل میں خلاف مراد ہے جو قرآن و حدیث میں تصریحاً موجود ہیں اور مسلمانوں کے راستے کو چھوڑنے سے مراد اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید سے انحراف کرنا ہے۔ جائے غور ہے کہ ان بزرگوں کے بعد بھی اُمّت محمدیہ میں ہزاروں ایسی ہستیاں ہوئی ہیں جن میں سے ہر ایک علم و عرفاں کا بحر بیکراں تھا۔ اس کے باوجود وہ حضرات بھی آئمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ رہ سکے تو آج کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے مدعیان خام کس گنتی شمار میں ہیں؟ بعض گمراہ گر اس پرفتن دور میں اجتہاد و تحقیق کے بڑے اونچے دعوے جماتے ہیں لیکن ہم برادران اسلام کو ان دعاوی کا طول و عرض دکھاتے ہیں۔ غیر مقلد حضرات کے شیخ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (المتوفی ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے معیار الحق نامی اپنی کتاب میں جمع بین الصلواتین کے مسئلے پر دل کھول کر اپنی شان اجتہاد و تحقیق اور حدیث دانی دکھائی تو چودھویں صدی کے مجدد برحق نے اپنے رسالہ حاجز البحرین میں ان کی علمیت کے فلک بوس محل کو مسمار کر دیا۔

حدیث شریف: 136

حَدَّثَنَا عَبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ نَاعَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب القضاء، باب فی القاضی یخطی، حدیث نمبر 3574، ص 512، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن ہاد، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی حاکم نے فیصلہ کیا اور بساط بھر سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا۔ اگر فیصلہ درست ہوا تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے اور جب خوب اجتہاد کر کے فیصلہ کیا

لیکن غلط واقع ہوا تو اس کیلئے ایک گنا اجر ہے۔

(سنن ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب القضاء' حدیث نمبر 178' ص 72' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین نے جو آیات محکمہ' سنت قائمہ اور فریضہ عادلہ کی روشنی میں مسائل حل فرمائے انہیں بہر صورت بعض مسائل میں دوہرا اور بعض میں اکہرا ثواب ملا۔ اور آج تک جتنے حضرات ان کے فیصلوں پر یقین کر کے عمل کرتے آ رہے ہیں' ان سب کے لئے مجموعی ثواب کے برابر بھی ان بزرگوں کو ثواب ملتا آ رہا ہے۔ دریں حالات ان حضرات کے اجر و ثواب کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس کے برعکس جن گمراہ گروں اور نام نہاد محققین نے مجتہدین حضرات کے خلاف فیصلے کئے' اس پر انہیں سزا ملے گی اور آج تک جتنے ان کی نام نہاد تحقیق پر عمل کرتے آ رہے ہیں' ان کے مجموعی گناہوں کے برابر بھی ان محققین کے نامہ اعمال میں گناہ درج ہو رہے ہوں گے۔ دریں حالات' ابن سباء' ابن حزم ظاہری المذہب' ابن تیمیہ حرانی' ابن قیم الجوزی' محمد بن عبدالوہاب نجدی' مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور انگریزوں کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے حضرات کے اعمال ناموں کے مندرجات کا اندازہ بھی بھلا کس سے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچی ہدایت اور دین متین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

حدیث شریف: 137

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَمْرٍ وَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذً اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِى فَقَالَ اَقْضِى بِمَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجْتَهِدُ رَائِىْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَفَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(ترمذی' عربی' ابواب احکام' حدیث نمبر 1327' ص 321' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر

سنت میں بھی نہ ہو تو عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ستائش ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کے قاصد کو یہ توفیق دی۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب احکام، حدیث نمبر 1338، ص 669، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

تہتر فرقے اور مسلک حق

حدیث شریف: 138

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ اِحْدٰى اَوْثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ تَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوْثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً۔

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب السنّت، حدیث نمبر 4596، ص 650، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... وہب بن بقیہ، خالد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں بٹے تھے اور انصاری بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے لیکن میری اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1172، ص 427، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: یہ سنن ابوداؤد کی کتاب السنۃ ہے اور اس کا پہلا باب امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۵ھ/ ۸۸۸ء) نے سنت کی تشریح میں باندھا ہے اور اس باب میں سب سے پہلی حدیث انہوں نے اُمّت محمدیہ کے تہتر فرقے ہو جانے کے متعلق پیش کی ہے۔ معلوم ہوا کہ سنت سے مراد طریقہ رسول ہے یعنی اُمّت محمدیہ کی صرف ایک ہی جماعت طریقہ رسول پر رہے گی جو سواد اعظم ہے اور اس کے علاوہ باقی ۷۲ فرقے رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے ہٹے ہوئے، بدعتی، گمراہ، بدمذہب اور جہنمی ہوں گے۔ جیسا کہ متعدد احادیث مطہرہ میں وارد ہوا ہے۔ چنانچہ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ/ ۱۱۶۴ء) نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

ترجمہ:......پس ۷۳ فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں یعنی اہلسنت‘ خوارج‘ شیعہ‘ معتزلہ‘ مرجیہ‘ مشبہ‘ جہمیہ‘ ضراریہ‘ نجاریہ اور کلابیہ۔ چنانچہ اہلسنت و جماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرقے ہیں۔ معتزلہ کے چھ فرقے مرجیہ کے ۱۲ فرقے‘ شیعہ کے ۳۲ فرقے جہمیہ‘ بخاریہ‘ ضراریہ اور کلابیہ میں سے ہر ایک فرقے کا ایک ہی فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں تو یہ سب مل کر ۷۳ فرقے ہوگئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی اور ان میں سے نجات پانے والا فرقہ اہلسنت و جماعت ہے۔

(غنیۃ الطالبین‘ جلد اول‘ مطبوعہ کراچی ص ۳۰۹)

معلوم ہوا کہ علیحدہ فرقہ بنانا اور حضور ﷺ کی بنائی ہوئی جماعت سے جدا ہو کر اپنا علیحدہ فرقہ بنانا گویا اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا ہے۔ یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقہ باطلہ کے ظہور میں آنے پر اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم ہوئی تاکہ وہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن و حدیث کی رو سے مخالفت رسول ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے اس بارے میں تصریحاً فرمایا ہے۔

القرآن: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (۴:۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے‘ اس کے بعد کہ ہدایت اس کے لئے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور جہنم میں ڈالیں گے جو پلٹنے کی بری جگہ ہے۔

حدیث شریف: 139

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيٰى قَالَا نَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ نَا صَفْوَانُ وَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِىْ صَفْوَانُ نَحْوَهٗ حَدَّثَنِىْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَرَازِىُّ عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِىِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ قَامَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَهِىَ الْجَمَاعَةُ زَادَ بْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرٌ وَ فِىْ

حَدِیْثِهِمَا فَاِنَّهٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَجَارٰی بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَآءِ كَمَا یَتَجَارٰی الْكَلْبُ لِصَاحِبِهٖ وَ قَالَ عَمْرُو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَایَبْقٰی مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مِفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ۔

(سُنن ابوداؤد عربی' کتاب السنّت' حدیث نمبر 4597' ص 650' مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......احمد بن حنبل اور محمد بن یحییٰ' ابوالمغیرہ' صفوان' عمرو بن عثمان' بقیہ' صفوان' از ہر بن عبداللہ حرازی' ابو عامر ہوذنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہل کتاب ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ اُمّت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ۷۲ فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا۔ وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحییٰ اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا: عنقریب میری اُمّت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی ان میں پوری سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا جیسے سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے نہیں بچتا۔

ف: سنت یہی ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور فرقۂ باطلہ کے منظر عام پر آنے کے وقت اس نے اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم و مشتہر کیا۔ اس جماعت سے نکلنا اور اپنا علیحدہ فرقہ قائم کرنا یا اس طرح قائم ہونے والے کسی بھی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدعت ہے۔ اہلسنت و جماعت کے سوا جتنے بھی فرقے بنے وہ سب بدعتی' گمراہ اور بدمذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا دینی' علمی اور قلمی سرمایہ ہے' وہ سارے کا سارا اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک دھول کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ قرآن و حدیث اور ان سے متعلقہ تمام علمی سرمائے کو یہی حضرات چودہ سو سال سے یہاں تک لے آئے ہیں۔ دیگر فرقوں میں سے اکثر مرکھپ گئے بعض نئے جو پیدا ہوئے وہ بھی یکے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک جانے والا وہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سوادِ اعظم اور ناجی (جنتی) گروہ ہے۔ سرزمین پاک و ہند میں اہلسنت و جماعت کے سوا بعض جن فرقوں کی چہل پہل اور چلت پھرت نظر آ رہی ہے اور بعض بظاہر بڑے خوشنما رنگوں میں عوام الناس کو اپنے پیچھے لگانے میں کوشاں نظر آ رہے ہیں تو اس ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے ان تمام فرقوں کا روئے زمین پر کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ یہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ملت اسلامیہ کو تحفے میں دیئے ہیں جو معلوم نہیں کب تک لوگوں کے دین و ایمان پر دن دہاڑے ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت و جماعت کی حقانیت کے بارے میں خاتم المحققین' شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۰۴۲ء) نے لکھا ہے)

ترجمہ:......اگر کہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کا ہے۔ یہی راہ راست اور خدا کی طرف جانے کا راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے جہنم کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہِ راست پر ہے اور اس کا مذہب برحق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعویٰ کافی نہیں ہوتا۔ دلیل چاہئے جبکہ اہلسنت و جماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کا دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے جبکہ یہاں صرف عقل کافی نہیں ہوتی اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی چھان بین سے یقین آیا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اسی عقیدے اور طریقے پر تھے۔ مذہب اور ارشادات اکابر میں بدعت اور من مانی کارروائی کی ملاوٹ صدیٔ اول کے بعد واقع ہوئی۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان راستوں سے بری تھے۔ جاری ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان بزرگوں سے صحبت و محبت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور و قابل اعتماد کتابوں والے کو جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہب اربعہ کے آئمہ مجتہدین اسی جماعت سے ہیں اور جتنے فقہاء ان کے طبقے میں ہیں۔ سب اسی مذہب پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ کہ اصول و کلام کے امام ہیں۔ انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اسے موکد کیا۔ اسی لئے تو اس جماعت کا نام اہلسنت و جماعت ہوا۔ اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن ان کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہوئے اور نصوص کو ان کے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۴۰۔۱۴۱)

اپنے دور میں سرمایہ ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے بزرگ یعنی امام ربانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) نے مسلمانوں کے ۷۳ میں سے ایک ناجی گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

طریق النجاۃ متابعۃ اھل السنۃ والجماعۃ کثرھم اللّٰہ سبحانہ فی الاقوال والافعال وفی الاصول والفروع فانہ الفرقۃ الناجیۃ وما سواھم من الفرق فھم فی معرض الزوال وشرف الھلاک علمہ الیوم احدا اولم یعلم امافی الغد فیعملمہ کل احدوہ ینفع

(مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۴۹)

ترجمہ:......نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول و فروع

میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا جبکہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا۔

اسی حدیث شریف کے علاوہ آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اس درجہ رچی بسی ہوئی ہے کہ دیوانہ وار ہر ایک اہلسنت و جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے‘ اس کے بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ بٹھانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ گریبانوں میں جھانک کر دیکھنے کی ذرا زحمت نہیں اٹھاتے کہ جس راستے پر وہ گامزن ہیں‘ کہیں وہ جہنم میں تو نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو عقل سلیم اور سچی ہدایت دے۔ آمین

حدیث شریف:140

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْعَلَاءِ يَعْنِى ابْنَ زَبْرٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِى الْمُطَاعِ قَالَ سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَظْتَ مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهَد اِلَيْنَا بِعَهْدٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِى اخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْاُمُوْرِ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٌ ضَلَالَةٌ

(سنن ابن ماجہ‘ عربی‘ باب اتباع سنت الخلفاء الراشدین‘ حدیث نمبر 42‘ ص 6‘ مطبوعہ دار السلام‘ ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان الدمشقی‘ ولید بن مسلم عبداللہ بن العلاء بن زبر‘ یحییٰ بن ابی المطاع‘ عرباض بن ساریہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی۔ جس سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف‘ امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور خلفائے راشدین المہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقہ کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین، حدیث نمبر 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 141

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الزَّعْرَاءَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِاللَّذِيْنِ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ اَصْحَابِىْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْىِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3805، ص 863، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے بعد میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1739، ص 743، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: بعض لوگ اس امت میں ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اطاعت صرف رسول اللہ ﷺ کی ہونی چاہئے۔ اس حدیث شریف میں ایسے لوگوں کے نظریات کو باطل قرار دیا گیا ہے بلکہ خود میرے مولیٰ ﷺ نے اپنے بعد خلفائے راشدین اور دیگر اولوالعزم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ ان کی پیروی اور عہد کو لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے۔

منافقین کی علامات

حدیث شریف: 142

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ وَّفِىْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِى النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ

اَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّیْ اَقْتُلُ اَصْحَابِیْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2449، ص429، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''حنین'' سے واپسی پر ''جعرانہ'' کے مقام پر نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں سے چاندی نکال کر لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اور بولا! اے محمد ﷺ! عدل کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ اگر میں عدل سے کام نہ لیتا تو ناکام اور خسارے کا شکار ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس منافق کو قتل کر دوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! لوگ یہ کہیں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہوں۔ یہ (اور اس کے بعد آنے والے اس کے ہم عقیدہ) ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور یہ (دین سے) اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر (کمان) نشانے سے نکل جاتا ہے)

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2345، ص805، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:143

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِیُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِیْ كِلَابٍ وَّ زَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِیُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِیْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا اَيُعْطِیْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَّيَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّطِعِ اللّٰه اِنْ عَصَیْتُهٗ اَیَاْمَنُنِیْ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِیْ قَتْلِهٖ یَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِیءِ هٰذَا قَوْمًا یَّقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ حَنَاجِرَ هُمْ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2451، ص 429، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن (کے گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے) تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا، نبی اکرم ﷺ نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کردیا۔ اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جس کا تعلق بنوکلاب سے تھا۔ اور زید الخیر طائی جس کا تعلق بنونبہان سے تھا۔ قریش اس بات سے ناراض ہوگئے اور کہنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے نجد کے سرداروں کو عطا کردیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کی تالیف قلب کے لئے ایسا کیا ہے۔ پھر ایک شخص آیا جو گھنی داڑھی کا مالک تھا۔ اس کے گال ابھرے ہوئے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھی، پیشانی اونچی تھی اور اس نے سر منڈوایا ہوا تھا۔ وہ بولا: اے محمد ﷺ اللہ سے ڈریئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ کیا ایسا ہے کہ اس نے مجھے اہل زمین کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے پھر وہ شخص چلا گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ وہ لوگ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے کوئی تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو انہیں ضرور قتل کردیتا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2347، ص 806 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث میں منافقین کی جن نشانیوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی تعظیم وادب ان میں نہیں ہوگا۔

۲۔ منافقین اور ان کے ساتھی قرآن مجید بہت اچھا پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

۳۔ نماز ایسی پڑھیں گے کہ مومن ان کی نمازوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں کو حقیر جانیں گے۔

۴۔جس منافق نے حضورﷺ کی بے ادبی کی اس کی داڑھی گھنی تھی' اس کے گال ابھرے ہوئے تھے' آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' پیشانی اونچی تھی' سر منڈا ہوا تھا' حضورﷺ نے فرمایا۔ یہ ایمان سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

۵۔اس منافق کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جن میں یہ نشانیاں ہوں گی۔

معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے' اچھا قرآن مجید اور لمبی نمازیں پڑھنے' گھنی داڑھی رکھنے اور تبلیغیں کرنے کے باوجود بندہ مومن نہیں بن سکتا کیونکہ ایمان کی بنیاد اور اساس اعمال نہیں بلکہ حضورﷺ کی تعظیم اور ادب ہے۔ اعمال اچھے ہوں تعظیم و ادبﷺ نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہے۔

نماز اچھی' زکوٰۃ اچھی' حج اچھا مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحا کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

حدیث شریف:144

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ، الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِى مِنْ اُمَّتِى اَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِى مِنْ اُمَّتِى قَوْمٌ يَّقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ اَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قُلْتُ مَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِىْ ذَرٍّ كَذَا وَ كَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2469' ص 434' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے بعد میری امّت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الزکوٰۃ' حدیث نمبر 2365' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

(راوی) عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر میری ملاقات حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت رافع غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حدیث شریف:145

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ یُّسَیْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ سَھْلَ بْنَ حُنَیْفٍ ھَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَّقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ لَایَعْدُوْ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2470، ص 434، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......یسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی ایسی حدیث سنی ہے جس میں آپ ﷺ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایسی حدیث سنی ہے۔ آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہاں ایک قوم ظاہر ہوگی جو زبان کے ذریعے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2366، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:146

حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِالزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاِسْنَانِ سُفَھَآءُ الْاَحْلَامِ یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مِنْ نَوْلِ خَیْرِالْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ

النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصْفُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِیَّةُ وَغَیْرَهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الفتن، حدیث نمبر 2188، ص 503، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے۔ قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ احادیث رسول پیش کریں گے، دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں۔ وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الفتن، حدیث نمبر 65، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

نوٹ: خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا۔ وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تاقیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۹ میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں ''لایزالون یخرجون'' (وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے) کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی، ردالمحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں ''جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے متبعین جو نجدے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی۔ (ردالمحتار علی الدرمختار جلد ۳ ص ۳۰۹)

خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سر منڈانا بھی بیان کی گئی ہے۔ اس پر مشہور مورخ علامہ زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ علامت صراحتاً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی

(الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲ ص ۲۶۸)

حدیث شریف:147

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَا فَقَسَّمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ بَيْنَ اْلاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ ِالْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ ِالْفَزَارِيِّ وَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِی ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ كِلَابٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِی صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَ عُنَا فَقَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرًا الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِیُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَامُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِیَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ قَالَ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ اَحْسَبُهٗ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ قَالَ فَمَنَعَهٗ قَالَ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِی هٰذَا اَوْفِی عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامَ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا وَاللّٰهِ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(سنن ابوداؤد عربی، کتاب السنّت، حدیث نمبر 4764، ص 674، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں لگا ہوا بھیجا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا (یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان۔ قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے رئیسوں کو مال عطا فرما دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، گالے پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈر! آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا اگر میں ان کی نافرمانی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امانتدار شمار فرمایا ہے لیکن کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے؟ پس ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ جب وہ لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی نسل یا پیٹھ سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن

ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح مٹا کر رکھ دوں۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب السنۃ' حدیث نمبر 1337' ص 497' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر دور میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال و افعال اور عبادت گزاری کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے دلی بدخواہ اور بت پرستوں کے خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ' نے انہیں نہروان کے مقام پر تہہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ رحمت دو عالم ﷺ نے ان کی مضرت کے پیش نظر فرمایا کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 148

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ ابْنَةَ اَزْهَرَ السَّمَّانَ ثَنِیْ جَدِّیْ اَزْهَرَالسَّمَّانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا قَالُوا وَفِیْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(ترمذی' عربی' ابواب المناقب' حدیث نمبر 3953' ص 888' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے دعا مانگی۔ یا اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی حضور ﷺ نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ تعالیٰ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی جل جلالہٗ! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے۔ ان لوگوں نے (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور ﷺ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد دوم ابواب المناقب' حدیث نمبر 1888' ص 791' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مخبر صادق ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا۔ بدقسمتی سے سرزمین ہندو پاک میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے ''تقویۃ الایمان'' اور ''صراط مستقیم'' نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ تھوپا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنہ نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا (نعوذ باللہ من شرہم) (مترجم)

حدیث شریف: 149

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَاسُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِىْ رَهْطٍ مِنْ بَنِى لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقُلْنَا بَنُوا اللَّيْثِ اَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَاحُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَافِيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَآءٍ فِيْهَا اَوْفِيْهِمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَاهِيَ قَالَ لَاتَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِىْ كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَآءُ صَمَّآءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ تَمُتْ يَاحُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 4236، ص 595، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ بنولیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھتے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس غیر کے بعد شر ہے! فرمایا کہ اے حزیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض

گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ **هدنة على دخن وجماعة على اقذاء فيها اوفيهم** 'میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! الهدنة على الدخن کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مرجاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفتن' حدیث نمبر 844' ص 286' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اندھے بہرہ فتنہ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ ہر تبلیغ کرنے والا صراط مستقیم پر نہ ہوگا بلکہ بعض تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے لہٰذا ہر تبلیغ کرنے والے گروہ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

حدیث شریف: 150

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتَ عَبْدَاللّٰه اُبنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَايَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُئُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب العلم' حدیث نمبر 6796' ص 1164' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے چھین لیا بلکہ علماء کو قبض کرکے علم کو قبض کرے گا۔ یہاں تک جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے۔ وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد سوم' کتاب العلم' حدیث نمبر 6670' ص 498' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: موجودہ دور میں یہی حال ہے میڈیا پر روزانہ ایسے چہرے نمودار ہوتے ہیں جو نہ عالم ہیں' نہ فتویٰ دینے کی

صلاحیت رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ ضرور بتاتے ہیں جو اسلامی عقائد کے خلاف ہوتا ہے اور لوگ ان کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے ماڈرن مولوی خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ہمارے مولیٰ ﷺ نے چودہ سو سال قبل ایسے لوگوں سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حیات انبیاء علیہم السلام

حدیث شریف: 151

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَاحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب فضل یوم الجمعۃ' حدیث نمبر 1047' ص 159' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے۔ پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ ﷺ گل چکے ہوں گے؟ یعنی مٹی ہوگئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے جسم کو زمین پر حرام فرمادیا ہے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1034' ص 399' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی ہمیشہ سے اہل حق کا یہی عقیدہ رہا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف جذب القلوب میں اسے تصریحاً بیان فرمایا اور اشعتہ اللمعات جلد اول میں بھی حیات انبیاء کی تصریح فرمائی ہے۔ ان حضرات کے اجسام مبارکہ دنیاوی

زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گلانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار عالم جل جلالہٗ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے بلکہ ان کے طفیل ان حضرات کے خدام ذوالکرام کے اجسام مبارکہ بھی گلنے سڑنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ

حدیث شریف:152

حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُنَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِىَ تَبْكِىْ فَقُلْتُ مَايُبْكِيْكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِىْ فِى الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3771، ص 856، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سر انور گردآلود تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1706، ص 731، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ اس بات کی طرف دلالت کرتا ہے کہ بعد از وصال ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے حیات کی ضرورت ہوتی ہے لہذا میرے مولیٰ ﷺ وصال کے بعد بھی حیات ہیں۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی اپنے رب جل جلالہ کی عطا ہوئی طاقت سے جب چاہیں جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔

اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام آج بھی دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں۔ ان کی دنیاوی اور موجودہ زندگی میں یہی فرق ہے کہ ذمہ داری کا دور ختم ہوگیا تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی اجماعی عقیدہ رہا ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہاں جو حضرات خارجیت کی بیماری کے باعث مقام نبوت کی عظمت کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے تو انبیائے کرام علیہم السلام کے

علم کی بات ہو یا اختیار کی ہر فضیلت کا انکار کرنا انہوں نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ وہ اگر حیات انبیاء علیہم السلام کا انکار کریں تو اس سے انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات اور مسلمانوں کے اجماعی عقیدے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

حدیث شریف:153

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِىْ صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَىَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَىَّ رُوْحِىْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(ابوداؤد عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 2041، ص 295، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبداللہ بن قسیط نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو مجھے سلام کرے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(ابوداؤد عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 273، ص 108، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اگر یہ سمجھا جائے کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لحہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روحِ اطہر، جسمِ انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہوگا۔ کیا روح پاک کی یہ ہمہ وقتی دوڑ نہ ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہذا یہ مفہوم نہیں ہوسکتا بلکہ بات وہی ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی کہ آپ ﷺ ہمہ وقت پروردگار عالم کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ بوقت سلام اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی توجہ کو مخلوق کی جانب پھیر دیتا ہے تا کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:154

حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ صَالِحٍ قَرَأۡتُ عَلٰى عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ نَافِعٍ قَالَ اَخۡبَرَنِى ابۡنُ اَبِىۡ ذِئۡبٍ عَنۡ سَعِيۡدِنِ الۡمَقۡبُرِىِّ عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَاتَجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قُبُوۡرًا وَلَاتَجۡعَلُوۡا قَبۡرِىۡ عِيۡدًا وَ صَلُّوۡا عَلَىَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمۡ تَبۡلُغُنِىۡ حَيۡثُ كُنۡتُمۡ۔

(ابوداؤدعربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 2042، ص296، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو۔

(ابوداؤدعربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 274، ص109، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف:''**ولاتجعلو قبری عیدا**'' سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر عید کی طرح سال میں صرف ایک دو ہی مرتبہ آنے کی کوشش نہ کرنا بلکہ اکثر و بیشتر آتے رہنا کیونکہ مخلوق میں مجھ سے بڑھ کر تمہارا خیر خواہ کون ہے۔میرے پاس آتے رہو گے تو تمہارے شکستہ اور غمگین دلوں کو مسرت و شادمانی کی دولت ملتی رہے گی۔نیز میری قبر کو عید کی طرح اظہار مسرت کی جگہ نہ بنالینا کیونکہ میں جس جگہ جلوہ افروز ہوتا ہوں وہ تماشا گاہ نہیں بلکہ عرش آستاں اور قبلہ دین وایمان بن جاتی ہے۔پوری کائنات کی نگاہیں ادھر اٹھنے لگتی ہیں بلکہ خود رب کائنات بھی ادھر متوجہ ہو جاتا ہے۔لہذا میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا۔واللہ اعلم

حدیث شریف:155

حَدَّثَنَا اَبُوۡبَكۡرِ بۡنُ اَبِىۡ شَيۡبَةَ ثَنَا يَحۡيَى بۡنُ اَبِىۡ بُكَيۡرٍ ثَنَا زُهَيۡرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنُ مُحَمَّدٍ ابۡنِ عُقَيۡلٍ عَنۡ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ بۡنِ يَزِيۡدِ الۡاَنۡصَارِىِّ عَنۡ اَبِىۡ لُبَابَةَ بۡنِ عَبۡدِالۡمُنۡذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوۡمِ الۡجُمۡعَةِ سَيِّدُالۡاَيَّامِ وَاَعۡظَمُهَا عِنۡدَاللّٰهِ وَهُوَ اَعۡظَمُ عِنۡدَاللّٰهِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡاَضۡحٰى وَيَوۡمِ الۡفِطۡرِ فِيۡهِ خَمۡسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيۡهِ اٰدَمَ وَاَهۡبَطَ اللّٰهُ فِيۡهِ اٰدَمَ اِلَى الۡاَرۡضِ وَفِيۡهِ تُوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ

وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَايَسْاَلُ اللّٰهُ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَالَمْ يَسْاَلُ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ بَيْنَ سَمَآءٍ وَالْاَرْضِ وَلَارِيَاحٍ وَلَاجِبَالٍ وَلَابَحْرٍا اِلَّا وَهُنَّ يَشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1084، ص 152، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکیر، زہیر بن محمد عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالرحمٰن بن یزید انصاری ابولبابہ بن عبدالمنذر کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ تمام ایام کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ شرف ومدح کا حامل ہے۔ اس کا درجہ اللہ کے نزدیک عید اور بقرعید سے بڑھ کر ہے۔ اس میں خاص پانچ باتیں یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے، بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ زمین وآسمان ہوائیں پہاڑ اور دریا یہ سب چیزیں قیامت کے خوف سے جمعہ کے دن سراسیمہ ہوتی ہیں۔

(سنن ابنِ ماجہ، عربی اردو، جلد اول باب فی فضل الجمعہ حدیث نمبر 1132، ص 313، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 156

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىْ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ يَعْنِىْ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادُ الْاَنْبِيَآءِ.

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1085، ص 153، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر بن ابی شیبہ، حسن بن علی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ابوالاشعث الصنعانی، شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیکر

تخلیق سے سرفراز کیا۔ اسی میں پہلا اور دوسرا صور ہوگا۔ اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ وہ اس دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ تو مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام مقدس کا کھانا حرام فرما دیا ہے۔

(ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب فی فضل الجمعۃ' حدیث نمبر 1133' ص 314' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے جمعہ کا دن عیدین سے بھی بڑھ کر ثابت ہوا۔ جمعہ عیدین سے افضل اس لئے ہوا کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو جس دن حضور ﷺ کی ولادت ہوئی وہ دن عید کیونکر نہ ہو؟ درود وسلام روزانہ پڑھنے کا حکم ہے مگر جمعہ کے دن زیادہ پڑھنے کا حکم ہے لہذا اہلسنت اپنے مولیٰ ﷺ پر جمعہ کے دن خاص طور پر باادب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

حدیث شریف: 157

وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى يَعْنِىْ ابْنَ يُوْنُسَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ عِيْسٰى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِىْ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6158' ص 1044' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا' وہ قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں "اسی رات مجھے معراج کروائی گئی"

(مسلم' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الفضائل' حدیث نمبر 6035' ص 286' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حیات یعنی حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں' جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہوگئے۔ ان کی حیات حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ اس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے۔ بخلاف

انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ان میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں، اب بعض وہ امور جو نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہیں، بیان کئے جاتے ہیں۔ (بہار شریعت)

نماز میں تصوّرِ رسول ﷺ

حدیث شریف:158

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بن يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّی النَّاسَ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَّايَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَّدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَآ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِی الصَّفِّ وَّتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ مَّامَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّاكَانَ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّیَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِیْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ رَّابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر 684، ص 111، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف (یہ مالک بن اوس کی اولاد میں سے تھے اور قباء میں رہتے تھے) کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کرائیں۔ نماز (عصر) کا وقت قریب ہوا تو موذن (حضرت بلال) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا، کیا آپ لوگوں کو نماز

پڑھائیں گے۔ اگر میں اقامت کہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے حالانکہ لوگ نماز میں تھے اور آپ صفوں میں گزرتے ہوئے (چیرتے ہوئے) پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجائیں (تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوں) لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے اور جب لوگوں نے بہت زیادہ تالیاں بجانا شروع کر دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں آکر سیدھے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ (مصلی پر) آگے آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوبکر جب میں نے تم کو حکم دیا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو تو تم کو ثابت قدم رہنے سے کس نے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (دست بستہ) عرض کیا۔ ابن ابوقحافہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ رسول ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے تالیاں بہت زیادہ بجائی ہیں (فرمایا) کہ نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو وہ تسبیح کہے یعنی (سبحان اللہ) کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ ہوگی اور تالیاں بجانا صرف عورتوں کے لئے ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث نمبر 648، ص 316، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 159

حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَه، وَصَحِبَه، اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ فِیْ وَجْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ حَتّٰی اِذَا كَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَھُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَالْحُجْرَةِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَھُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْھَه، وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَكُ فَھَمَمْنَا اَنْ نَّفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْیَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ یَوْمِهٖ۔

(بخاری' عربی' کتاب الاذان' حدیث نمبر 680' ص 111' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اطاعت گزار' خادم اور صحابی تھے' روایت کرتے ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے' یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔نبی اکرم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے' دیدار نبی اکرم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الاذان' حدیث نمبر 644' ص 314' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:160

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِىْ صَلٰوتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّىَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

(بخاری' عربی' کتاب الاذان' حدیث نمبر 754' ص 122' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ہم مسلمان نماز فجر میں تھے۔اچانک رسول اللہ ﷺ سامنے تشریف لائے۔اس حال میں کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔صحابہ کو دیکھا کہ وہ صفوں میں تھے۔آپ ﷺ خوشی سے مسکرانے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل واپس پلٹے تاکہ آپ ﷺ صف کی طرف پہنچ جائیں اور گمان کیا' نبی اکرم ﷺ باہر نکلنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے قصد کیا کہ وہ اپنی نماز کے فساد میں (بوجہ رویت نبی ﷺ اور آپ کے تندرست ہونے کی خوشی میں) فتنہ میں پڑ جائیں۔نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف

اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ نیچے گرادیا اور آپ ﷺ نے اس دن کے آخر میں وفات پائی۔

(بخاری شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الاذان' حدیث نمبر 715' ص 340' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

1: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حالت نماز میں بھی تعظیم رسول ﷺ کو فراموش نہیں کیا۔

2۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفی ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفی ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

3۔ حالت امامت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی آمد کی خوشبو محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں پیچھے آنے لگے جب حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا تو رک گئے۔ حضور ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی کہ ابو قحافہ کا بیٹا آپ ﷺ سے آگے کیسے امامت کراسکتا ہے؟۔

پوری نماز صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ کے پاکیزہ تصور میں ادا کی' ان کی نماز پر خود رسول کریم ﷺ نے بھی کوئی اعتراض نہ فرمایا۔

شارح مشکوٰۃ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان نمازوں میں تمام صحابہ خصوصاً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا چہرہ کعبہ کی طرف تھا اور دل حضور ﷺ کی طرف۔ زبان قرآن میں مصروف تھی اور کان حضور ﷺ کی طرف۔ اس سے ان کی نماز زیادہ کامل ہوئی' ورنہ نماز کے خشوع میں کسی کی آہٹ کیسے سنی جاسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عین نماز میں خصوصاً حضور ﷺ کا ادب کرتے تھے کہ ادباً پیچھے ہٹ کر مقتدی بننے لگے کہ یہ ادب شرک نہ تھا بلکہ کمال توحید (مراۃ المناجیح جلد دوم ص ۱۹۶)

حدیث شریف: 161

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهٗ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهٗ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1064' ص 197' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ لوگ (صحابہ کرام) نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ رکوع میں چلے جاتے تو پھر یہ حضرات رکوع میں جاتے (حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ نے اپنی مبارک پیشانی زمین پر رکھ لی ہے۔ اس کے بعد ہم آپ ﷺ کی پیروی کرتے (ہوئے سجدے میں چلے جاتے)۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 967' ص 387' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:162

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبَانُ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحْنُوْ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوْفِيُّوْنَ اَبَانُ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَتّٰی نَرَاهُ يَسْجُدُ۔

ترجمہ:......حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک (سجدے میں جانے کے لئے) اپنی کمر نہ جھکاتا' جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیتے کہ نبی اکرم ﷺ سجدے میں جا چکے ہیں۔ (اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں) جب تک ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 968' ص 387' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:163

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْنَا اِلَی الْقَوْمِ وَقَدْ صَلّٰی بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَ خَّرُفَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتِمَّ الصَّلٰوةَ قَالَ وَقَدْ اَحْسَنْتَ كَذٰلِكَ فَافْعَلْ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1236، ص 174، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... محمد بن المثنیٰ، ابن ابی عدی، حمید، بکر بن عبداللہ، حمزۃ بن المغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ پیچھے رہ گئے۔ جب ہم قوم کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے انہیں نماز پوری کرنے کا اشارہ فرمایا اور فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، اردو، جلد اول، باب ما جاء فی صلوٰۃ رسول اللہ خلف رجل من امتہ، حدیث نمبر 1289، ص 354، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 164

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاءُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰاكَ؟ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب القراءۃ فی الظہر، حدیث نمبر 801، ص 124 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات کو اس کا کیسے پتہ لگتا تھا؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک ہلنے سے۔

(ابوداؤد، عربی، اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 792، ص 319، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 165

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ثَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا

اِنْصَرَفَ اِنْحَرَفَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم، حدیث نمبر 614، ص 100، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......جابر بن یزید بن اسود سے حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو قبلہ کی جانب پھر گئے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 610، ص 266، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:166

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ نَامِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ الْبَرَآءِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَآ اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم، حدیث نمبر 615، ص 100، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبید بن براء سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کے دائیں جانب ہونا پسند کرتے تاکہ نبی کریم ﷺ کا پرنور چہرہ ہماری جانب ہو۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 611، ص 266، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:167

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد مواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1315، ص 236، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے مبارک رخساروں کی سفیدی بھی دیکھا کرتا تھا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1216، ص 458 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: نماز میں حکم یہ ہے کہ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر نظر ہو۔ رکوع میں پیروں پر اور قعدہ میں اپنی گود پر لیکن صحابہ کرام علیہم الرضوان جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کی نگاہیں صرف اور صرف آپ ﷺ ہی کی طرف ہوتی تھیں کیونکہ نماز کے آداب اپنی جگہ پر لیکن حضور ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھنا وہ عبادت ہے کہ کائنات میں کسی عبادت کا یہ مرتبہ اور مقام نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے رخ زیبا کی سفیدی دیکھتے تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ابو معمر نے پوچھا۔ کیا حضور ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے۔ فرمایا ہاں! کہا کیسے پتہ چلا؟ کہا آپ ﷺ کی داڑھی مبارک ہلتے ہوئے دیکھنے سے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان حالت نماز میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک تعظیم رسول ﷺ حالت نماز میں بھی واجب تھی۔

امام الانبیاء ﷺ کی نماز کا بیان

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے

حدیث شریف: 168

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 923، ص 128، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، حدیث نمبر 934، ص 290، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 169

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَفَاَنْصِتُوْا۔

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

(سنن نسائی' عربی اردو' جلد اول' حدیث نمبر 935' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 170

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَآءَ ةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ۔

(سنن نسائی' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 924' ص 128' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کی یہ بات واجب ہوگئی۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ میں سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کے نزدیک تر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' مجھے معلوم ہے۔ جب امام لوگوں کو امامت کرائے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔

(سنن نسائی' عربی اردو' جلد اول' حدیث نمبر 936' ص 290' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے لہذا جب امام قرأت کرے چاہے وہ جہری نماز ہو یا سری نماز ہو دونوں نمازوں میں مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔ سورہ فاتحہ بھی قرأت ہے لہذا مقتدی بھی سورہ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے۔

امام کے پیچھے قرأت قرآن کا چھیننا ہے

حدیث شریف:171

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَفِيْهَا بِالْقَرَآءَ ةِ فَقَالَ هَلْ قَرَآءَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفاً فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَآءَ ةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَفِيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَآءَ ةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب من رای القراءۃ اذا لم یجہر' حدیث نمبر 826' ص 127' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر سے قرات پڑھی جاتی ہے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ابھی میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ ہاں۔ فرمایا میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوا جو مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت سے رک گئے جس نماز میں نبی کریم ﷺ جہر سے قرأت پڑھتے جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن لی۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 817' ص 327' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جب رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت سے خود منع فرمادیا اور اسے امام سے قرآن مجید چھیننا قرار دیا تو سورۂ فاتحہ بھی قرآن کریم کا ایک حصہ ہے اور اس کا پڑھنا بھی تو قرأت ہے لہذا اس روایت سے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

حدیث شریف: 172

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدُ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا

جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَنَا سُجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 846، ص 120، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ابن عجلان زید بن اسلم، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو، جب وہ قرأت کرلے تو خاموش رہو۔ جب وہ "ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللھم ربنا ولک الحمد" کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب اذا قرا الامام فانصتوا، حدیث نمبر 892، ص 255، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ مطلب یہ کہ جب امام سورۂ فاتحہ پڑھے تو مقتدی خاموش رہے۔

صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھایا جائے

حدیث شریف: 173

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1059، ص 146، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی میں حضور سرورِ کونین ﷺ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو ہاتھ صرف ایک بار اٹھائے۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب الرخصۃ فی ترک ذلک، حدیث نمبر 1061، ص 326، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نوٹ: احناف اہل سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا خلاف سنت اور ممنوع ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں بے شمار احادیث اور قیاس مجتہدین وارد ہیں۔ نیز عقل کا بھی تقاضا ہے کہ رکوع میں رفع یدین نہ ہو کیونکہ تمام ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تکبیر تحریمہ میں رفع یدین ہو اور سجدہ وقعدہ کی تکبیروں میں رفع یدین نہ ہو۔ امام اوزاعی محدث رحمۃ اللہ علیہ کی مکہ معظمہ میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوگئی تو ان بزرگوں کی آپس میں حسب ذیل گفتگو ہوئی۔ یہ مناظرہ فتح القدیر اور مرقات میں بھی مذکور ہے۔

امام اوزاعی: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔

امام ابوحنیفہ: کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔

امام اوزاعی: آپ نے یہ کیا فرمایا، میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں:

حدثنی الزھری عن سالم عن ابیه عن رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، انه کان یرفع یدیه۔

ترجمہ:...... مجھے زہری نے حدیث پاک بیان فرمائی۔ انہوں نے سالم سے اور سالم نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت۔

امام اعظم: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث اس کے خلاف موجود ہے۔

امام اوزاعی: اچھا فوراً پیش فرمایئے۔

امام اعظم: لیجئے سنیئے۔

ترجمہ: ہم سے حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت علقمہ اور اسود علیہم الرضوان سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضور علیہ السلام صرف نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد کبھی اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھاتے تھے۔

امام اوزاعی: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث پر کیا فوقیت ہے جسکی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث چھوڑ دی۔

امام اعظم: اس لئے کہ حماد زہری سے زیادہ عالم اور فقیہ ہیں اور حضرت ابراہیم نخعی، سالم سے بڑھ کر عالم وفقیہ ہیں۔ علقمہ سالم کے والد عبداللہ ابن عمر سے علم میں کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی، فقیہ وافضل ہیں۔ عبداللہ ابن مسعود بہت بڑے فقیہ ہیں۔ قرأت میں حضور ﷺ کی صحبت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں کہ بچپن سے حضور ﷺ کے

ساتھ رہے چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم وفضل میں زیادہ ہیں لہذا ہماری پیش کردہ حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے۔

امام اوزاعی خاموش ہوگئے۔

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت انگوٹھے کانوں کی لو تک

حدیث شریف:174

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَاعَبْدُالرَّحِیْمِ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ النَّخْعِیِّ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ وَحَاذٰی بِاِبْهَا مَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ' حدیث نمبر 724' ص114' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد محترم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 720' ص294' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک لگانا سنت ہے۔

حدیث شریف: 175

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَلَااُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ۔

(سنن نسائی' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب رفع الیدین للرکوع حذو المنکبین' حدیث نمبر 1027' ص142' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں حضور سرور

کائنات ﷺ کی نماز نہ بتاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی دفعہ جب نماز شروع کی تو دست مبارک اٹھائے اور پھر نہ اٹھائے۔

(سنن نسائی' عربی اردو' جلد اول' باب ترک ذالک' حدیث نمبر 1029 'ص 318 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے صرف ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے پھر کسی بھی رکن میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور احناف کا مذہب ہے۔

حدیث شریف:176

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمٍ یَعْنِیْ ابْنَ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب فی لم یذکر الرفع عند الرکوع' حدیث نمبر 748 'ص 117 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عثمان بن ابوشیبہ وکیع' سفیان' عاصم بن کلیب' عبدالرحمٰن بن اسود' علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ والی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک دفعہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 743 'ص 303 'مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور' پاکستان)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں ہاتھ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی اٹھائے جائیں اور احناف کا اسی پر عمل ہے کیونکہ رفع یدین کی ایک بھی روایت ایسی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدین کرتے رہے اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور ہے۔ دریں حالات دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہوگا پھر چھوڑ دیا گیا لہٰذا رفع یدین اس صورت میں منسوخ شمار ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ کبھی کیا جاتا ہوگا اور کبھی ترک کر دیا جاتا ہوگا۔

رفع یدین منسوخ ہوگیا

حدیث شریف: 177

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِيُّ نَازُهَيْرٌنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَارَسُوْلُ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ رَافِعُوْآ اَيْدِيْهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ اُرَاهُ قَالَ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَالِىْ اُرَاكُمْ رَافِعِىْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِى الصَّلٰوة۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1000، ص 152، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......رافع بن تمیم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہسے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ زہیر نے فرمایا۔ میرے خیال میں نماز کے اندر، حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ اپنے ہاتھ ایسے اٹھائے ہوئے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 987، ص 384، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 178

حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَااُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

(ترمذی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 257، ص 71، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہسے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تمہیں

رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے۔اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں۔حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے۔کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں۔سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے۔

ف: ابتدائے اسلام میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ بھی ہاتھ اٹھائے جاتے تھے لیکن بعد میں نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا۔اور فرمایا ''کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہیں۔نماز میں آرام کیا کرو''

ف: رفع یدین (نماز کے دوران بار بار اپنے ہاتھوں کو اٹھانا) ابتدائے اسلام میں تھا۔بعد میں منسوخ ہو گیا۔یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور احناف کا موقف ہے جس کی دلیل مذکورہ احادیث ہیں۔

حدیث شریف: 179

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ دَاؤدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَأَیْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ اِبْھَا مَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلٰی شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ۔

(ابوداؤد عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 737' ص 116' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبد الجبار بن وائل کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 732' ص 300' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے

حدیث شریف:180

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زِیَادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ حَجِیْفَۃِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلسُّنَّۃُ وَضَعَ الْکُفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 756، ص 118، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 751، ص 305، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

اس حدیث شریف کو حدیث رسول ﷺ کے بدخواہوں نے ابوداؤد مطبوعہ بیروت کے اصل نسخے سے نکال دیا ہے تاکہ سو سال گزرنے کے بعد وہ امّت کو گمراہ کر سکیں اور اپنا جھوٹا موقف کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی کوئی حدیث صحاح ستہ میں نہیں ہے، سچ ثابت کروا سکیں۔

حنفی التحیات کا ثبوت

حدیث شریف: 181

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِىْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْلُوْا السَّلَام عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِى السَّمَآءِ اَوْبَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر 835، ص 135، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......شفیق بن سلمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں ہوتے تو (سلام پھیرنے سے قبل) یہ کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام فلاں اور فلاں پر سلام تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل پر سلام نہ کہو۔ اس لئے کہ وہ بذات خود ہی سلام ہے۔

لیکن یہ کہو(التَّحِيَّاتُ اِلَيْهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ) اور جب تم نے یہ (وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ) کہا تو یہ دعا ہر بندہ خواہ آسمان میں ہو یا آسمان اور زمین کے درمیان ہوگا' اس کو پہنچ جائے گی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے بعد جو دعا تجھے اچھی لگے' وہ پڑھ لے۔

ف: حنفی نماز میں التحیات کے جو الفاظ ہیں' وہ اس حدیث شریف سے ثابت ہیں۔

حدیث شریف:182

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَفِى التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1310' ص 235' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ تشہد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور دائیں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھ لیتے۔ (انگلیوں کو موڑ کر) پچاس اور تیس کا زاویہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1211' ص 457' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے ہلایا نہ جائے

حدیث شریف:183

عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَايُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عُمَرُ وَقَالَ اَخْبَرَنِىْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِبْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رأىِ النبى يَدْعُوْا كَذٰلِك وَيَتَعَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى۔

عَلٰی رَجْلِهِ الْیُسْرٰی

(سنن نسائی' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب بسط الیسریٰ علی الرکبۃ' حدیث نمبر 1271 'ص 177 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن عامر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دعا فرماتے تو آپ ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے لیکن آپ ﷺ اس کو حرکت نہ دیتے۔ عبداللہ بن نبیر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ اسی طرح نماز میں دعا فرماتے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے۔

(سن نسائی' عربی اردو' جلد اول' باب بسط السیر ی علی الرکبۃ' حدیث نمبر 1273 'ص 389 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ حالت تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے مگر اس کو حرکت نہ دیتے۔ بعض لوگ جو شہادت کی انگلی اٹھا کر سلام پھیرنے تک گھماتے رہتے ہیں' یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔

نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے

حدیث شریف: 184

حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ اَخۡبَرَنَا جَرِیۡرٌ عَنۡ مَنۡصُوۡرٍ عَنِ الۡمُسَیَّبِ بۡنِ رَافِعٍ عَنۡ وَرَّادٍ مَوۡلَی الۡمُغِیۡرَةِ بۡنِ شُعۡبَةَ قَالَ كَتَبَ الۡمُغِیۡرَةُ بۡنُ شُعۡبَةَ اِلٰی مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعۡطَیۡتَ وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا یَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ۔

(مسلم شریف' عربی' کتاب المساجد وتواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1338 'ص 239 'مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام وراد بیان کرتے ہیں' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا۔ نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

(مسلم شریف' عربی اردو' جلد اول' کتاب المساجد وتواضع الصلواۃ' حدیث نمبر 1239 'ص 464 'مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ

قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

ف: نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگنا رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور اپنے ہاتھوں کو چہرہ پر ملنا سنت ہے

حدیث شریف:185

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ يَعْقُوْبَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهُوَ يَحْيَی بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَآءٍ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدِيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰی سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلاً ثُمَّ قَامَ خَرَقَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَكَرَهٗ اَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّیْ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیَ الثُّلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْراً ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِیّ لِاُمَتِیْ فَاَعْطَانِیْ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 2775، ص 406، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......اشعث بن اسحاق بن سعد نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لئے نکلے۔ جب ہم عزوراء کے قریب تھے کہ آپ ﷺ اتر گئے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ پھر کافی دیر سجدہ ریز رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ساعت تک اپنے ہاتھ اٹھائے رکھے۔ پھر سجدہ ریز ہوگئے۔ احمد بن صالح نے تین دفعہ ذکر کیا۔ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کی شفاعت کی تو اس نے تہائی امت میرے سپرد کردی۔ پس میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدے میں گیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے رب جل جلالہٗ سے اپنی اُمّت کا سوال کیا تو مزید تہائی امت مجھے عطا فرمادی۔ پس میں نے شکر ادا کرتے ہوئے اپنے رب جل جلالہٗ کے لئے سجدہ کیا۔ پھر میں نے

سر اٹھا کر اپنے رب جل جلالہٗ سے اپنی اُمّت کا سوال کیا تو باقی تہائی امت بھی میرے سپرد فرمادی۔ چنانچہ میں اپنے رب جل جلالہٗ کے حضور سجدہ ریز ہوگیا۔

(ابوداؤد‘ عربی اردو‘ جلد دوم‘ کتاب الجہاد‘ حدیث نمبر 1006‘ ص 385‘ مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور مانگنے کی طرح دراز کرنا سنت اور آداب دعا سے ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو نہ ملائے بلکہ ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے۔

حدیث شریف: 186

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔

(ابوداؤد‘ عربی‘ کتاب الصلوٰۃ‘ حدیث نمبر 1492‘ ص 221‘ مطبوعہ دارالسلام‘ ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ......قتیبہ بن سعید‘ ابن لہیعہ‘ حفص بن ہاشم بن عقبہ بن ابی وقاص سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ انور پر مل لیتے۔

(ابوداؤد‘ عربی اردو‘ جلد اول‘ باب الدعاء‘ حدیث نمبر 1478‘ ص 550‘ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور دعا کے اختتام پر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر ملنا سنت ہے۔

سنن ونوافل کا ثبوت

سنت مؤکدہ کا ثبوت

حدیث شریف: 187

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ عَلِيَّةَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ حَدَّثَنِيَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِىَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب التطوع، حدیث نمبر 1250، ص 188، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عنبسہ بن ابوسفیان نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعت نوافل پڑھا کرے تو ان کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، باب تفریع ابواب التطوع ورکعات السنۃ، حدیث 1236، ص 467، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

ف: ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یوں ہے۔ دو رکعت فجر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرضوں کے بعد۔ دو رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد۔ یہ موکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہے۔ اگر عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت اور عشاء کے فرضوں سے پہلے چار رکعت غیر موکدہ سنتوں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو روزانہ موکدہ اور غیر موکدہ سنتیں بیس پڑھی جائیں گی جو بیس فرائض وواجبات کی تکمیل کے لئے ہیں جنہیں روزانہ ادا کیا جاتا ہے یعنی دو فرض فجر کے، چار ظہر کے، چار عصر کے، تین مغرب کے اور چار عشاء کے مجموعہ ۱۷ ہے اور روزانہ تین وتر، یوں روزانہ فرائض واجبات کی تعداد ۲۰ ہے۔ جن کی کمی پوری کرنے کے لئے روزانہ ۲۰ موکدہ وغیر موکدہ سنتیں پڑھی جاتی ہیں اور اگر اب بھی کمی رہی تو رمضان المبارک میں ہر سال روزانہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سنتوں کا روزانہ اور سالانہ پروگرام حقیقت میں رحمت دو عالم ﷺ نے فرائض وواجبات کی تکمیل کروانے اور اپنی امت کو بخشوانے کی غرض سے طے فرمایا ہے۔ ورنہ بارگاہ خداوندی میں حساب تو صرف فرائض وواجبات کا دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:188

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانِ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَالْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 414، ص 112، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بارہ سنتوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

اس کے لئے جنت میں مکان بنائے گا (تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور بعد میں دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 397، ص 265، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 189

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 415، ص 112، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں آئندہ صبح کی نماز سے پہلے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 398، ص 265، مطبوعہ فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف: 190

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 416، ص 112، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 399، ص 265، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 191

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوعَامِرٍنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 424، ص 115، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن ہے۔ سفیان فرماتے ہیں ہم حارث کی حدیث سے پھر عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت جانا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ وہ اسے پسند کرتے ہیں کہ آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 470، ص 270، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 192

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا۔

(ترمذی عربی ابواب الصلوٰۃ حدیث نمبر 425 ص 115 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ دو رکعتیں (نفل) ظہر سے پہلے اور دو سنتیں بعد میں پڑھیں۔

(ترمذی شریف عربی اردو جلد اول ابواب الصلوٰۃ حدیث نمبر 408 ص 270 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:193

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا۔

(ترمذی عربی ابواب الصلوٰۃ حدیث نمبر 426 ص 115 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے۔

(ترمذی شریف عربی اردو جلد اول ابواب الصلوٰۃ حدیث نمبر 409 ص 270 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ظہر کی دو سنت اور دو نفل کی فضیلت

حدیث شریف:194

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَيْبِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

(ترمذی عربی ابواب الصلوٰۃ حدیث نمبر 427 ص 115 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں (دو سنت دو نفل) اس کے بعد پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 410، ص 270، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:195

حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ التِّنِیْسِیُّ الشَّامِیُّ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْبَسَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِیْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَھَا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 428، ص 115، مطبوعہ دار الاسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عنبسہ بن سفیان کہتے ہیں میں نے اپنی ہمشیرہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت کی حفاظت کی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کیا گیا۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۴۱۱، ص ۲۷۰، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: 196

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ نَا سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنِ وَمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ۔

(ترمذی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 429، ص 115، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے اور ان میں

ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے۔ یہ سلام مقربین فرشتوں اوران کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا۔
(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلواۃ، حدیث نمبر 412، ص 272، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

عصر سے پہلے چار سنت غیر موکدہ کا ثبوت

حدیث شریف: 197

حَدَّثَنَا یَحۡیَی بۡنُ مُوۡسٰی وَاَحۡمَدُ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ وَ مَحۡمُوۡدُ بۡنُ غَیۡلَانَ وَغَیۡرَ وَاحِدٍ قَالُوۡا اَنَا اَبُوۡ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ نَا مُحَمَّدُ بۡنُ مُسۡلِمِ بۡنِ مِهۡرَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امۡرَأً صَلّٰی قَبۡلَ الۡعَصۡرِ اَرۡبَعًا قَالَ اَبُوۡ عِیۡسٰی هٰذَا حَدِیۡثٌ حَسَنٌ غَرِیۡبٌ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 430، ص 116، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 413، ص 272، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

مغرب کے بعد اور فجر سے پہلے سنتوں کا ثبوت

حدیث شریف: 198

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡمُثَنّٰی نَا بَدَلُ بۡنُ الۡمُحَبَّرِ نَا عَبۡدُالۡمَلِكِ بۡنُ مَعۡدَانَ عَنۡ عَاصِمِ بۡنِ بَهۡدَلَةَ عَنۡ اَبِیۡ وَائِلٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحۡصِیۡ مَاسَمِعۡتُ مِنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقۡرَأُ فِی الرَّكۡعَتَیۡنِ بَعۡدَ الۡمَغۡرِبِ وَفِی الرَّكۡعَتَیۡنِ قَبۡلَ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ بِقُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ وَقُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 431' ص 116' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا آنحضرت ﷺ کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں ''سورہ کافرون'' اور ''سورہ اخلاص'' پڑھتے ہوئے سنا۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' ص 414' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور' پاکستان)

حدیث شریف: 199

حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ یَعْنِیْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمَدَانِیَّ الْکُوْفِیَّ نَازَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عَمْرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ قَدْرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 435' ص 117' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے' اس کے لئے یہ نوافل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 418' ص 274' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:200

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَیْنِ وَبَعْدَ

الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

(ترمذی' عربی' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 436 'ص 117 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں مغرب کے بعد دو' عشاء کے بعد دو رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد اول' ابواب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 419 'ص 274 'مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نمازِ اوّابین کا بیان

حدیث شریف:201

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اَبُوْ عُمَرٍ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمَ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلَتْ لَهٗ عِبَادَةُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔

(ابن ماجہ' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1374 'ص 195 'مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......علی بن محمد' ابو عمر و حفص بن عمر' زید بن الحباب' عمر بن ابی خثعم الیمامی' یحیٰی بن ابی کثیر' ابو سلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھی اور ان کے درمیان کوئی گفتگو نہ کی تو وہ بارہ سال کی عبادت کے برابر تصور ہوں گی۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فی الصلوٰۃ بین المغرب والعشاء' حدیث نمبر 1431 'ص 393 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے اوّابین کی چھ رکعتوں کا ثبوت ملتا ہے۔

نوافل کی اہمیت

حدیث شریف:202

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُّجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَّاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَاضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تَجْرِیْ عَلٰی حَسْبِ ذٰلِكَ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 467، ص 64، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر وہ پوری نکلی تو پوری اور مکمل لکھی جائے گی اور اگر ادھوری نکلی تو کہا جائے گا دیکھو کیا اس کے پاس نفل نماز ہے؟ اس میں سے فرض نماز کا نقصان پورا کیا جائے گا پھر باقی اعمال کا بدلہ بھی اسی طرح ہوگا

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول باب المحاسبۃ علی الصلوات، حدیث نمبر 469، ص 147 فرید بک لاہور، پاکستان)

حدیث شریف:203

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُ الِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَلَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَكْمِلُوْا بِهَا الْفَرِيْضَةَ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الطہارۃ، باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 468، ص 64، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

(سنن نسائی جلد اول باب المحاسبۃ علی الصلوات، رقم الحدیث ۴۷۰، ص ۱۴۷ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہو تو بہتر و گرنہ اللہ رب العزت ارشاد فرمائے گا۔ کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے؟ اگر نفل نماز ہوئی تو اس سے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

ف: مذکورہ احادیث سے نوافل کی اہمیت واضح ہے کہ اگر قیامت کے دن فرض کی کمی نفل نمازوں کے ذریعے پوری کی

جائے گی جو لوگ نوافل کو اہمیت نہیں دیتے' وہ ان احادیث سے ہدایت حاصل کریں۔

تین وتر کا ثبوت

حدیث شریف:204

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِى الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِى الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِى الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَقَفَهٗ زُهَيْرٌ۔

(سنن نسائی' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1703' ص 243' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں **سبح اسم ربك الاعلیٰ** دوسری میں **قل یاایها الكافرون** اور تیسری میں **قل هوا الله احد** پڑھتے۔ زہیر نے اسے موقوفاً روایت کی۔

(سنن نسائی' عربی اردو' جلد اول' حدیث نمبر 1705' ص 541' مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

حدیث شریف: 205

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔

(سنن نسائی' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1704' ص 243' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں تلاوت فرماتے۔ **سبح اسم ربك الاعلیٰ** اور **قل یاایها الكافرون** اور **قل هو الله احد**۔

(سنن نسائی' عربی اردو' جلد اول' حدیث 1706' ص 541' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:206

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُوْ يُوْسُفَ الرَّقِّىُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بِنِ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1173، ص 164، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......محمد بن الصباح، ابو یوسف الرقی، محمد بن احمد الصید لانی، محمد بن سلمہ، خفیف عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں: ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں کیا پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا پہلی رکعت میں **سبح اسم ربك الاعلیٰ**، دوسری میں **قل یاایھا الکافرون** اور تیسری میں **قل ھوا اللّٰہ احد** پڑھتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فیمایقرا فی الوتر، حدیث نمبر 1224، ص 336، فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:207

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ نَامُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ نَاخُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، مایقرأ فی الوتر، حدیث نمبر 1424، ص 212، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالعزیز بن جریج نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون سی سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ پس معناً مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیسری میں سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھا کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، باب کم الوتر، حدیث نمبر 1410، ص 529، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے احناف کے مذہب کی واضح تائید ہورہی ہے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں کیونکہ چاروں

احادیث میں تین تین سورتیں پڑھنا وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

استخارہ کا بیان

حدیث شریف:208

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ السُّلَمِیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِی قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُوَ لَا اَقْدِرُوَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ فَیُسَمِّیْهِ مَاكَانَ مِنْ شَیْءٍ خَیْرًالِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ یَقُوْلُ مِثْلَ مَاقَالَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی وَاِنْ كَانَ شَرًّالِّیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا كَانَ ثُمَّ رَضِنِیْ بِهٖ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1383، ص 196، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......احمد بن یوسف السلمی، خالد بن مخلد، عبدالرحمٰن بن ابی الموال، محمد بن المنکدر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارہ ایسے ہی سکھاتے جیسے قرآن کی سورت اور فرماتے جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم کام پیش آجائے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُوَلَا اَقْدِرُوَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی الاستخارہ، حدیث نمبر 1441، ص 395 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

پھر اس کا نام لے کر خَیْرًالِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمُعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاجِلِ

اَمْرِی وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ یہاں وہی الفاظ کہے جو پہلے کہے تھے۔ **وَاِنْ كَانَ شَرًّالِّیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔**

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ استخارہ کرنا سنت ہے۔ استخارہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرکار ﷺ استخارہ ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔

وسیلہ کا بیان

حدیث شریف:209

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُہ، قَالَ فَاَمَرَہ، اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ وُضُوْءَ ہ، وَیَدْعُوْ بِھٰذَاالدُّعَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّہ، اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ

(ترمذی، عربی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3578، ص 816، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کرکے یہ دعا مانگو ''**اللّٰھم انی اسالك اتوجه الیك...... الخ**'' یا اللہ جل جلالہٗ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب جل جلالہٗ کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہوجائے۔ یا اللہ جل جلالہٗ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

(ترمذی عربی اردو جلد اول ابواب الدعوات حدیث نمبر 1504 ص 653 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگنا جائز بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔ اور اس کا حکم خود رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے دیا ہے۔

حدیث شریف: 210

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ اَبِى الْمِنْهَالَ قَالَ لَمَّا كَانَ اِبْنُ زِيَادٍ وَّمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ اِبْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَآءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ اَبِىْ اِلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِىْ دَارِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ فِىْ ظِلِّ عَلِيَّةٍ لَّه‘ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَاَنْشَا اَبِىْ يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَااَبَابَرْزَةَ اَلَا تَرٰى مَاوَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَاَوَّلُ شَىْءٍ سَمِعْتُه‘ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنِّىْ اِحْتَسَبْتُ عِنْدَاللّٰهِ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَحْيَآءِ قُرَيْشٍ اِنَّكُمْ يَامَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِىْ عَلِمْتُمْ مِّنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَاتَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِىْ اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِىْ بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنْ ذَاكَ الَّذِىْ بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا۔

(بخاری عربی کتاب الفتن حدیث نمبر 7112 ص 1225 مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ......ابوشہاب (عبد ربہ بن نافع حناط) نے عوف (اعرابی) سے انہوں نے ابوالمنہال (سیار بن سلامہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا جب ابن زیاد (عبداللہ بن زیاد بن ابوسفیان اموی) اور مروان (بن حاکم بن ابوالعاص حضرت عثمان کے چچا کا بیٹا) شام کے حاکم تھے (یعنی پہلے ابن زیاد تھا جب ان کو بصرہ سے نکالا گیا تو مروان شام کا حاکم بنا) اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا اور قراء (خوارج) بصرہ کے حاکم بنے تو میں (ابوالمنہال) اپنے باپ (سلامہ ریاحی) کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ حتی کہ ان کے گھر میں ان کے پاس پہنچے حالانکہ وہ اپنے بالاخانہ کے بانس کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم بھی ان کے پاس بیٹھ گئے۔ میرے والد نے ان سے بات کرنا شروع کی اور اس سے وہ حدیث طلب کرتے تھے تو میرے والد (ابوسلام ریاحی) نے کہا اے ابو برزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ) کیا تم نہیں دیکھتے۔ لوگ کس چیز میں

واقع ہو گئے ہیں۔ تو پہلی چیز جو میں نے ان سے سنی جو انہوں نے کلام کیا کہ میں اللہ عزوجل کے نزدیک ثواب کا طالب ہوں۔ میں صبح کے وقت قریش کے قبائل پر سخت غضبناک تھا۔ اے قریش کے گروہ تم ثلت اور قلت اور گمراہی کے جس حال پر تھے، وہ تمہیں معلوم ہے۔ اللہ عزوجل نے اسلام اور محمد ﷺ کے وسیلہ سے اس سے نجات دلائی۔ حتیٰ کہ تم (عزت، کثرت مال اور ہدایت کے) اس مقام پر پہنچے جو تم دیکھ رہے ہو۔ اور یہ دنیا جس نے تمہارے درمیان فساد برپا کیا۔ بے شک یہ جو شام میں ہے (یعنی مروان بن حکم) بخدا یہ صرف دنیا پر لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں (ایک روایت میں جو تمہارے اردگرد ہیں، وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمہارے قراء ہیں) بخدا یہ صرف دنیا پر لڑ رہے ہیں اور یہ جو مکہ مکرمہ میں ہے (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) یہ بھی صرف دنیا پر لڑ رہا ہے (یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فتنہ میں دور رہنا ہی پسند خیال کرتے تھے اور مسلمانوں کے قتال میں ترک وقول بھی پسند کرتے تھے خاص کر جبکہ یہ طلب ملک کے لئے ہو)

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفتن، حدیث نمبر 1984، ص 888، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے وسیلے سے ہمیں ذلت، قلت اور گمراہی سے نجات عطا کی۔

حدیث شریف: 211

حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ مُحمَّدٍ ثَنَا ابنُ المُبَارَكِ ثَنَا عَبدُالرَّحمٰنِ بنُ يَزِيدَ بنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيُ زَيدُ بنُ اَرطَاةَ عَن جُبَيرِ بنِ نُفَيرٍ عَن اَبِى الدَّردَاءِ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَبغُونِى فِى ضُعَفَائِكُم فَاِنَّمَا تُرزَقُونَ وَتُنصَرُونَ بِضُعَفَائِكُم هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(ترمذی، عربی، ابواب جہاد، حدیث نمبر 1702، ص 407، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب) لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب جہاد، حدیث نمبر 1756، ص 826، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:212

حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيْدُ نَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ِالْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُبْغُوْنِىَ الضُّعَفَآءَ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ اَخُوْعَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجہاد باب فی الانتصار برذل الخیل والضعفۃ، حدیث نمبر 2594، ص 375، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......جبیر بن نفیر حضرمی نے سنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے لئے ضعیف لوگوں کو تلاش کرو کیونکہ تم روزی دیئے جاتے اور مدد فرمائے جاتے ہو تو ضعیف لوگوں کی وجہ سے۔ امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ زید بن ارطاۃ بھائی ہیں عدی بن ارطاۃ کے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 307، ص 307، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: ضعیفی، کمزوری محتاجی اور مجبوری چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ اسی لئے وہ اپنے ضعیف، کمزور محتاج اور مجبور بندوں کے ساتھ رہتا ہے اور ان کی فریادیں جلدی سنتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہیں ایسے ہی کمزور لوگوں کے باعث روزی دی جاتی ہے اور ان بے کسوں کے سبب ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ میرے لئے کمزوروں اور ضعیفوں کو تلاش کرو۔ بے کسوں اور محتاجوں سے محبت کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ ان سے میل جول رکھنا اور ان کی خیر خواہی میں کوشاں رہنا رحمت دو عالم ﷺ کے معمولات میں شامل تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:213

عَنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وَيَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ علی النبی، حدیث نمبر 679، ص 93، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمار ہے تھے کہ میں نے حضور

نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ جب تم اذان سنو تو جو کچھ موذن کہے تم بھی وہ کہو اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا' اللہ رب العزت اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت کا درجہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک بندہ کے سوا کسی کے لائق نہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس کے لائق میں ہی ہوں گا جو شخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت لازمی ہو جائے گی۔

(سنن نسائی' عربی اردو' جلد اول' الصلوٰۃ علی النبی بعد الاذان' حدیث نمبر 681' ص 206' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 214

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَايَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' باب مایقول اذا سمع المؤذن' حدیث نمبر 523' ص 58' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ پس جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(ابوداؤد' عربی اردو جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 520' ص 237' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 215

حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادِ الْمَعْنِيُّ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ

صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ مَامِنْ مُّسْلِمِيْنَ يَتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلْدِ لَمْ يَبْلُغُواالْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ۔

(ابن ماجہ' عربی کتاب الجنائز' حدیث نمبر 1605' ص 228' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... یوسف بن حماد المعنی' عبدالوارث' عبدالعزیز (رباعی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی کی حالت میں فوت ہوجائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کے صدقے سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(سنن ابن ماجہ' عربی اردو' جلد اول' باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ' حدیث نمبر 1668' ص 455' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: جب نابالغی کی حالت میں فوت شدہ بچوں کے صدقے سے جنت مل سکتی ہے تو رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صدقے سے جنت کیوں کر نہیں مل سکتی۔

حدیث شریف:216

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدَ ابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوْا اِلَيَّ لِتُوْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَآءَ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الادب' حدیث نمبر 5131' ص 721' مطبوعہ دار السلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد سوم' باب فی الشفاعۃ' حدیث نمبر 1692' ص 612' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی کوئی بات اللہ تعالیٰ نہیں ٹالتا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے حبیب ﷺ سے فیصلہ کرواتا ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف:217

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا اَنَّ اَبَاالْمِنْهَالِ حَدَّثَه، اَنَّه، سَمِعَ اَبَابَرْزَةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيْكُمْ اَوَنَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَعَ هَاهُنَا يُغْنِيْكُمْ وَاِنَّمَا هُوَ نَعَشَكُمْ يُنْظَرُ فِىْ۔

(بخاری، عربی، کتاب الاعتصام، حدیث نمبر 7271، صفحہ نمبر 1251، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب

ترجمہ:......عبداللہ بن صباح نے کہا کہ ہم سے معتمر (بن سلیمان بن طرخان) نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے عوف (اعرابی) سے سنا کہ ابوالمنہال (سیار بن سلامہ) نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو برزہ (اسلمی) رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعہ غنی کر دیا اور بلند کر دیا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الاعتصام، حدیث نمبر 2133، ص955 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے غنی کر دیا اور بلندی عطا کی۔

حدیث نمبر:218

حَدَّثَنَا عَمْرو بْنُ عَلِيٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَيَتَمَثَّلُ بِشِعْرِاَبِىْ طَالِبٍ

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ

ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلا رَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَاذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِىْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ وَّاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلَا رَامِلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ طَالِبٍ

(بخاری، عربی، کتاب الاستسقاء حدیث نمبر 1008، صفحہ نمبر 162، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابوطالب کے اس

شعر کے ساتھ مثال دیتے ہوئے سنا۔ وہ شعر یہ ہے۔

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَ رَامِلِ

روشن اور سفید چہرے والے جس کے رخ انور کے وسیلہ سے باران رحمت مانگی جاتی ہے جو یتیموں کے فریادی ہیں اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔ عمر بن حمزہ نے کہا ہم کو سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بتایا۔ میں جب کبھی شاعر کا یہ شعر یاد کرتا اور میں وجہ اقدس نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا (کہ آپ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوتے) باران رحمت کے لئے دعا کرتے اور آپ ﷺ منبر شریف سے نیچے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ پرنالے خوب اچھی طرح بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول کتاب الاستسقاء حدیث نمبر 952 ص نمبر 425 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:219

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَ نْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّاكُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَ اِنَّا نَتَوَ سَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ

(بخاری، عربی، کتاب الاستسقاء، حدیث نمبر 1009، ص 1629 ، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اے اللہ تعالیٰ! تیری بارگاہ میں ہم اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہم پر رحمت کی بارش برسا دیا کرتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی اکرم ﷺ کے چچا جان کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر باران رحمت نازل فرما' فرماتے ہیں ان پر بارش برس پڑتی۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول کتاب الاستسقاء حدیث نمبر 953 ص 425 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

فوائد ومسائل

بخاری شریف کی یہ حدیث کھلی ہوئی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت حضرات انبیاء واولیاء اور دوسرے صلحاءِ امت کا وسیلہ پکڑنا۔ اوران کے وسیلوں سے اپنی مرادوں کو بارگاہ الٰہی جل جلالہ سے طلب کرنا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع واتفاق ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ نماز استسقاء میں حضور امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہزاروں صحابہ دعا میں شریک ہوتے رہے ہوں گے اوراس دعا کو سنتے رہے ہوں گے۔ اگر خدانخواستہ وسیلوں کے ساتھ دعا مانگنا شرک یا گناہ ہوتا تو نہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس طرح دعا مانگتے' نہ صحابہ اس دعا کو پسند کرتے۔ اگر بال برابر بھی یہ دعا خلاف شریعت ہوتی تو ہزاروں صحابہ ہرگز ہرگز اس کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ ضرور حضرت فاروق اعظم کو ٹوک دیتے۔ مگر جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس طرح دعا مانگی اور تمام صحابہ کرام نے اس دعا کو پسند کر کے اس پر آمین کہا تو یہ اجماع ہو گیا کہ بلاشبہ اس طرح دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

۲۔ حضرت علامہ عینی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا کہ ابو صالح کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر کھڑا کیا اور پہلے خود اس طرح دعا مانگی کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا تَوَجَّھْنَا اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّکَ فَاسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ۔

یااللہ! ہم سب تیرے نبی کے چچا کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں لہذا تو ہم لوگوں کو بارش سے سیراب فرمادے اور ہم کو ناامید نہ فرما۔

اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوالفضل! تم بھی دعا مانگو تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس طرح دعا مانگی کہ

اَللّٰھُمَّ لَمْ یُنْزَلْ بَلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ یُکْشَفُ اِلَّا بِتَوْبَۃٍ وَقَدْ تَوَجَّہَ بِیَ الْقَوْمُ اِلَیْکَ بِمَکَانِیْ مِنْ نَبِیِّکَ وَھٰذِہٖ اَیْدِیْنَا اِلَیْکَ بِالذُّنُوْبِ وَنَوَاصِیْنَا بِالتَّوْبَہِ فَاسْقِنَا۔

یااللہ جل جلالہٗ! ہر بلا گناہوں کے باعث ہی اتاری جاتی ہے اور بغیر توبہ کے کوئی بلا دفع نہیں کی جاتی۔ ساری قوم میرے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوئی ہے کیونکہ مجھ کو تیرے نبی ﷺ سے ایک خاص تعلق ہے۔ یہ ہمارے گناہ گار ہاتھ اور ہماری توبہ کرنے والی پیشانیاں تیرے حضور میں حاضر ہیں لہذا تو ہم لوگوں کو سیراب فرمادے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کے بعد پہاڑوں کی طرح بدلیاں ہر چار طرف سے آ گئیں اور

خوب بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ زمین سیراب ہوکر سرسبز وشاداب ہوگئیں (حاشیہ بخاری ص ۱۳۷)

۳۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا میں یہ تصریح فرمادی کہ پہلے ہم تیرے نبی ﷺ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوگیا کہ نبی اور غیر نبی، زندوں اور وفات پاجانے والوں، سب کو دعاؤں میں وسیلہ بنانا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب رسول ﷺ

حدیث شریف:220

وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّاللَّفْظِ مِنْهُمَا قَرِيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِیْ رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيْدَ اَبُوْ زَيْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِی الْعُلُوِا قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَيُّوْبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِی فَوْقَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِيْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُلُوِّا وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِی السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِذَا جِیءَ بِهٖ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَّوْضِعِ اَصَابِعِهٖ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَّوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ مَاتَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْوَحْیِ۔

(مسلم شریف، عرب، کتاب الاشربۃ، حدیث 5358، ص 916، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ہجرت کے بعد) نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے والے حصے میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں ٹھہر گئے۔ رات کے وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھلی تو انہیں خیال آیا کہ ہم تو نبی اکرم ﷺ کے اوپر چل رہے ہیں تو وہ ایک کونے میں ہوگئے اور اسی کونے میں انہوں نے رات بسر کرلی (اگلے دن) انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے والی منزل میں زیادہ سہولت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ موجود ہوں تو نبی اکرم ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہوگئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے والی منزل میں آگئے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا کرتے تھے اور جب وہ باقی ماندہ کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آتا تو وہ دریافت کرتے نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ انگلیاں رکھی تھیں پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اسی جگہ انگلیاں رکھتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا جس میں لہسن بھی تھا۔ جب باقی ماندہ کھانا واپس آیا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے انگلیاں رکھنے کے مقام پر دریافت کیا' انہیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا وہ خوفزدہ ہوگئے۔ اوپر گئے اور عرض کی کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا' نہیں! البتہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی' جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہوں' اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ (لہسن کی بو کو اس لئے ناپسند کرتے تھے) کیونکہ آپ ﷺ کے پاس وحی آتی تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الاشربۃ' حدیث 5242 ص 670 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دلوں میں رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا بے انتہا ادب تھا۔ جس کی مثال حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے عمل سے واضح ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ادب میں اوپر والی منزل پر ٹھہرنا بھی گوارا نہ کیا بلکہ جب آپ رضی اللہ عنہ کی توجہ اس طرف گئی تو ایک کونے میں تکلیف برداشت کرتے ہوئے رات گزارنا گوارا کیا' مگر بے ادبی نہ ہونے دی۔

حدیث شریف: 221

حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ اَلْعَنْبَرِیُّ حَدَثَنَا اَبِیْ حَدَثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسحٰق

قَالَ سَمِعْتُ اَلْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَّقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوا اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَّلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السَّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 4629، ص 790، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن، حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تحریر کیا اور اس میں یہ لکھا۔ یہ معاہدہ حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں جو اللہ کے رسول ہیں۔ قریش نے اعتراض کیا۔ آپ ﷺ "اللہ کے رسول ﷺ" نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ اعتراف کرلیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ جنگ ہی نہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں اسے نہیں مٹا سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعہ اسے مٹا دیا۔ (راوی کہتے ہیں) قریش نے جو شرائط مقرر کی تھیں ان میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن وہاں قیام کریں گے اور ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ البتہ ہتھیار میدان میں ڈال کر آ سکتے ہیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث 4514، ص 669، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ادب رسول ﷺ کو ملحوظ رکھتے ہوئے لفظ "رسول اللہ" نہیں مٹایا۔

اس پرفتن دور میں بعض ایسے بے ادب اور مقام رسالت ﷺ سے ناآشنا لوگ جہاں کہیں "یارسول اللہ ﷺ" لکھا دیکھتے ہیں تو "یا" کے چکر میں لفظ "رسول اللہ ﷺ" کو بھی مٹا دیتے ہیں ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہدایت حاصل کرنی چاہئے۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔ اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے

کہ وقت جارہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے۔ زانو نہ ہٹایا' یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطی نماز عصر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی نیند پر قربان کردی کہ عبادتیں بھی حضور ﷺ ہی کے صدقہ میں ملیں۔ دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کردیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس ﷺ کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور ﷺ کی نیند میں فرق نہ آئے' پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آنسو چہرہ انور پر گرے۔ چشم مبارک کھلی۔ عرض حال کیا۔ حضور ﷺ نے لعاب دہن لگایا۔ فوراً آرام ہوگیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔ ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرماتھے' اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور ﷺ کا ذکر آئے تو بکمال خشوع وخضوع وانکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمُ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَ صَحْبِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ﷺ لکھے۔ بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا لکھتے ہیں۔ یہ محض ناجائز وحرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین وانصار وجمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے' وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ورسول ﷺ سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہوسکتیں' چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا۔ نیز علامت محبت یہ ہے کہ شان اقدس میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ کوئی ایسا لفظ جس میں کم

تعظیمی کی بو بھی ہو' کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضورﷺ کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی ﷺ اللہ یارسول اللہﷺ یا حبیب اللہﷺ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلے سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے' کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔ بہت قریب نہ جائے۔ نہ ادھر ادھر دیکھے اور خبردار خبردار! آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضورﷺ کے اقوال وافعال واحوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:222

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ الْعَبْدِيُّ نَاوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانٍ قُبَاثَ بْنَ اُشَيْمٍ اَخَابَنِىْ يَعْمُرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّىْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِى الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا۔

(ترمذی، عربی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی میلاد النبیؐ، حدیث نمبر 3619، ص825، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی)

ترجمہ:...... مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں اور رسول اللہﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ کے) ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول' ابواب المناقب' حدیث نمبر 1553 ص 761، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: صحابی رسول حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ کے جواب پر قربان جائیے کہ یہ نہ کہا میری عمر رسول اکرم نور مجسمﷺ سے زیادہ ہے بلکہ ادب رسولﷺ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہا کہ مصطفیٰ جان رحمتﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے۔

حدیث شریف:223

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ ابْنُ السَّآئِبِ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَاُمُّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَ فِيْهِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةَ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِی الْاَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ حَدِيْثُ مُسَدَّدٍ اَبْيَنُ قَالَ فِيْهِ وَ عَلَّمَنِیَ الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِذَا اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَايُجُزُّ نَاصِيَتَهٗ وَلَا يُفَرِّقُهَا لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوۃ، باب بدء الاذان، حدیث نمبر 501، ص 83، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عبدالمالک بن ابومحذورہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے والد ماجد اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں مذکورہ طریقہ بتایا اس روایت میں ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے' نماز نیند سے بہتر ہے۔ یہ فجر کی پہلی اذان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہ مسدد کی حدیث زیادہ واضح ہے اس میں فرمایا کہ مجھے اقامت دو مرتبہ سکھائی۔ اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ' میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف' آؤ نماز کی طرف' آؤ نجات کی طرف' آؤ نجات کی طرف' اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرزاق نے کہا جب تم نماز کی اقامت کہو تو دو مرتبہ کہا کرو۔ یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ یقیناً نماز کھڑی' کیا تم نے سنا؟ نیز فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ نہ کبھی اپنی پیشانی کے بال کتراتے اور نہ منڈاتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 499، ص 228' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں سامنے آئیں۔

اوّل یہ کہ اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کرنے کا رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے حکم دیا ارشاد فرمایا ہے۔

دوم یہ کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر پر حضور ﷺ نے اپنا دست نور پھیرا۔ آپ رضی اللہ عنہ ادباً و تعظیماً اپنی پیشانی کے بال کتراتے نہ منڈاتے۔

حدیث شریف:224

وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن مدینہ منورہ میں ہمیں (عید کی) نماز پڑھائی۔ کچھ لوگوں نے (نماز سے) پہلے ہی قربانی کرلی۔ وہ یہ سمجھے تھے کہ شاید نبی اکرم ﷺ بھی قربانی کر چکے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا، جس نے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور لوگ اس وقت تک قربانی نہ کریں جب تک نبی اکرم ﷺ قربانی نہ کرلیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم کتاب الاضاحی، حدیث 4968، ص 812 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، پاکستان)

ف: قربانی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ مگر اس عبادت کو بجالانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ سے پہل نہیں کرنی چاہئے، ادب و تعظیم رسول ﷺ کا تقاضا یہی ہے کہ پہلے حضور ﷺ کی قربانی ہو، پھر پیچھے پیچھے تمام لوگوں کی قربانیاں ہونی چاہئے۔

حدیث شریف:225

حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهُ

نَقَصَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّی الرَّکعَتَیْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

(ابوداؤد' عربی' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1014' ص154' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کئے۔

(ابوداؤد' عربی اردو' جلد اول' کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1001' ص389' مطبوعہ فرید بک لاہور' پاکستان)

ف: اس حدیث شریف میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جو ادب کے ساتھ الفاظ استعمال کئے ہیں اس پر پوری امّت قربان ہوجائے۔

عشق خیر الانام ﷺ

حدیث شریف: 226

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوا لَہٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَۃِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَّہٗ فَسَکَتَ۔

(ترمذی' عربی' ابواب المناقب' حدیث نمبر 3627' ص827' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوایا۔ جب آپ ﷺ نے اس پر تشریف فرما ہوکر خطبہ دیا تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد دوم' ابواب المناقب' حدیث نمبر 1561' ص675' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: کھجور کے خشک تنہ جب جسم مصطفیٰ ﷺ سے مس ہوجائے تو اس میں بھی حیات پیدا ہوجاتی ہے اور وہ خشک تنہ

فراق رسول ﷺ میں رونا شروع کردیتا ہے۔ جب میرے مولیٰ ﷺ اپنا دست شفقت اس پر پھیرتے ہیں تو وہ خاموش ہوجاتا ہے۔

یاد نبی پاک ﷺ میں روئے جو عمر بھر
مولیٰ جل جلالہ ہمیں تلاش اسی چشم تر کی ہے

حدیث شریف:227

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَه اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهٖ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3628، ص 827، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر آپ ﷺ نے اُسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آگرا پھر آپ ﷺ نے فرمایا واپس ہوجا۔ وہ واپس ہوگیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کرلیا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1562، ص 675، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ شجر و حجر کے بھی رسول ہیں اور آپ ﷺ کی حکومت انسانوں کے علاوہ شجر و حجر پر بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درخت کو حکم دیا اور وہ حاضر ہوگیا۔

حدیث شریف:228

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِیْ

سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَدْرَعِ السُّلَمِیِّ قَالَ جِئْتُ لَیْلَةً اَحْرُسُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ قِرَآءَ تُہٗ عَالِیَةٌ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اُمَرَاءٍ قَالَ فَمَاتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَفَرَغُوْا مِنْ جِھَازِہٖ فَحَمَلُوْا نَعْشَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْفِقُوْا بِہٖ رَفَّقَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّہٗ کَانَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَہٗ فَقَالَ اَوْسِعُوْا لَہٗ اَوْسَعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَیْہِ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّہٗ کَانَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1559، ص 222، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ زید بن الحباب، موسیٰ بن عبیدہ، سعید بن ابی سعید، ادرع السلمی کہتے ہیں۔ میں ایک رات حضور ﷺ کی نگہبانی کے لئے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں حضور ﷺ باہر تشریف لے آئے میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ ریاکار معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چند روز بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی۔ آپ ﷺ نے فرمایا قبر کشادہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی حفر القبر، حدیث نمبر 1620، ص 443، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ آپ ﷺ بھی اسی سے محبت فرماتے ہیں اور نرمی کرنے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں اور بشارت عطا فرماتے ہیں کہ اس پر میری محبت کی وجہ سے رب کریم بھی نرمی فرمائے گا۔

عشق سرکار ﷺ کی اک شمع جلالو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

حدیث شریف: 229

حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایُؤْمِنُ

اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ ۔

(بخاری' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 14 ص 6' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد سے محبوب تر نہ ہوں۔

(بخاری' عربی اردو' جلد اول' کتاب الایمان' حدیث نمبر 13 ص 82' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مومن وہی شخص ہوسکتا ہے جو اپنے پیارے مولیٰ ﷺ کو کائنات میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ صرف زبانی محبت نہیں بلکہ اپنے کردار سے بھی ثابت کرے۔ محبت ایسی نام نہاد نہ ہو کہ اپنے فرقے کے مولویوں کے لئے تو بڑے بڑے القابات لگائے جائیں اور ان کی تعریفیں کرتے ہوئے زمین و آسمان ایک کردیئے جائیں مگر جب شان رسول ﷺ کی بات آئے تو یہ کہا جائے کہ حضور ﷺ کی اتنی تعریف مت کرو کہ اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دو ایسی محبت زبانی جمع خرچ ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حدیث شریف: 230

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَایُحِبُّه' اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ

(بخاری' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 15' ص 6' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میں بھی یہ تین باتیں ہوں گی وہ لذت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو سب دنیا سے محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ کسی شخص سے محبت محض اللہ کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ کفر میں دوبارہ لوٹ کر آنا ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

(بخاری' عربی اردو' جلد اول' کتاب الایمان' حدیث نمبر 15' ص 83' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:231

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَۃِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَۃِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَااَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَااَعْدَدْتُ لَھَا کَبِیْرَ صَلٰوۃٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَأَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَھُمْ بِھَا ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

(ترمذی، عربی، ابواب الزہد، حدیث نمبر 2385، ص 544، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نماز سے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کے لئے نہ تو بہت نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے خوش ہوئے، یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الزہد، حدیث نمبر 269، ص 121، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:232

حَدَّثَنَا عَبْدَانَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَتَی السَّاعَۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَااَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا مِنْ کَثِیْرِ صَلٰوۃٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَۃٍ وَّلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

(بخاری' عربی' کتاب الادب' حدیث نمبر 6171' ص 1075' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: شعبہ (بن حجاج) نے عمرہ بن مرہ سے انہوں نے سالم بن الجعد سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کی تیاری میں نہ تو زیادہ نمازیں پڑھیں ہیں اور نہ ہی روزے رکھے ہیں اور نہ ہی صدقہ کیا ہے' لیکن میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جن سے تو محبت کرتا ہوگا اس کے ساتھ ہوگا۔

(بخاری' عربی اردو' جلد سوم' کتاب الادب' حدیث نمبر 1102' ص 486' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نماز' روزہ اور نہ ہی صدقات پر ناز تھا بلکہ ناز تھا تو فقط محبت رسول اکرم نور مجسم ﷺ پر تھا۔ ان کا ایمان تھا کہ محبت رسول ﷺ ہی نجات کا وسیلہ ہے۔ اعمال کی قبولیت کی کوئی گارنٹی نہیں۔

ساتھ نمازیں بھی' روزے بھی' زکوٰۃ و حج بھی
کام نہ آیا کوئی محشر میں ان کی محبت کے سوا

حدیث شریف: 233

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطِ الْبَجَلِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَابَكْرٍ حِيْنَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ ثُمَّ بَكىٰ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَافِي الْجَنَّةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ وَ هُمَا فِي النَّارِ وَ سَلُواللهِ الْمُعَافَاةَ فَاِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْراً مِّنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الدعاء، حدیث نمبر 3849 ص 550، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر' علی بن محمد' عبید بن سعید' شعبہ' یزید بن خمیر' سلیم بن عامر' اوسط البجلی نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس کے ایک سال بعد ایک بار ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ پچھلے سال میرے اس مقام پر نبی کریم ﷺ کھڑے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا تم سچائی کو اپنے لئے لازم کرلو۔ کیونکہ اس کے ہمراہ نیکی

بھی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں۔ جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ اس کے ساتھ برائی ہے۔ یہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تندرستی اور عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان کے بعد صحت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ کرو۔ قطع رحمی اور قطع تعلقات سے بچو اور ایک دوسرے سے منہ موڑ کر پیٹھ نہ پھیرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دومٔ باب الدعا بالعفو والعافیۃ، حدیث 1664، ص 440، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: فراق رسول ﷺ میں رونا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

غم فراق نبی ﷺ میں جو آنکھ سے نکلے

خدا ہی جانتا ہے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے

حدیث شریف: 234

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدَاللّٰهِ وَ كَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَّ كَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(بخاری، عربی، کتاب الحدود، حدیث نمبر 780، ص 116، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: لیث (بن سعد) نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ (اسلم حبشی آزاد کردہ غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ جس کو گدھے کا لقب دیا گیا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کو (آپ ﷺ کے حضور ہنسنے والے کی فعل یا قول سے) ہنسایا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے بسبب شراب نوشی کے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا۔ ایک دن اس کو لایا گیا (وہ شراب میں دھت تھا اور یہ غزوہ خیبر کا واقعہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس کو کوڑے

مارنے کا حکم دیا تو اس کو کوڑے لگائے گئے تو لوگوں میں سے ایک شخص (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) نے کہا! اے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کر بکثرت (شراب نوشی کی وجہ سے) اس کو لایا جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم' کتاب الحدود' رقم حدیث نمبر 1684، ص 737، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضور ﷺ سے محبت کرنے والا اگر گناہگار بھی ہو تو رسول اکرم نور مجسم ﷺ اس سے محبت فرماتے ہیں اور اس پر لعنت کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

حدیث شریف:235

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَمَا تَسْتَحِیْ الْمَرْاَةُ اَنْ تَهِبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ تُرْجِیْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنَّ رَبَّكَ لَیُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 2000، ص 286، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ' عبدہ' ہشام' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اس عورت کو شرم نہیں آتی جو اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے ہبہ کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ترجی من تشاء منهن و تووی الیک من تشاء" آپ اپنی ازواج میں سے جس کو جی چاہے (اسے) جدا کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں آپ ﷺ سے بھی سبقت کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول باب التی وہبت نفسھا للنبی، حدیث نمبر 2071، ص 557، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّعِنْدَهٗ اِبْنَةٌ لَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ جَآئَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَیْهِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیَّ حَاجَةٌ فَقَالَتْ اِبْنَتَهٗ مَا اَقَلَّ حَیَآءَهَا فَقَالَ هِیَ خَیْرٌ مِّنْكِ رَغِبَتْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَھَا عَلَیْہِ

(سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب التی وھبت نفسھا للنبی، رقم الحدیث ۲۰۷۲ص ۵۵۷مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: ابو بشر، بکر بن خلف، محمد بن بشار، مرحوم بن عبدالعزیز (رباعی) ثابت کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان کے پاس ان کی ایک بیٹی بیٹھی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضورﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی۔ اس نے اپنے آپ کو حضورﷺ کے لئے پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہﷺ کیا آپﷺ کو میری ذات سے کچھ حاجت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں وہ بڑی بے شرم تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ تجھ سے افضل تھی کہ حضورﷺ کی محبت میں اپنے آپ کو بھی پیش کر دیا۔

عشاقان رسولﷺ کے لئے آزمائش

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍ وبْنِ نَبھَانَ بْنِ صَفْوَانِ الثَّقَفِیِّ الْبَصَرِیُّ نَارَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ نَاشَدَّادُ اَبُوْ طَلْحَۃَ الرَّاسِبِیُّ عَنْ اَبِی الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ فَقَالَ اُنْظُرْمَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَھَاہُ

(ترمذی جلد دوم، ابواب زہد، رقم الحدیث ۲۳۲، ص ۱۰۷، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآبﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہﷺ! میں آپﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپﷺ نے فرمایا "سوچو! کیا کہہ رہے ہو" کہنے لگا! اللہ تعالیٰ کی قسم میں آپﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کیلئے تیار ہو جا کیونکہ میرے محبّین کی طرف فقر ہے۔ سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

ہاتھ پاؤں چومنے کا بیان

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانِ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ بِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَاتَقُلْ نَبِيٌّ اَنَّهٗ لَوْسَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةَ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِىْءٍ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَاتَاْكُلُوا الرِّبٰواوَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصِنَةً وَلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْ افِى السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ فِى رِجْلَيْهِ وَقَالُوْانَشْهَدُ اِنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْا فِى قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاؤُدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

(ترمذی جلد دوم‘ ابواب الاستیذان والآداب‘ رقم الحدیث ۲۶۳ ص ۲۶۱ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ہمیں اس نبی ﷺ کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہوجائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نو (۹) واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ‘ چوری اور زنا نہ کرو‘ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو‘ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ‘ جادو نہ کرو‘ سود نہ کھاؤ‘ کسی پاک دامنہ کو زنا کا الزام نہ دو‘ لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو‘ خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لئے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب جل جلالہ سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَیْلٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(سنن ابن ماجہ جلد دوم باب الرجل یقبل یدالرجل، رقم الحدیث ۱۴۹۸، ص ۴۰۴ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: ابوبکر، محمد بن فضیل، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ چومے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ وَ غُنْدُرٌوَاَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرُوْ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ صَفْوَانِ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ قَوْمًا مِنَ الْیَهُوْدِ قَبَّلُوْا یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَیْہِ

(سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الرجل یقبل یدالرجل، رقم الحدیث ۱۴۹۹، ص ۴۰۴، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: ابوبکر، عبداللہ، بن ادریس، غندر، ابواسامہ، شعبہ عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ، صفوان بن حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ یہود آئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَازُهَیْرٌ نَایَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنَ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی حَدَّثَہٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَحَدَّثَہٗ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ مِّنْ سَرَایَارَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً فَکُنْتُ فِیْمَنْ حَاصَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا کَیْفَ نُصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُوْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَتَبَّتُ فِیْهَا لِنَذْهَبَ وَلَا یَرَانَا اَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا اَنْفُسَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَتْ لَنَا تَوْبَۃٌ اَقَمْنَا وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَبۡلَ صَلوٰۃِ الۡفَجۡرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمۡنَا اِلَیۡہِ فَقُلۡنَا نَحۡنُ الۡفَرَّارُوۡنَ فَاَقۡبَلَ اِلَیۡنَا فَقَالَ لَا بَلۡ اَنۡتُمُ الۡعَکَّارُوۡنَ قَالَ فَدَ نَوۡنَا فَقَبَّلۡنَا یَدَہٗ فَقَالَ اَنَا فِئَۃُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

(ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث ۸۷۵، ص ۳۲۳، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ فرمائے ہوئے ایک سریہ میں تھے۔ فرمایا کہ لوگ بھاگ نکلے۔ میں بھی بھاگنے والوں میں تھا۔ جب ہم رکے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا کہ مقابلے سے بھاگے اور غضب کے لائق ہوئے۔ ہم نے کہا کہ مدینہ منورہ میں چلے جائیں اور دوبارہ آئیں کہ کوئی نہ دیکھے۔ ہم داخل ہوئے تو ہم نے کہا: کیوں نہ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کریں۔ اگر ہماری توبہ قبول ہو تو رہیں ورنہ چلے جائیں۔ ہم نماز فجر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہم فرار ہونے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ملجا و ماویٰ ہیں اور سب مسلمان آپ ﷺ کی پناہ میں ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگا کہ بزرگوں کے ازراہِ عقیدت ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو چوما اور فخریہ بیان کیا۔ ''فقبلنا یدہ'' پس ہم نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ یُوۡنُسَ نَا زُھَیۡرُ نَا یَزِیۡدُ بۡنُ اَبِیۡ زِیَادٍ اَنَّ عَبۡدَ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ اَبِیۡ لَیۡلیٰ حَدَّثَہٗ اَنَّ عَبۡدَ اللّٰہِ بۡنَ عُمَرَ حَدَّثَہٗ وَذَکَرَ قِصَّۃً قَالَ فَدَنَوۡنَا یَعۡنِیۡ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلۡنَا یَدَہٗ

(ابوداؤد جلد سوم، ابواب السلام، رقم الحدیث ۱۷۸۲، ص ۶۴۰ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔

ف: حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا یُحَدِّثُ الْقَوْمِ وَ کَانَ فِیْهِ مَزَاحٌ بَیْنَا یَضْحِکُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْكَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

(ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام رقم الحدیث ۱۸۳ ۷ص ۱۴۱ ۶ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے، وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک لکڑی سے کونچا دیا۔ عرض کی کہ مجھے قصاص دیجئے فرمایا کہ قصاص لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ ﷺ کے اوپر قمیص ہے جبکہ میرے اوپر قمیص نہ تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اٹھا دیا تو وہ لپٹ گئے اور آپ ﷺ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا مقصد صرف یہی تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی نَامَطَرُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْنَقِ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ اَبَانَ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَکَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِالْقَیْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ یَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهٗ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰی اَتیٰ عَیْبَتَهٗ فَلَبِسَ ثُوْبَیْهِ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَقَالَ لَهٗ اِنَّ فِیْكَ خُلَّتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاِنَاۃُ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِیْ عَلَیْهِمَا قَالَ بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَیْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ

لِلّٰہِ الَّذِیْ جَبَلَنِیْ عَلٰی خُلَّتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ

(ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام رقم الحدیث ۷۸۴ اص ۱۴۱ ۶ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: ام ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا جان حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو چومنے لگے۔ اور پائے اقدس کو منذر اشج رکے رہے یہاں تک کہ اپنی گٹھری سے دو کپڑے نکالے، انہیں پہنا، پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان سے فرمایا کہ تمہاری دو عادتوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری اور تسلی سے کام کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ عرض کی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں۔

شفاعت کا بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِھْرَانَ الرَّازِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَھْمٍ جَمِیْعًا عَنِ الْوَلِیْدِ قَالَ ابْنُ مِھْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّہٗ سَمِعَ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل رقم الحدیث ۵۸۱۹، ص ۲۲۳، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ''کنانہ'' کو بزرگی عطا کی اور ''بنوکنانہ'' میں سے قریش کو بزرگی عطا کی اور قریش میں سے ''بنوہاشم'' کو بزرگی عطا کی اور ''بنوہاشم'' میں سے مجھے بزرگی عطا کی ہے۔

حَدَّثَنِی الْحَکَمُ بْنُ مُوسیٰ اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلُ یَعْنِی ابْنَ زِیَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخُ حَدَّثَنِی اَبُو هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَم یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(مسلم شریف جلد سوم' کتاب الفضائل رقم الحدیث ۵۸۲۱ ص ۲۲۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ کَاَنَّهُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ الضَّغَابِیْسُ وَکَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهٗ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ اَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَقُوْلُ یَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ

(بخاری شریف جلد سوم' کتاب الرقاق' رقم الحدیث ۱۴۷۵' ص ۶۴۵' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حماد (بن زید بن درہم) نے عمرو (بن دینار) سے انہوں نے حضرت جابر (بن عبداللہ) انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ لوگ شفاعت کے ذریعہ سے دوزخ سے نکلیں گے گویا کہ وہ "ثعاریر" ہیں۔ حماد نے کہا۔ میں نے عمرو بن دینار سے کہا "ثعاریر" کیا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ ککڑیاں ہیں (ککڑیوں سے ان کو تشبیہ اس لئے دی گئی کہ ککڑی بہت جلدی نشو ونما پاتی ہے) حماد نے کہا عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لئے ان کا لقب اثرم تھا) حماد نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا اے ابو محمد! کیا تم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شفاعت کے ذریعہ لوگ جہنم سے نکلیں گے۔ عمرو بن دینار نے کہا ہاں میں نے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے (اس میں معتزلہ کا رد ہے جو گنہگار کی شفاعت کے منکر ہیں)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(ابوداؤد جلد سوم، کتاب السنۃ رقم الحدیث ۱۲۴۵، ص ۴۵۶، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عبداللہ بن فروخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں۔ اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدَفَةَ اِسْمٰعِيْلَ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْهَا نِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَاعَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًاوَ ثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

(ترمذی جلد دوم، ابواب صفۃ القیامۃ، رقم الحدیث ۳۲۹، ص ۱۴۲، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب جل جلالہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب جل جلالہ کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث صحیح ہے۔

عقیدہ: تمام مخلوق اولین وآخرین حضور ﷺ کی نیازمند ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

عقیدہ: قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ شفاعت کا

دروازہ نہ کھولیں گے' کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں' حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کے لئے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا' جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے' اس بلا سے چھٹکارا کافر کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین موافقین و مخالفین مومنین و کافرین سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے۔ اسی کا نام مقام محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے علم میں ہیں' بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے' ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے۔ اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ' شفاعت بالمحبۃ' شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدۃ: منصب شفاعت حضور ﷺ کو دیا جا چکا' حضور ﷺ فرماتے ہیں: اعطیت الشفاعۃ اور ان کا رب جل جلالہ فرماتا ہے **واستغفر لذنبک والمومنین و المومنٰت** مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی شفاعت اور کس کا نام ہے۔" **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّامَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ** "۔ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔ (بہار شریعت حصہ اول)

اہل اللہ بھی شفاعت کریں گے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ یَزِیْدَ الرُّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُفُّ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صُفُوْفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَیَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ

اَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَافُلَانُ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً قَالَ فَيَشْفَعُ لَهٗ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُوْرًا فَيَشْفَعُ لَهٗ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ يَقُوْلُ يَا فُلَانُ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِىْ فِىْ حَاجَةِ كَذَا وَ كَذَا فَذَ هَبْتُ لَكَ فَيَشْفَعُ لَهٗ

(سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب فضل صدقۃ الماء، رقم الحدیث ۱۴۷۹، ص ۴۰۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن نمیر، علی بن محمد، وکیع، اعمش، یزید الرقاشی انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک شخص کو پہچان کر اس سے کہے گا، تمہیں یاد ہے یا نہیں۔ میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا۔ دوسری دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا گزرے گا تو کسی سے کہے گا تجھے یاد ہے کہ نہیں۔ تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا۔ وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔

ف: دنیا میں جن لوگوں نے اہل اللہ کی خدمت کی ہوگی، تو قیامت کے دن اہل اللہ اس خدمت کے عوض گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے۔

استقبال آمد مصطفی ﷺ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ الضَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِىْ عَلُوِّ الْمَدِيْنَةِ فِىْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِى النَّجَّارِ فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِيْنَ بِسُيُوْفِهِمْ قَالَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِى النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِىْ اَيُّوْبَ

قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُصَلِّىْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّى فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اَنَّهٗ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَابَنِى النَّجَّارِ فَجَاءُ وْ افَقَالَ يَا بَنِى النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِىْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُالْمُشْرِكِيْنَ وَ خَرِبَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوْا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوْا عَضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

(مسلم شریف جلد اول، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۱۰۷۵ ص ۴۱۷، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس قبیلے کا نام بنو عمرو بن عوف تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں ۱۴ دن قیام کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بنو نجار کے سرکردہ افراد کو (ان کے ہاں منتقل ہونے کا) پیغام بھجوایا۔ انہوں نے (آپ ﷺ کے استقبال کے وقت) اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنو نجار کے سرکردہ افراد آپ ﷺ کے آس پاس چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں آ کر ٹھہر گئے۔

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی مدینہ منورہ آمد کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جلوس کی شکل میں پہنچ کر مصطفیٰ کریم ﷺ کا استقبال فرمایا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی آمد کے موقع پر جلوس نکالنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کی مکۃ المکرّمہ سے مدینہ منورہ آمد ہو تو جلوس نکالنا جائز ہے تو پھر اس دنیا میں سرکار ﷺ کی آمد ہو تو جلوس نکالنا کیونکر ناجائز ہوسکتا ہے؟

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ

يَزِيْدَ يَقُوْلُ اُذْكُرُ اَنِّىْ خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوِدَاعِ نَتَلَقّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ

(بخاری جلد دوم' کتاب المغازی' رقم الحدیث ۱۵۶۲ ص ۷۴۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لئے ثنیۃ الوداع (یہ وہ جگہ ہے جہاں اہل مدینہ مسافروں کو الوداع کہتے تھے) تک بچوں کے ساتھ نکلا تھا اور سفیان عیینہ نے ''غلمان'' کی جگہ ''مع الصبیان'' کہا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ اذْكُرُ اَنِّىْ خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهٗ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ

(بخاری جلد دوم' کتاب المغازی' رقم الحدیث ۱۵۶۳ ص ۷۴۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت نبی اکرم ﷺ کے استقبال کے لئے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَوَ سَعِيْد بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهٗ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

(ترمذی جلد اول' ابواب جہاد' رقم الحدیث ۱۷۷۳' ص ۸۳۲ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ ﷺ کے استقبال کے لئے ثنیۃ الوداع کی طرف نکلے۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں بھی لوگوں کے

ساتھ گیا۔اس وقت میں بچہ تھا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوسیٰ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ مُوَرِّقٍ یَعْنِی الْعَجَلِیّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اِسْتَقْبَلَ بِنَا فَاَیُّنَا اسْتَقْبَلَ اَوَّلًا جعلَہٗ اَمَامَہٗ فَاسْتَقْبَلَ بِیْ فَحَمَلَنِیْ اَمَامَہٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِحَسَنٍ اَوِ حُسَیْنٍ فَجَعَلَہٗ خَلْفَہٗ فَدَخَلْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَاِنَّا لِکَذٰلِکَ

(ابوداؤد جلد دوم' کتاب الجہاد رقم الحدیث ۷۹۴ ص ۳۰۰' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: مورق عجلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو لوگ ہمیں استقبال کے لئے لے جاتے جو استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے ہوتا' آپ ﷺ اسے اپنے آگے بٹھالیتے۔پس میرے ساتھ استقبال کیا گیا تو مجھے اپنے آگے بٹھالیا۔پھر حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نے استقبال کیا تو انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔پس ہم مدینہ منورہ میں اسی طرح داخل ہوئے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِبْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَبْدُالرَّحِیْمِ ابْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ ثَنَا مُوَرِّقٌ الْعَجَلِیُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقّٰی بِنَا قَالَ فَتَلَقّٰی بِیْ وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ قَالَ فَحَمِلَ اَحَدَنَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَالْاٰخِرُ خَلْفَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃِ

(سنن ابن ماجہ جلد دوم' باب رکوب ثلاثۃ علی دابۃ' رقم الحدیث ۱۵۶۸ ص ۴۱۹ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: ابوبکر' عبدالرحیم بن سلیمان' مورق العجلی (رباعی) عبداللہ بن جعفر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے ایک بار میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے استقبال کے لئے چلے۔آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو آگے بٹھایا اور ایک کو پیچھے حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچے۔

گستاخ رسول کی سزا

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخَتَلِّیّ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِیُّ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامَ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰی کَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْهِ فَیَنْهَا هافَلَا مُنْتَهیٰ وَیَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتِمُهٗ فَاَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهٗ فِی بَطْنِهَا وَ اتَّکَاُ عَلَیْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَیْنَ رِجْلَیْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَاهُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ اُنْشِدُاللّٰهَ رَجُلًا فَعَلَ مَافَعَلَ لِیْ عَلَیْهِ حَقٌّ اِلَّا قَامَ فَقَامَ الْاَعْمٰی یَتَخَطَّی النَّاسَ وَهُوَ یَتَزَلْزَلُ حَتّٰی قَعَدَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتَمُكَ وَتَقَعُ فِیْكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِیْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِیْ مِنْهَا اِبْنَانِ مِثْلَ اللُّؤْلُؤَتَیْنِ وَكَانَتْ بِیْ رَفِیْقَةٌ فَلَمَّاكَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِیْكَ فَاَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ بَطْنِهَا وَاتَّكَاتُ عَلَیْهَا حَتّٰی قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

(ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود رقم الحدیث ۹۵٦ ص ۳۳۷ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد تھی جو نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی۔ مولیٰ منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کی اور سب وشتم کرتی رہی۔ پس صحابی رضی اللہ عنہ نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لت پت ہوگئی۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے۔ لوگوں کو

پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے جا بیٹھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اس کا مالک تھا۔ وہ آپ ﷺ کو سب وشتم کرتی اور ہجو کیا کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں، موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ ﷺ کو سب وشتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔

ف: رسول اللہ ﷺ کا گستاخ کافر و مرتد ہو جاتا ہے ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ وہ اپنی کلمہ گوئی کی اہانت رسول ﷺ کے باعث خود نفی کر دیتا ہے۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ خواہ دیکھنے والوں کو بظاہر نمازی و حاجی اور مولانا و مفتی وغیرہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اس کے یہ اعمال جسم بے جان کی طرح ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے۔ حکومت ایسے کے وجود سے زمین کو پاک کر دے جیسا کہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ملاقات سے متعلقہ احادیث میں مرتد کا واقعہ منقول ہے۔ خود اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی بدگوئی کرنے والی عورت کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا گیا۔ کیونکہ اگر کسی کی کوئی قیمت ہے تو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے تعلق رکھنے کے باعث ہے۔ جب رسول ﷺ کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ سے اور اسلام سے کیا تعلق رہ گیا؟ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے نجدیت کے باعث اہانت رسول ﷺ کی بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ نجدیت زدہ حضرات مختلف خوشنما لباسوں میں ملبوس ہو کر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے اور اللہ و رسول سے ان کا رشتہ توڑنے اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول اور ذوالخویصرہ کے ساتھ جوڑنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مہربانوں کو عقل سلیم اور چشم بصیرت عطا فرمائے کہ وہ اپنے اور مسلمانوں کے نفع و نقصان کو پہچان کر اس راستے پر گامزن ہوں جس میں دارین کی بھلائی ہے۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً کَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا

(ابوداؤد جلد سوم، کتاب الحدود، رقم الحدیث ۹۵۷، ص ۳۳۸، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: شعبی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کرتی

اور آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتی۔ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی۔پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَعْنِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهٗ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى مَايُصِيْرُ اَمْرُهٗ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهٗ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهٗ

(بخاری جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، رقم الحدیث ۲۸۱، ص ۱۵۳، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا کیونکہ اس نے اللہ اور اس رسول کو اذیت دی ہے۔محمد بن مسلمہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ پسند فرماتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں۔آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔وہ کعب بن اشرف کے پاس گیا۔اور کہا اس نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے ہم کو اوامر نواہی کا مکلّف بنادیا ہے اور ہم سے صدقات طلب کرتے ہیں۔محمد بن مسلم نے کہا کعب بن اشرف نے کہا بخدا تم اس کے بعد اس سے بھی زیادہ تنگ پڑ جاؤ گے۔محمد بن مسلمہ نے کہا ہم نے اس کی اتباع کی ہے اور اس کا فراق پسند نہیں کرتے حتی کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا معاملہ کدھر جاتا ہے۔وہ بہت دیر تک اس کے ساتھ محوگفتگو رہے حتی کہ اس پر قادر ہوگئے اور اس کو قتل کردیا۔

وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيّ وَيَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّقَالَ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِه مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَائَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ

(مسلم شریف جلد دوم، کتاب الحج، رقم الحدیث ۳۲۰۴ ص ۲۶۳ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ نے سر پر ''خود'' (آہنی ٹوپی) پہن رکھی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی (گستاخ رسول) ''ابن خطل'' کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، تو آپ ﷺ نے حکم دیا، اسے قتل کردو!

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے گستاخ کعب بن اشرف اور ابن خطل کو قتل کرنے کا حکم دیا بلکہ جس بیت اللہ میں غیر موذی جانور کو مارنے کی ممانعت ہے، وہاں کعبۃ اللہ کے غلاف میں لپٹے ہوئے گستاخ رسول کو قتل کرنے کا مصطفیٰ کریم ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا۔

معراج رسول ﷺ اور دیدار الٰہی جل جلالہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْت بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرَفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِىَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسِرْت فَقَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ؟ صَلَّيْت بِطَيْبَةٍ وَاِلَيْهَا الْمُهَاجِرُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْت بِطُوْرِ سَيْنَآءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتٍ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَجُمِعَ لِىَ الْاَنْبِيَآءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِىْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ ثُمَّ صَعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاِذَا فِيْهَا اَبْنَا الْخَالَةِ عِيْسَى وَيَحْيىٰ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا فِيْهَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِىْ اِلَى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا هَارُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ثُمَّ صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِیْهَا اِدْرِیْسُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاِذَا فِیْهَا مُوْسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِیْ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِیْهَا اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِیْ فَوْقَ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ فَاَتَیْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی فَغَشِیَتْنِیْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِیْلَ لِیْ اِنِّیْ یَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَرَضْتُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمَّتِكَ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَلَمْ یَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ عَلٰی مُوْسیٰ فَقَالَ كَمْ فَرَضَ عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَقُوْمَ بِهَا اَنْتَ وَلَا اُمَّتُكَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِیْفَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَخَفَّفَ عَنِّیْ عَشْرًا ثُمَّ اَتَیْتُ اِلٰی مُوْسیٰ فَاَمَرَنِیْ بِالرُّجُوْعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّیْ عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰی خَمْسِ صَلٰوةٍ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِیْفَ فَاِنَّهٗ فَرَضَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ صَلٰوتَیْنِ فَمَا قَامُوْا بِهِمَا فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ التَّخْفِیْفَ فَقَالَ اِنِّیْ یَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمَّتِكَ خَمْسِیْنَ صَلٰوةٍ فَخَمْسٌ بِخَمْسِیْنَ فَقُمْ بُهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِرّیٰ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرَّیٰ یَقُوْلُ حَتْمٌ فَلَمْ اَرْجِعْ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس بن مالک اضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ پڑتی تھی اس کا قدم پڑتا تھا' میں اس پر سوار ہوا اور میرے ہمراہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چنانچہ میں رات کے وقت چلا جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریں اور نماز پڑھیں اور میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ ﷺ جانتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی؟ آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں نماز ادا فرمائی ہے۔ اس کی طرف ہجرت ہوگی پھر جناب جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریئے اور نماز ادا فرمایئے۔ میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا۔ آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی آپ ﷺ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے پھر کہا اتریئے اور نماز ادا فرمایئے میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا۔ کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے۔ جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں پہنچا۔ وہاں تمام پیغمبر اکٹھے

کیئے گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں سب کا امام بنا، پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے چڑھا کر پہلے آسمان پر لے گئے۔ وہاں پر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے پھر وہاں سے دوسرے آسمان پر لے گئے جہاں دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام ملے پھر تیسرے آسمان پر لے گئے۔ جہاں جناب یوسف علیہ السلام ملے پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر پانچویں آسمان پر لے گئے۔ وہاں پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ چھٹے آسمان پر لے گئے۔ وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر آپ ﷺ ساتویں آسمان پر لے گئے۔ جہاں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر وہ مجھے ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ وہاں پر مجھے ایک بادل کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا (جس میں خاص تجلی الٰہی تھی) میں نے سجدہ کیا۔ مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ جس دن میں نے زمین اور، آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ادا کرے۔ میں لوٹ کر جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے مجھے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ انہوں نے دریافت کیا آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی امت پر کتنی نمازیں فرض ہوئیں؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ واپس جا کر تخفیف کرائیں۔ میں اپنے پروردگار جل جلالہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دس پھر کم فرمادیں۔ یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا لوٹ جائیے اور تخفیف کرائیے۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں تو وہ ان کو ادا نہ کرسکے۔ میں پھر پروردگار جل جلالہ کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں میں تخفیف چاہی۔ پروردگار نے فرمایا۔ میں نے جس دن زمین اور آسمان کو تخلیق کیا۔ اسی دن آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمادیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت نہیں ادا کرے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کا یہ حکم قطعی ہے۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے کہا کہ اللہ رب العزت کے پاس دوبارہ جائیے۔ میں سمجھ چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے لہذا میں پھر نہ گیا۔ (سنن نسائی جلد اول شہادت الصلوٰۃ رقم الحدیث ۴۵۳ ص ۱۳۷ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

عقیدہ: محال ہے کہ کوئی حضور ﷺ کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور ﷺ کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔

عقیدہ: حضور ﷺ کو اللہ عزوجل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جویائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزوجل طالب رضائے مصطفیٰ ﷺ

عقیدہ: حضور کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی وعرش

تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا' نہ ہو اور جمال الٰہی بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بلاواسطہ سنا اور تمام ملکوت السموٰت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا سَالِمُ بْنِ جَعْفَرٍعَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارَ وَهُوَيُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَنُوْرُهٗ وَ قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ

(ترمذی جلد دوم' ابواب تفسیر القرآن' رقم الحدیث ۱۲۰۵ ص ۵۱۸ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو دیکھا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ''لاتدرکه الابصار و هو یدرک الابصار' حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے یہ تو اس وقت ہے جب وہ اپنے ذاتی نور سے جلوہ گر ہو رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو دو مرتبہ دیکھا۔

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

(ترمذی جلد دوم' ابواب تفسیر القرآن رقم الحدیث ۱۲۰۶ ص ۵۱۹ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ ''ولقد راہ نزلتہ اخریٰ'' کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَابْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُمَا رَاٰى قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِه هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ ''ما کذب الفواد ما رای'' کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم' ابواب تفسیر القرآن ۱۲۰۷، ص ۵۱۹ مطبوعہ فرید بک لاہور)

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ الْاَشَجِّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اْلاَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ اَبِیْ جَهْمَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِه مَرَّتَيْنِ

(مسلم شریف جلد اول' کتاب الایمان' رقم الحدیث ۳۴۴' ص ۱۸۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (قرآن کی آیت ہے) ''ان کے دل نے جو دیکھا اسے جھٹلایا نہیں اور انہوں نے اسے دوبارہ بھی دیکھا'' نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ اپنے دل (کی آنکھ) کے ذریعے دیکھا۔

نذر و نیاز کی حقیقت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقُ اَنْبَاَ سُفْيَانَ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَ ذَبَحَ الْاٰخِرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(سنن ابن ماجہ جلد دوم' ابواب الاضاحی' باب الاضاحی رسول اللہ ﷺ' رقم الحدیث ۹۰۷ ص ۲۶۳ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' ثوری' عبداللہ بن محمد بن عقیل ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو مینڈھے خریدتے جو موٹے تازے سینگوں دار کالے اور سیاہ رنگ دار ہوتے۔ ایک اپنی امت کی جانب سے ذبح کرتے جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہو اور رسول ﷺ کی رسالت کا قائل ہو اور دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے ذبح فرماتے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَا فِىْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِىْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ

(مسلم شریف جلد دوم' کتاب الاضاحی' رقم الحدیث ۴۹۷۶ ص ۸۱۴' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کی ٹانگیں' پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں' اسے پیش کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے عائشہ! چھری لاؤ! پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے چھری پکڑی۔ مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور پڑھا بسم اللہ! (پھر دعا کی) اے اللہ! محمد ﷺ آل محمد ﷺ' اور محمد ﷺ کی امت کی جانب سے اسے قبول کر! (سیدہ عائشہ ﷺ فرماتی ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کی قربانی کر دی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَاشَرِیْكٌ عَنْ اَبِی الْحَسنَآءِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَاهٰذَا فَقَا لَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْهُ

(ابوداؤد جلد دوم' کتاب الاضحایا' رقم الحدیث ۱۰۱۷' ص ۳۹۱ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا' یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ (ارشاد عالی کے تحت) ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔

ف: ایصال ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگان دین کے لئے کیا جاتا ہے۔ دوسرا جو عام مسلمانوں کے لئے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصال ثواب کے ذریعے ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے۔ جبکہ بزرگان دین کے لئے ایصال ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصال ثواب کر کے ان کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرے۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصال ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔ بعض حضرات جن کے دل مقربین بارگاہ الٰہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں' وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے ایصال ثواب کرنے والے ان کو اربابا من دون اللہ بنائے بیٹھے ہیں۔ ورنہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصال ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟ فافہم

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ قَالَ

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یُطَأُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ فَضَحّٰی بِہٖ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی الْمِدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتَ فَاَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ فَذَبَحَہٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّتِہٖ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ

(ابوداؤد جلد دوم' کتاب الاضحایا' رقم الحدیث ۱۰۱۹' ص ۳۹۲ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کے لئے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ' پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! اسے قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امت محمد ﷺ کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کردی۔

ف: نبی کریم ﷺ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد ﷺ کی جانب منسوب فرمادیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ معلوم ہوا جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصال ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کردینے سے ''ما اہل بہ لغیر اللہ'' میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لئے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام اور مردار ٹھہرانے والے شریعت مطہرہ پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّ اُمَّہٗ مَاتَتْ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْیُ الْمَاءِ فَتِلْکَ سِقَایَۃُ سَعْدٍ بِالْمَدِیْنَۃِ

(سنن نسائی' جلد دوم' رقم الحدیث ۳۶۹۸' ص ۵۷۷' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں

کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پلانا تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

مسئلہ:ان سے استمد ادو استعانت محبوب ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں' چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو' رہا ان کو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کا فریب ہے۔مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا۔مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ:ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لئے سعادت و باعث برکت ہے۔

مسئلہ:ان کو دور نزدیک سے پکارنا سلف صالح کا طریقہ ہے۔

مسئلہ:اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاۃ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم ادراک وسمع وبصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔

مسئلہ:انہیں ایصال ثواب نہایت موجب برکات امر مستحب ہے۔اسے عرف میں ادب نذر و نیاز کہتے ہیں۔ یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصا گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ:عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ وایصال ثواب اچھی چیز ہے۔رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم تنبیہ چونکہ عموما مسلمانوں کو بحمدہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے۔ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کردی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں لہذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کرلیں ورنہ اگر بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔اول سنی صحیح العقیدہ ہو' دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے' سوم فاسق معلن نہ ہو' چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو۔(بہار شریعت حصہ اول)

دم اور تعویذات کا بیان

حَدَّثَنَا بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَکِّیُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ الدَّرَ اوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ وَھُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُسَامَۃَ بْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ اِذَا اَشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقَاہُ جِبْرِیْلُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْکَ وَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّحَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ

(مسلم شریف جلد سوم، کتاب السلام رقم الحدیث ۵۵۸۲ص ۱۵۹، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُہٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْہِ وَاَمْسَحُ بِیَدِہٖ رَجَآءَ بَرَکَتِھَا

(بخاری جلد سوم، کتاب التفسیر، رقم الحدیث ۸ص ۳۷ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: عروہ (بن زبیر) نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے۔ جب آپ ﷺ کی مرض میں اضافہ ہوا (جس مرض میں آپ ﷺ نے وفات پائی) تو میں آپ ﷺ پر معوذات پڑھتی اور آپ کے دستِ اقدس کی برکت کی امید رکھتے ہوئے اس سے آپ ﷺ کو مسح کرتی۔

حَدَّثَنَا اَلْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اِبْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشۡتَکٰی یَقۡرَأُ فِیۡ نَفۡسِہٖ بِالۡمُعَوِّ ذَاتِ وَیَنۡفُثُ فَلَمَّا اشۡتَدَّ وَجَعَہٗ کُنۡتُ اَقۡرَاءُ عَلَیۡہِ وَ اَمۡسَحُ عَلَیۡہِ بِیَدِہٖ رَجَآءَ بَرَکَتِھَا

(سنن ابوداؤد جلد سوم' باب کیف الرقی' رقم الحدیث ۵۰۵ ص ۱۸۰' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذ تین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ ﷺ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرا کرتی' برکت کی امید رکھتی ہوئی۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدُثَنَا اَبُوۡ عَوَانَۃَ عَنۡ اَبِیۡ بِشۡرٍ عَنۡ اَبِی الۡمُتَوَکِّلِ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِنِ الۡخُدۡرِیِّ اَنَّ رَھۡطًا مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ انۡطَلِقُوۡا فِیۡ سَفۡرَۃٍ سَافَرُوۡھَا فَنَزَلُوۡا بِحَیٍّ مِنَ الۡعَرَبِ فَاسۡتَضَا فُوۡھُمۡ فَاَبَوۡا اَنۡ تُضَیِّفُوۡھُمۡ قَالَ فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِکَ الۡحَیِّ فَشَقُّوۡا لَہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ لَا یَنۡفَعُہٗ شَیۡءٌ فَقَالَ بَعۡضُھُمۡ لَوۡ اَتَیۡتُمۡ ھٰٓؤُلَاءِ الرَّھۡطِ الَّذِیۡ نَزَلُوۡا بِکُمۡ اَنۡ یَکُوۡنَ عِنۡدَ بَعۡضِھِمۡ شَیۡءٌ یَنۡفَعُ صَاحِبَکُمۡ فَقَالَ بَعۡضُھُمۡ اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَیۡنَا لَہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ لَا یَنۡفَعُہٗ شَیۡءٌ فَھَلۡ عِنۡدَ اَحَدٍ مِنۡکُمۡ یَعۡنِیۡ رُقۡیَۃً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الۡقَوۡمِ اِنِّیۡ لَاَرۡقِیۡ وَلٰکِنِ اسۡتَضَفۡنَا کُمۡ فَاَبَیۡتُمۡ اَنۡ تُضَیِّفُوۡنَا مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰی تَجۡعَلُوۡا لِیۡ جُعۡلًا فَجَعَلُوۡا لَہٗ قَطِیۡعًا مِنَ الشَّاءِ فَاَتَاہُ فَقَرَاَ عَلَیۡہِ بِاُمِّ الۡکِتٰبِ وَیَتۡفُلُ حَتّٰی رٰی کَاَنَّمَا اُنۡشَطَ مِنۡ عِقَالٍ قَالَ فَاَوۡفَاھُمۡ جُعۡلَھُمُ الَّذِیۡ صَالَحُوۡھُمۡ عَلَیۡہِ فَقَالُوۡا اقۡتَسِمُوۡا فَقَالَ الَّذِیۡ رَقٰی لَا تَفۡعَلُوۡا حَتّٰی نَاۡتِیَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَنَسۡتَاۡمِرُہٗ فَغَدَوۡا عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوۡا لَہٗ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مِنۡ اَیۡنَ عَلِمۡتُمۡ اَنَّھَا رُقۡیَۃٌ اَحۡسَنۡتُمۡ وَاضۡرِبُوۡا لِیۡ مَعَکُمۡ بِسَھۡمٍ

(سنن ابوداؤد جلد سوم' کتاب البیوع' رقم الحدیث ۲۴ ص ۲۶' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ اصحاب رضوان اللہ علیہم

اجمعین ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اور ان سے ضیافت کے لئے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے (اگر) کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لئے کہا تھا کہ تم نے انکار کر دیا لہذا میں دم نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ میرے لئے کوئی انعام مقرر کرو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا۔ جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔

ف: اس حدیث سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ آیات قرانیہ میں شفا بھی ہے۔ روحانی شفا تو ہر ایک کے نزدیک مُسَلَّم لیکن جسمانی شفا سے بھی کلام الٰہی کا دامن خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآنی آیات سے دم اور جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی مرضی سے دم کرنے والے کی مالی خدمت کرے تو اس کے جواز میں کلام نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے حصے کا مطالبہ کر کے اور "**واضربو الی معکم بسھم**" فرما کر جواز کو خوب ذہن نشین کروا دیا تا کہ کسی کے دل میں اس کے متعلق کوئی شبہ نہ رہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِ وبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ کَلِمَاتٍ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ وَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو یُعَلِّمُهُنَّ مِنْ عَقَلَ مِنْ بَنِیْهِ وَمَنْ لَمْ

یَعۡقِلُ کَتَبَہٗ فَاعۡلَقَہٗ عَلَیۡہِ

(سنن ابوداؤد، جلد سوم، باب کیف الرقی، رقم الحدیث ۴۹۶، ص ۱۷۷، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جدامجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت کہنے کے لئے یہ کلمات سکھایا کرتے۔ ''پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میری پاس آئیں'' چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما یہ دعا اپنے بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جوان سمجھ ہوتے ان کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے۔

حَدَّثَنِیۡ اَبُوۡ الطَّاھِرِ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ وَھۡبٍ اَخۡبَرَنِیۡ مُعَاوِیَۃَ بۡنُ صَالِحٍ عَنۡ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ ابۡنِ جُبَیۡرٍ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ عَوۡفِ بۡنِ مَالِکٍ الۡاَشۡجَعِیِّ قَالَ کُنَّا نَرۡقِیۡ فِیۡ الۡجَاھِلِیَّۃِ فَقُلۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ کَیۡفَ تَرٰی فِیۡ ذٰلِکَ فَقَالَ اعۡرِضُوۡا عَلَیَّ رُقَّاکُمۡ لَا بَاۡسَ بِالرُّقٰی مَالَمۡ یَکُنۡ فِیۡہِ شِرۡکٌ

(مسلم شریف، جلد سوم، کتاب السلام رقم الحدیث ۵۶۱۵ ص ۱۶۸، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دم کے الفاظ سناؤ۔ جس دم میں شرکیہ کلمات نہ ہوں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بۡنُ حُجۡرٍنَا اِسۡمَاعِیۡلُ بۡنُ عِیَّاشٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ اِسۡحَاقِ عَنۡ عَمۡرٍو بۡنِ شُعَیۡبٍ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمۡ فِیۡ النَّوۡمِ فَلۡیَقُلۡ اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنۡ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَمِنۡ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنۡ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیۡنِ وَ اَنۡ یَحۡضُرُوۡنِ فَاِنَّھَا لَنۡ تَضُرُّہٗ فَکَانَ عَبۡدُاللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو یُلَقِّنُھَا مَنۡ بَلَغَ مِنۡ وَلَدِہٖ وَمَنۡ لَمۡ یَبۡلَغۡ مِنۡہُ کَتَبَھَا فِیۡ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیۡ عُنُقِہٖ

(ترمذی جلد دوم' ابواب الدعوات' رقم الحدیث ۱۴۵۰' ص ۶۲۹ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ" الخ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل وتمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب وعذاب' بندوں کی شر' شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔

ف: بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے' ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہذا ایسے مستحسن کام کو شرک وبدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِي بِذَا اَبُوْ مَعْبَدٍ ثُمَّ اَنْكَرَهُ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ

(مسلم شریف جلد اول' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۱۲۱۷' ص ۴۵۸' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: عمرو (بن دینار) بیان کرتے ہیں۔ ابو معبد نے پہلے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سنایا اور پھر بعد میں اس کا انکار کر دیا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان یہ ہے) تکبیر (کی بلند آوازیں سن کر) ہمیں پتہ چل جاتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہو چکی ہے۔

وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءِ صَلٰوةِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ

(مسلم شریف جلد اول' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۱۲۱۸ص ۴۵۹' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں صرف تکبیر (کی بلند آوازوں کے ذریعے) نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کا پتہ چلتا تھا۔

عمرو کہتے ہیں' کچھ عرصے بعد میں نے ابو معبد سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا' میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو کہتے ہیں' حالانکہ انہوں نے پہلے خود یہ حدیث سنائی تھی۔

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ

(مسلم شریف جلد اول' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۱۲۱۹ص ۴۵۹ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں یہ ذکر سنتا' تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں۔

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اَخۡبَرَہٗ اَنَّ رَفۡعَ الصَّوۡتِ بِالذِّکۡرِ حِیۡنَ یَنۡصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الۡمَکۡتُوۡبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھۡدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ کُنۡتُ اَعۡلَمُ اِذَا انۡصَرَفُوۡا بِذٰلِکَ اِذۡ سَمِعۡتُہٗ

ترجمہ: ابومعبد (نافذ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جس وقت لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں معروف تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جس وقت آواز بلند ذکر سنتا تھا۔

(بخاری جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۷۹۸ ص ۳۷۱' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بۡنُ عَبۡدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ حَدَّثَنَا عَمۡرٌو قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ اَبُوۡمَعۡبَدٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ کُنۡتُ اَعۡرِفُ انۡقِضَاءَ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِالتَّکۡبِیۡرِ قَالَ عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ عَنۡ عَمۡرٍو قَالَ کَانَ اَبُوۡ مَعۡبَدٍ اَصۡدَقُ مَوَالِی ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِیٌّ وَّاسۡمُہٗ نَافِذٌ

(بخاری جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۷۹۹ ص ۳۷۱' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی نماز مکمل ہونے کو تکبیر کی آواز سن کر پہچان لیتا تھا۔

عَنۡ اَبِی الزُّبَیۡرِ قَالَ کَانَ عَبۡدُاللّٰہِ بۡنِ الزُّبَیۡرِ یُھَلِّلُ فِیۡ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ یَقُوۡلُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَانَعۡبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعۡمَۃُ وَلَہُ الۡفَضۡلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الۡحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ وَ لَوۡکَرِہَ الۡکَافِرُوۡنَ ثُمَّ یَقُوۡلُ ابۡنُ الزُّبَیۡرِ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِى دُبُرِ الصَّلٰوةِ

(سنن نسائی جلد اول٬ باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم٬ رقم الحدیث ۱۳۴۳ص۴۱۲مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے: لاالہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ نبی کریم ﷺ انہی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے۔

ف: مذکورہ احادیث سے فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت ہوا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بُزَيْعٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَابِرَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَوْسَمِعْتُ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاٰى نَاسُ نَارًا فِى الْمَقْبُرَةِ فَاَتَوْهَا فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْقَبْرِ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ نَاوِلُوْنِىْ صَاحِبَكُمْ فَاِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِىْ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالذِّكْرِ

(ابوداؤد جلد دوم٬ کتاب الجنائز٬ رقم الحدیث ۱۳۶۷ص ۵۳۶مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے یا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے۔ اپنا ساتھی مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔

ف: آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل اور بہت خوب ہے کیونکہ یہ ریا سے بہت دور ہے لیکن بلند آواز سے ذکر کرنا بھی محض بے اصل نہیں ہے جبکہ اس میں ریا اور دکھاوا نہ ہو۔ بلند آواز سے ذکر الٰہی کرنے والے پر آخری وقت رسول اللہ ﷺ نے کتنی شفقت فرمائی کہ اسے خود اپنی مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ باغ فدک

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِىّ نَا اللَّيْثُ بْنُ اَسْعَدَ

عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْسِلَتْ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ ؓ الصِّدِّيْقِ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفِدَكَ وَ مَابَقِىَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يُدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا

(ابوداؤد جلد دوم، کتاب الخراج، رقم الحدیث ۱۱۹۴ص ۴۵۵ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہکے لئے پیغام بھیجا۔ ان سے رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور جو خیبر کے خُمس سے باقی تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہنے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے مال سے آل محمد ﷺ کھاتے ہیں اور خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں ذرا سی تبدیلی بھی نہیں کروں گا اور اسی حال میں رکھوں گا جس حال میں وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھا اور میں اس میں عمل نہیں کروں گا مگر اسی طرح جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہنے اس میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے بالکل انکار کر دیا۔

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَيَسْاَ لْنَهٗ ثُمُنَهُنَّ بِالْمِيْرَاثِ مِنْ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتۡ لَھُنَّ عَائِشَۃُ اَلَیۡسَ قَدۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا نُوۡرَثُ مَاتَرَکۡنَا فَھُوَ صَدَقَۃٌ

(ابوداؤد جلد دوم' کتاب الخراج' رقم الحدیث ۱۲۰۲' ص ۴۸۵' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے جبکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے وفات پائی تو ارادہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کی میراث سے آٹھویں حصے کا ان کے لئے سوال کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بلکہ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے؟

ف: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نبی کریم ﷺ کے دنیاوی اموال فدک وخیبر وغیرہ سے میراث نہ دی اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو۔ کیونکہ دنیاوی مال میں نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ حضرات جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا تھا دریں حالات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بطور میراث حصہ نہ دینا قابل اعتراض تو نہیں ہے ہاں جس طرح آمدنی سے انہیں رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ملا کرتا تھا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد بھی ملتا رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الۡاَنۡصَارُ مِنَّا اَمِیۡرٌ وَّ مِنۡکُمۡ اَمِیۡرٌ فَاَتَاھُمۡ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَدۡ اَمَرَ اَبَا بَکۡرٍ اَنۡ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَیُّکُمۡ تَطِیۡبُ نَفۡسَہٗ اَنۡ یَتَقَدَّمَ اَبَا بَکۡرٍ قَالُوۡا نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ اَنۡ نَتَقَدَّمَ اَبَا بَکۡرٍ

(سنن نسائی جلد اول' کتاب الامۃ' رقم الحدیث ۷۸۰' ص ۲۳۸ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پرنور ﷺ کا وصال شریف ہوا تو انصار

نے کہا ہم میں سے ایک صاحب کو امام ہونا چاہئے اور مہاجرین میں سے ایک امیر۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پرنور ﷺ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے پر راضی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوں۔

نوٹ: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی بناء پر انبیاء کرام کے بعد افضل الناس ہیں۔ علماء اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع انسان میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے بہترین مظہر اور اسوہ رسول ﷺ کے بہترین نمونہ امام ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ کے بقول آیت شریفہ "وسیجنبھا الاتقی الذی ...الخ" سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ آیت مذکورہ میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقی یعنی سب سے زیادہ پرہیزگار فرمایا گیا ہے۔

مرتبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ ہے سیدؔ
ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

امامت دو قسم کی ہے، صغریٰ اور کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے۔ امامت کبریٰ نبی ﷺ کی نیابت مطلقہ کہ حضور ﷺ کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اس امام کے لئے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔ ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امرائے مومنین خلفائے ثلثہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضے اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں۔ حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا۔ مولیٰ علوی کیسے ہوسکتی ہیں۔ رہی عصمت تو انبیاء وملائکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: نبی ﷺ کے بعد خلیفہ برحق وامام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی

پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: بعد انبیاء ومرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس وجن وملک سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت ومنزلت والا ہو۔ اسی کو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرت اجر کہ بارہا مفضول کے لئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیان سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کے لئے پچاس کا اجر ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کرام کے ہمسفر بھی نہیں ہوسکتے۔ زیادت درکنار کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم ﷺ کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلاشبہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ: ان کی خلافت برترتیب فضیلت ہے۔ یعنی جو عنداللہ افضل واعلیٰ واکرام تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت برترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری وملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سُنّی بننے والے لوگ کہتے ہیں۔ یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا "لم ار عبقریا یفری کفریہ حتی ضرب الناس بعطن" اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو فرمایا "فی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ"

عقیدہ: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ وحضرات حسنین واصحاب بدر واصحاب بیعت الرضوان کے لئے افضلیت ہے۔ اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ: کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص رافضی ہے۔ اگرچہ چاروں خلفاء کو مسلمان مانے۔

عقیدہ: اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود وملعون خارجی ہے۔

ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ وام المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات وازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔(بہار شریعت حصہ اول)

حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی التُّجَيْبِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِی الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَّالِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰی اَحَدٍ يُدْعٰی مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

(مسلم شریف جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، رقم الحدیث ۲۲۶۷ ص ۸۷۷، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (ایک ہی قسم کی کوئی سی) دو چیزیں خرچ کرے، اسے جنت میں یہ ندا دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ سب سے بہتر ہے (قیامت کے دن) نمازیوں کو نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا، مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جبکہ روزہ داروں کو ”باب الریّان“ سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! اگرچہ ضروری نہیں کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

ف: اس حدیث شریف سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت واضح ہو رہی ہے۔

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحِ بْنُ كِيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِه اُدْعِیْ لِیْ اَبَابَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰی اُكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَيَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ

(مسلم شریف جلد سوم' کتاب فضائل الصحابہ رقم الحدیث ۶۰۵۷ ص ۲۹۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران مجھے ہدایت کی۔ اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہا اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلواؤ تاکہ میں انہیں کوئی تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اور شخص (خلافت کا) آرزومند ہوسکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ میں (خلافت کا) زیادہ حق دار ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (خلیفہ کے طور) پر قبول کریں گے۔

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

اول یہ کہ حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات ہی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان فرما دیا تھا۔

دوم یہ کہ آپ ﷺ لکھنا جانتے تھے تبھی تو آپ ﷺ نے کچھ چیز لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِیْ فَأْتِیْ اَبَا بَكْرٍ

(بخاری جلد سوم' کتاب الاحکام' رقم الحدیث ۲۰۸۴ ص ۹۳۵' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ (سعید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ (جبیر بن مطعم بن عدی نوفلی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے حضور ایک عورت آئی اور اس عورت نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق کچھ کلام کیا تو حضور اقدس ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ

آئے۔ اس عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیں۔ اگر میں آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں گویا کہ اس عورت کی مراد حضور اقدس ﷺ کی ظاہری وفات مبارکہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آ جانا (اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہیں)

ف: اس حدیث میں بھی حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف واضح اشارہ فرمایا ہے۔

بغض عثمان رضی اللہ عنہ بغض رحمٰن جل جلالہ

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ الْبَغْدَادِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْانَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍعَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃِ رَجُلٍ لِیُصَلِّیَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ ھٰذَا قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ

(ترمذی جلد دوم' ابواب المناقب' رقم الحدیث ۱۶۴۳ ص ۷۰۸ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! اس سے پہلے ہم آپ ﷺ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا اللہ تعالیٰ سے بغض و عداوت رکھنے کے مترادف ہے۔

بغض علی رضی اللہ عنہ نفاق کی علامت ہے

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلیٰ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَصرٍ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّہ سَلْمَۃَ فَسَمِعْتُھَا تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤمِنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍ

(ترمذی جلد دوم، رقم الحدیث ۱۶۵۱ ابواب المناقب ص ۷۱۲ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہوسکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

ف: مومن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھ نہیں سکتا اور منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کر نہیں سکتا۔

مولیٰ علی کہنے کا ثبوت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَیْلِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ اَوْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَکَّ شُعْبَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

(ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث ۱۶۴۷ ص ۷۱۰ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت ابو سریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ

ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مولیٰ ہیں۔

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام مومنوں کے مولیٰ ہیں۔ اسی لئے اہل ایمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مولیٰ علی کہتے ہیں اور مانتے ہیں۔

شانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْمُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا وَّاهْدِ بِهٖ

(ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث ۱۷۷۶، ص ۵۵۵، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی۔ یا اللہ جل جلالہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِىُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُوْنَسَ بْنِ جَلِيْسٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حِمَّصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ

(ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث ۱۷۷۷، ص ۵۵۵، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت ابوادریس خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن

عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ اس پر عمیر نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ یا اللہ! ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

ف: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اکرم ﷺ کی دعا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے کئی لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی۔

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے تنبیہ فرما کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے اپنی زبان سنبھالنا یعنی ادب کو ملحوظ رکھنا۔

بیعت رضوان کی فضیلت

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَيَزِيْدُ ابْنُ خَالِدِ الرَّمْلِيُّ اَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةَ

(ابوداؤد جلد سوم، کتاب السنۃ، رقم الحدیث ۱۲۲۶، ص ۴۴۹، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔

تمام بدری صحابۂ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نَا يَزِيْدَ

بْنُ هَارُوْنُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسىٰ فَلَعَلَّ اللّٰهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانَ اِنْ طَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

(ابوداؤد جلد سوم' کتاب السنة' رقم الحدیث ۱۲۲۸' ص ۴۵۰' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: موسٰی بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' احمد بن سنان' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' عاصم' ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ راوی نے کہا کہ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے۔ ابن سنان راوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کو مطلع فرمادیا تھا کہ جو چاہو عمل کرو' میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ بیعت رضوان کرنے والے اور بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان مغفرت یافتہ اور قطعی جنتی ہیں۔ لہذا ان کے جنتی ہونے میں ذرہ برابر بھی کسی مسلمان کو شک نہیں ہونا چاہئے۔

جاں نثارانِ بدر و اُحد پہ لاکھوں درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

شانِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِیُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ

(مسلم شریف جلد سوم' کتاب فضائل الصحابہ' رقم الحدیث ۶۳۶۲ ص ۴۰۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی (غیر صحابی) شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک (صحابی) کی ایک مدّ بلکہ اس کے بھی نصف (کوئی اناج خیرات کرنے

کے ثواب) کے برابر نہیں ہوسکتا۔

ف: صحابی اور غیر صحابی اعمال میں برابر نہیں جب غیر صحابی اعمال میں صحابی رسول کے برابر نہیں ہوسکتا' تو پھر عام مسلمان اپنے نبی سے اعمال میں کیسے بڑھ سکتا ہے۔ البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اُمتی بعض اوقات کثرتِ اعمال کے سبب نبی علیہ السلام سے سبقت لے جاتا ہے' ایسا عقیدہ باطل اور مردود ہے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں مت دو

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُبْنُ حَمَّادٍ نَا سَیْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ

(ترمذی' جلد دوم' ابواب المناقب' رقم الحدیث ۱۸۰۰' ص ۶۳۷' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شرارت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں دینے والے لوگوں پر رحمٰن جل جلالہ کی لعنت ہے۔

فضائل مدینہ

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعَکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّبِلَالُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَیْھِمَا قُلْتُ یَا اَبَتِ کَیْفَ تَجِدُکَ وَیَا بِلَالُ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَتْ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اِذَا اَخَذَتْہُ الْحُمّٰی یَقُوْلُ

کُلُّ امْرِیٍٔ مُصَبَّحٌ فِیْ اَھْلِہٖ

وَالْمَوْتُ اَدْنیٰ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُوْلُ

اَلَا لَيْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً

بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّ جَلِيْلُ

وَهَلْ اَرِدَنْ يَّوْمًا مِيَاهُ مِجَنَّةٍ

وَّهَلْ تَبْدُوَنْ لِیْ شَامَةٌ وَّطُفِيْلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ اَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

(بخاری جلد سوم، کتاب المرضیٰ رقم الحدیث ۶۱۲، ص ۲۹۹، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: امام مالک نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں ان دونوں کے پاس گئی اور اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے باپ تمہارا کیا حال ہے اور اے بلال رضی اللہ عنہ تمہارا کیا حال ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا وہ فرماتے:

ہر صبح تو مسرور ہے اہل و عیال سے

نزدیک تیری موت ہے تیرے تسمہ نعال سے

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ان کا بخار اتر جاتا تو وہ فرماتے:

کاش میں ایسی وادی (وادی مکہ) میں رات بسر کرتا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس ہوتی، کیا میں کسی دن مجنہ (یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے، زمانہ جاہلیت میں وہاں بازار ہوتا تھا) کے پانیوں تک پہنچوں گا۔ کیا مجھے شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑوں کا نام ہے، خطابی نے تصویب کی کہ وہ دو چشمے ہیں) نظر آئیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں مدینہ منورہ محبوب کر دے جیسا کہ ہم مکہ مکرمہ

سے محبت کرتے ہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما (آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی حتیٰ کہ آپ ﷺ کی سواری نے جب مدینہ منورہ کو دیکھا تو اس کی محبت میں رقص کرنے لگی) اے اللہ تعالیٰ! مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو صحیح فرمادے اور ہمارے لئے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو جحیفہ میں منتقل کردے (اس کا نام مہیعۃ تھا) ان کے رہنے والوں کو سیلاب بہالے گیا تو اس کا نام جحیفہ رکھ دیا گیا)

وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُحَمَّدِ السَّامِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَیْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

(مسلم شریف جلد دوم، کتاب الحج، رقم الحدیث ۳۳۲۲ص ۲۶۸، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ تعالیٰ! مدینہ میں، مکہ سے دگنی برکت کردے۔

وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَیِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَا وَائِهَا وَجَدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

(مسلم جلد دوم، کتاب الحج، رقم الحدیث ۳۳۱۴ص ۲۶۶، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں۔ میں اس بات کو حرام قرار دیتا ہوں کہ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے یا کسی شکار کو قتل کیا جائے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے ''خیر'' (سب سے زیادہ بہتر ہے) کاش انہیں اس بات کا پتہ چل جائے جو شخص اس سے منہ موڑ کے اسے چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اس میں' اس کی جگہ دوسرے شخص کو لے کر آئے گا جو اس سے بہتر ہو اور جو شخص یہاں کی بھوک پیاس اور پریشانی پر صبر کرے گا (قیامت کے دن) میں اس کی شفاعت کروں گا (راوی کو شک ہے) کہ شاید آپ ﷺ نے یہ کہا تھا' میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍانَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدْرَانِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا

(ترمذی جلد دوم' ابواب الدعوات' رقم الحدیث ۱۳۶۸' ص ۵۹۷' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے' یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔

ف: مدینہ پاک کو کئی وجوہات کی بناء پر مکۃ المکرّمہ سے افضلیت حاصل ہے۔

۱۔ مکہ کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جبکہ مدینہ منورہ کے لئے حضور ﷺ کی دعا ہے۔

۲۔ مکہ کے لئے برکت اور مدینہ منورہ کیلئے دگنی برکت کی دعا ہے۔

۳۔ مدینہ منورہ میں مرنے پر شفاعت کا وعدہ ہے جبکہ مکۃ المکرّمہ میں مرنے پر شفاعت کا وعدہ نہیں ہے۔

۴۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان مکۃ المکرّمہ سے محبت کرتے تھے جبکہ مدینہ منورہ سے دگنی محبت کرتے تھے۔

۵۔ آپ ﷺ کی سواری جب مدینہ پاک پہنچتی تو سواری خوشی سے رقص کرنے لگتی اور آپ ﷺ سواری کی رفتار تیز کر دیتے جبکہ مکۃ المکرّمہ کے بارے میں ایسی مثال نہیں ملتی۔

۶۔ مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا جبکہ مدینہ منورہ کو حضور ﷺ نے حرم بنایا۔

۷۔ مدینہ منورہ کے گرد و غبار کو میرے مولیٰ ﷺ نے شفا فرمایا۔

۸۔مکہ میں بیت اللہ ہے جبکہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ قیامت تک آرام فرمارہیں گے وہ جگہ جہاں حضور ﷺ آرام فرمارہے ہیں وہ جگہ بیت اللہ، عرش وکرسی اور کائنات کی تمام جگہوں سے افضل ہے۔

حجرِ اسود کی گواہی

حَدَّثَنَا هَنَّادُ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّىْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اِنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

(ترمذی جلد اول، ابواب الحج، رقم الحدیث ۸۴۴ ص ۴۵۶ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت عباس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔

ف:بعض حضرات صرف یہ حدیث شریف نقل کرکے لوگوں کو بتاتے ہیں کہ حجر اسود پتھر ہے۔اس سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا حالانکہ ایسی بات نہیں۔دوسری حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجِّ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُبِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

(ترمذی جلد اول، ابوب الحج، رقم الحدیث ۹۴۹ ص ۵۰۰، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ

کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا' امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف: حجرِ اسود کی آنکھیں اور زبان ہوگی یہ چومنے والے کے ایمان اور نفاق کی گواہی دے گا یعنی قیامت کے دن اہلِ ایمان کے لئے نفع بخش اور منافق کے لئے نقصان کا باعث ہوگا۔

نعت پاک مصطفی ﷺ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ مَرَّعُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِى الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدِ انْشَدْتُّ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّىْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

(سنن نسائی جلد اول' باب الرخصۃ فی انشاد الشعر الحسن فی المسجد' رقم الحدیث ۷۱۹' ص ۲۱۹' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی (حضور ﷺ کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کیا تم نے حضور سرکار دو عالم ﷺ سے نہیں سنا (جب میں آپ ﷺ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ ﷺ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرما۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانُ الْمَصِيصِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَانَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

(ابوداؤد جلد سوم' کتاب الادب' رقم الحدیث ۱۵۸۰ ص ۵۷۰ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر ان کی ہجو کرتے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک روح القدس (جبریل امین) بھی حسان کے ساتھ ہے جب تک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

ف: مذکورہ احادیث سے نعت خوانی کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ احادیث ان بدمذہبوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں جو نعت خوانی اور محفل میلاد کی مجالس کو بدعت سے تعبیر دیتے ہیں۔

محفل نعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خود میرے مولیٰ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنے منبر اقدس پر خود بٹھایا اور نعت شریف پڑھنے کا حکم دیا اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ کریم! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔

علامہ عبدالمصطفی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نعت خوانی کا انکار کرکے قرآن خوانی پر زور دینے والے کوئی بڑے سے بڑا محدث مجھ کو بتادیں؟ کہ کیا محفل حُسن قرأت کے لئے بھی کبھی حضور ﷺ نے یہ اہتمام فرمایا؟ کیا کبھی محفل حسن قرات میں موجود قاری کے لئے بھی ایسی دعائیں دی ہیں؟

مجھے امید ہے کہ اگر بدمذہب تعصب کی عینک اتار کر ان احادیث کا مطالعہ کریں تو ان میں نور سعادت کی ادنیٰ سی کرن بھی ہوگی تو انشاء اللہ ان کے سینوں کے بند دروازے کھل جائیں گے۔

مومن کی قوت سماعت

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلَ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْا اَمْوَاتًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يَجِيْبُوْنَ۔

(بخاری جلد اول، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۱۲۸۲ اص ۵۵۶ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے کنواں والوں (یعنی مشرکین مکہ جو بدر میں قتل ہوئے) پر جھانکا اور فرمایا تم نے اس چیز کو حق پالیا جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا آپ ﷺ سے عرض کیا گیا (اور قائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں) کیا آپ مُردوں کو پُکار رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم سے زیادہ سننے والے نہیں اور لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

ف: جب کافر مرنے کے بعد زندوں سے زیادہ سنتا ہے تو پھر مومن بعد از وصال کس قدر سنتا ہے اور پھر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد از وصال قوت سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ واپس جاتے ہیں تو ان کے قدموں کی چاپ بھی سنتا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیما واھلھا، رقم الحدیث ۷۰۸۷ ص ۶۴۳ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

ف: عام میت زمین کے اندر من ومٹی تلے دفن ہونے کے باوجود واپس پلٹنے والے لوگوں کے قدموں کی چاپ سنتا ہے تو اہل اللہ تعالیٰ کی قوتِ سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْرٍ عَنْ هَانِيءٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْاَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ بُحَيْرُ بْنُ رَيْسَانَ۔

(ابوداؤد جلد دوم، رقم الحدیث ۱۴۴۴ ص ۵۵۶ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......عبداللہ بن بجیر نے ہانی مولیٰ عثمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو وہاں کھڑے ہو کر فرماتے۔ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی مانگو کیونکہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔ امام داؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اسے بجیر بن ریسان نے روایت کیا ہے۔

ف: میت کو دفن کرنے کے بعد وہاں کھڑے ہو کر ذکر اللہ و استغفار کرنے کا حکم ہے لہذا تدفین کرنے کے بعد بغیر ذکر اللہ کے جلدی نہیں پلٹنا چاہئے بلکہ وہاں ٹھہر کر استغفار کرنا چاہئے۔

کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِى الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(بخاری جلد سوم، کتاب استتابۃ المرتدین، ص ۸۰۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......(یعنی ان کو حق دی جائے اور ان کے انکار کے) بعد ان کے قتل کرنے کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ کرے جب تک انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ (سورہ توبہ آیت ۱۵۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو اللہ عزوجل کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ جو آیات جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں (ان کی تاویل کر کے) مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں (خارجی

کون ہیں، کتاب ''اہل سنت و جماعت حقیقت کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں)

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَايَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَا الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُحْكَمَاتٌ اِلٰى اُوْلِى الْاَلْبَابِ قَالَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

(ابوداؤد جلد سوم' کتاب السنۃ' رقم الحدیث ۴۷۱۱ص ۴۳۰' مطبوعہ فرید اسٹال لاہور)

ترجمہ:......قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب اتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں۔ یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں (۱۳:۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ ذکر نے (قرآن مجید میں) نام لیا ہے کہ ان سے بچ کر رہا کرو۔

ف: سنت کے مخالفین کی یہ دوسری نشانی بیان ہوئی جو اصطلاح شرع میں بدعت ہے کہ بدعتی اور گمراہ گر قرآن مجید کی متشابہ آیات کو من مانے مفہوم و مطالب کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی علامگی کا سکہ جمایا کرتے ہیں۔ یہ بیماری آج خوب زوروں پر ہے بلکہ ان سے تجاوز کر کے محکمات کے مفہوم میں اہل حق سے اختلاف کر کے فروع سے لے کر اصول تک میں زور وشور سے دھاندلی کر رہے ہیں۔ عقیدہ توحید رسالت کے خانہ ساز مفہوم گھڑ کر ایک مدت سے اہلسنت و جماعت کو بے دھڑک مشرک ٹھہرایا جا رہا ہے۔ خوارج کی مردہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر ومشرک کہا جاتا ہے۔ بتوں کے حق میں جو آیتیں نازل ہوئی تھیں، انہیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا جا رہا ہے۔ اس ستم ظریفی پر ان میں سے ایک بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی عاقبت کے لئے کیسا سرمایہ جمع کر رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں ورنہ کل جب کھلیں تو فائدہ کیا ہوگا؟

تفسیر بالرّاء کا وبال

ابْنُ هِلَالٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ حَزْمٍ اَخُوْحَزْمِ الْقِطَعِیِّ ثَنیٰ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْفِیُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، رقم الحدیث ۸۶۲ ص ۳۵۱ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔

قیامِ تعظیمی کا بیان

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ںِالْخُدْرِیِّ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِ سَعْدٍ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ اَوْاِلٰی خَيْرِكُمْ فَجَآءَ حَتّٰی قَعَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد جلد سوم، ابواب السلام، رقم الحدیث ۱۷۷۴ ص ۶۳۸ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنوقریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تحکیم پر اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلوایا۔ وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ آئے اور آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

ف: اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کی طرف کھڑے ہوجاؤ۔ سرداری اور بہتری کے لفظوں سے معلوم ہورہا ہے کہ یہ تعظیمی قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ گدھے پر سوار ہوکر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہورہے تھے تو آپ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو ان کی طرف کھڑے ہونے کے لئے فرمایا کہ انہیں گدھے سے اتار لاؤ۔ ان کے نزدیک تعظیمی قیام تو مکروہ ہے اور یہ ضرورت کے تحت کھڑا ہونا تھا۔ یہ قیاس درست معلوم نہیں ہوتا کہ ایک ایسا معزز سوار بیماری کی حالت میں گدھے پر سوار ہوکر آئے، جو خود اترنے سے بھی مجبور ہو اور اس کے ساتھ اپنوں میں سے ایک دو آدمی بھی نہ ہوں۔ یقیناً ان کے ساتھ ان کے عزیزوں میں سے کئی افراد ہوں گے۔ دریں حالات انہیں اتارنے کے لئے حکم نہیں دیا بلکہ تعظیما کھڑے ہونے کے لئے ہی فرمایا ہوگا اور اس میں کوئی قباحت نظر بھی نہیں آتی کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہوجاتیں۔ تعظیم تو رہی ایک طرف، ازراہ شفقت اپنے کسی عزیز اور پیارے کے لئے فرط محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے، جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شانہ اقدس میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ محبت میں کھڑے ہوجاتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے یا جیسے ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا رضاعی باپ آیا تو آپ ﷺ نے چادر مبارک بچھادی اور انہیں ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی ماں آئی تو انہیں بھی ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی بھائی آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اسی طرح بعض روایات میں حضور ﷺ کا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے کھڑا ہونا آیا ہے۔ دریں حالات فرط محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور ضرورتاً کھڑے ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔ پھر قیام کرنا اس کے لئے مکروہ ہے جو چاہے کہ لوگ میرے لئے تعظیماً کھڑا ہوا کریں اور کھڑے نہ ہوں تو وہ ناراض ہو۔ ایسے شخص کے لئے قیام نہ کرنا بہتر اور قیام کرنا مکروہ ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَلَمَّا کَانَ قَرِیْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ۔

(ابوداؤد جلد سوم، ابواب السلام، رقم الحدیث ۱۷۷۵، ص ۶۳۹، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ نے انصار سے فرمایا۔ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔

حَدَّثَنَاالُحَسَنُ بُنُ عَلِيٍّ وَابُنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عُثُمَانُ بُنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا اِسُرَائِيُلُ عَنُ مَيُسَرَةَ بُنِ حَبِيُبٍ عَنِ الُمِنُهَالِ بُنِ عَمُرٍو عَنُ عَائِشَةَ بِنُتِ طَلُحَةَ عَنُ أُمِّ الُمُؤُمِنِيُنَ اَنَّهَا قَالَتُ وَمَا رَاَيُتُ اَحَدًا كَانَ اَشُبَهَ سَمُتًا وَهَدُيًا وَدَلًّا وَقَالَ الُحَسَنُ حَدِيُثًا وَكَلَامًا وَ لَمُ يَذُكُرِ الُحَسَنُ السَّمُتَ وَالُهَدُىَ وَالدَّلَّ بِرَسُوُلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ مِنُ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجُهَهَا كَانَتُ اِذَا دَخَلَتُ عَلَيُهِ قَامَ اِلَيُهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجُلَسَهَا فِىُ مَجُلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيُهَا قَامَتُ اِلَيُهِ فَاَخَذَتُ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتُهُ وَاَجُلَسَتُهُ فِىُ مَجُلِسِهَا۔

(ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام رقم الحدیث ۱۷۷۶ ص ۶۳۹ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... حسن بن علی اور ابن بشار عثمان بن عمر اسرائیل میسرہ بن حبیب منہال بن عمرو عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے کسی کو بھی زیادہ مشابہت رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ چال ڈھال چیت اور شکل وشباہت میں۔ حسن بن علی نے حدیثا وکلاما کہا ہے اور السمت والہدی والدک کا ذکر نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت فاطمہ کرم اللہ وجہہ سے زیادہ۔ جب وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ ان کے لئے کھڑے ہوتے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔ جب حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ دست اقدس کو پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں۔

حَدَّثَنَا اَحُمَدُ بُنُ سَعِيُدِ الُهَمُدَانِيُّ نَا ابُنُ وَهُبٍ حَدَّثَنِىُ عَمُرُو بُنُ الُحَارِثِ اَنَّ عُمَرَ بُنَ السَّائِبِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا يَوُمًا فَاَقُبَلَ اَبُوُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهٗ بَعُضَ ثَوُبِهٖ فَقَعَدَ عَلَيُهِ ثُمَّ اَقُبَلَتُ اُمُّهٗ فَوَضَعَ لَهَا شَقَّ ثَوُبِهٖ مِنُ جَانِبِهِ الُاٰخَرِ فَجَلَسَتُ عَلَيُهِ ثُمَّ اَقُبَلَ اَخُوُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَاَجُلَسَهٗ بَيُنَ يَدَيُهِ۔

(ابوداؤد جلد سوم باب فی برالوالدین رقم الحدیث ۱۷۰۴ ص ۶۱۶ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... عمرو بن حارث نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کا رضاعی باپ آ گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے کپڑے کا ایک حصّہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو ان کے لئے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر رضاعی بھائی آ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھا لیا۔

ف: جب اپنے بزرگوں، والدین، سردار اور استاد کی کھڑے ہو کر تعظیم کرنے کا حکم ہے تو صلوٰۃ و سلام پڑھتے وقت تعظیماً کھڑا ہونا کیسے ممنوع ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

مزارات کی تعمیر اور غلاف کا بیان

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوْ اِلٰى لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَىَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب الجنائز رقم الحدیث ۲۱۳۶ ص ۷۳۳، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جس مرض میں انتقال ہوا۔ انہوں نے اسی بیماری کے دوران یہ وصیت کی کہ میرے لئے لحد بنانا اور اس پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے (قبر) بنائی گئی تھی۔

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

غُنْدَرٌ وَّوَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِىْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ جَمْرَةَ اسْمُهٗ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَاَبُو التَّيَّاحِ وَاسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرْخَسٍ۔

(مسلم شریف جلداول، کتاب الجنائز رقم الحدیث ۲۱۳۶، ص ۳۳۷ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نَبِيْطٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ قَبَرَ عُثْمَانُ ابْنَ مَظْعُوْنٍ بِصَخْرَةٍ۔

(سنن ابن ماجہ جلداول، باب ماجاء فی العلامۃ فی القبر، رقم الحدیث ۱۶۲۲ اص ۴۴۳، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......عباس رضی اللہ عنہ بن جعفر، محمد بن ایوب، ابوہریرۃ الواسطی عبدالعزیز بن محمد، کثیر بن زید، زینب بنت نبیط، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان بن مظعون کی قبر پر پتھر کا نشان لگایا تھا۔

عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا يَّقُوْلُ اَلاهَلُ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ الْاٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔

(بخاری جلداول، کتاب الجنائز، باب ۸۴۶، ص ۵۴۰ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی (فاطمہ بنت حسین بن علی) نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے بیٹھی رہیں۔ پھر خیمہ اٹھالیا۔ لوگوں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا (وہ دونوں فرشتے تھے، یا مومنین جنوں میں سے تھے) کیا انہوں نے جس کو گم کیا تھا پالیا، دوسرے نے جواب دیا (نہیں) بلکہ ناامید ہو کر واپس لوٹ گئے۔

ف: بزرگوں کے مزارات پختہ بنانا، اس پر قبہ بنانا اور چادر چڑھانا صحاح ستہ کی مذکورہ احادیث سے ثابت ہے۔

شانِ اولیاء اللہ رحمہم اللہ

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِیْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَآءِ شِرْكٌ وَاِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَآءَ الْاَخْفِيَآءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ۔

(سنن ابن ماجہ، جلد دوم باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، رقم الحدیث ۳۹۸۹، ص ۴۸۶ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حرملہ، ابن وہب، ابن لہیعہ، عیسٰی بن عبدالرحمٰن، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی کی جانب تشریف لے گئے۔ تو وہاں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کے پاس روتے دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے حضور ﷺ کی ایک حدیث نے رلا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ذرا سا دکھاوا بھی شرک ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دوست سے ذرہ سی بھی دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جائیں تو کوئی انہیں تلاش نہیں کرتا۔ اگر وہ سامنے آتے ہیں تو کوئی کھانے تک کا نہیں پوچھتا۔ نہ انہیں کوئی پہچانتا ہے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ گرد آلود تاریک فتنے سے نکل جائیں گے۔

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ کَرَامَۃَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ شُرَیْکُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَا لُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحَبَّہ، فَاِذَا اَحْبَبْتُہ، کُنْتُ سَمْعَہ، الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہ، الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہ، الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہ، تَرَدُّدِیْ عَنْ نَّفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَ تَہٗ۔

(بخاری جلد سوم، کتاب الرقاق، رقم الحدیث ۱۴۲۲، ص ۶۲۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......خالد بن مخلد نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے شریک بن عبداللہ ابن ابونمر نے عطاء (بن یسار) نے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے حتی کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردّد نہیں کرتا جتنا تردّد اس کی جان کے بارے میں کرتا ہوں۔ وہ موت (کی سختی) کو ناپسند سمجھتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الطَّیِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، رقم الحدیث ۱۰۵۳، ص ۴۴۰، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ۔

سات قرأت کا بیان

وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَام عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُهٗ فَیَزِیْدُنِیْ حَتّٰی اِنْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِیَ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ یَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا یَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَّلَاحَرَامٍ۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب فضائل القرآن، رقم الحدیث ۱۷۹۹، ص ۶۲۸، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف (مخصوص طرح کی قرأت) کے مطابق قرآن پڑھایا۔ میں نے مزید (قرأت کی قسم) کی فرمائش کی۔ میں فرمائش کرتا رہا اور وہ اضافہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سات حروف ہوگئے۔ (سات مختلف طرح کی قرأت ہوگئی)

ابن شہاب کہتے ہیں۔ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان ساتوں حروف کا تعلق ایک ہی چیز کے ساتھ ہے اور ان کے درمیان حرام یا حلال کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

عقیدہ: قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں۔ ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں۔ اس میں امّت کے لئے آسانی یہ ہے کہ جس کے لئے جو قرأت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے، عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِالْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی غَيْرِمَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰی انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَآئِيْ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَآءَ ةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَأُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

(ابوداؤد جلد اول، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف، رقم الحدیث ۱۴۶۱، ص ۵۴۵، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سورہ الفرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے۔اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا، لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے۔پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے انہیں سورہ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔پھر فرمایا کہ اس قرآن مجید کو سات قراٴتوں میں نازل کیا گیا ہے۔پس اسے پڑھو جس طرح کسی کے لئے آسان ہو۔

ف: یہ حدیث ۲۱ صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ابی بن کعب، انس، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، سمرہ بن جندب، سلمان بن صرد، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن ابوسلمہ، عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم، ابوبکرہ، ابوجہم، ابوسعید خدری، ابوطلحہ انصاری، ابوہریرہ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ابوعبید نے اس کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔اس حدیث میں واقعہ سبعۃ احرف یعنی سات

حرفوں سے کیا مراد ہے جن میں قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق نویں صدی کے مجدد برحق یعنی خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء) نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں چالیس کے قریب مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں۔امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہنے ان میں سے سولہ اقوال کا الاتقان میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔قرطبی اور ابن حیان نے امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۵ء) صاحب فیض الباری کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں وارد سات حرفوں کے معنی میں اہل علم کا اتنا اختلاف ہے کہ بات پینتیس (۳۵) اقوال تک پہنچ گئی۔ابن حبان نے وہ پینتیس (۳۵) اقوال بیان کئے اور ان سے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی الاتقان میں نقل فرمائے ہیں۔

حضرت خاتم الحفاظ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اُمّت محمدیہ پر سات حرفوں میں پڑھنا واجب نہ تھا بلکہ ان کی آسانی کی خاطر اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی۔جس وقت صحابہ کرام نے دیکھا کہ اُمّت میں تفرقہ اور اختلاف بڑھتا جارہا ہے۔لہٰذا ایک ہی حرف پر اگر اجماع نہ کیا گیا تو اختلافات کے سیلاب کو روکا نہیں جاسکے گا۔بایں وجہ ان حضرات نے عام اور مشہور حرف یعنی مصحف عثمان پر اتفاق کرلیا اور ان حضرات کا اس کے صحیح ترین مصحف ہونے پر اجماع ہوگیا۔امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال آپ ﷺ نے دو مرتبہ دور کیا۔لہٰذا اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرأت اسی آخری دور کی قرأت کے مطابق ہے۔امام بغوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اس آخری دور میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر رہے۔قرآن مجید کا جتنا حصّہ منسوخ ہوا' وہ ان کے علم میں آیا۔پھر انہوں نے حضور ﷺ کے لئے لکھا اور اس کے مطابق آپ کو پڑھ کر سنایا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی سناتے رہے تھے۔چنانچہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسی کو قابل اعتماد قرار دے کر جمع کروایا اور اسی کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف میں لکھ کر جامع القرآن لقب پایا تھا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ملخصا (الاتقان' جلد اول نوع ۱۶' مسئلہ سوم)

عیدین کا بیان

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَاوَهْبٌ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْاِخْبَارُ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ۔

(ابوداؤد جلد دوم' باب صیام ایام التشریق' رقم الحدیث ۶۴۷' ص ۲۴۸ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... حسن بن علی' وہب موسیٰ بن علی' موسیٰ بن ابوشیبہ' وکیع' موسیٰ بن علی ان کے والد ماجد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عرفہ کا دن' قربانی کا دن اور ایام تشریق یہ ہم اہل اسلام کی عید ہیں۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

ف: رسول اللہ ﷺ نے پانچ دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ دو روزے تو عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے ہیں اور تین ایام تشریق کے یعنی ذوالحجہ کی ۱۱' ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کھانے پینے کے قرار دیئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَآءٌ اِجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيْدَانِ اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ۔

(ابوداؤد جلد اول' باب اذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید' رقم الحدیث ۱۰۵۹ ص ۴۰۷' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں جمعہ اور عیدالفطر دونوں ایک روز جمع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس دونوں کی اکٹھی دو رکعتیں صبح کے وقت پڑھ لیں اور ان دونوں پر کوئی اضافہ نہیں کیا یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى وَ عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ نِ الْوَصَابِيُّ الْمَعْنٰى قَالَ نَا بَقِيَّةُ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ

شَاءَ اَجْزَاهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

(ابوداؤد جلد اول، باب اذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید، رقم الحدیث ۱۰۶۰ ص ۴۰۷، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... محمد بن مصفی اور عمر بن حفص وصابی، بقیہ شعبہ، مغیرہ ضبی، عبدالعزیز بن رفیع، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آج تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں لہذا جو تم میں نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے اور ہم نماز جمعہ پڑھیں گے عمر نے شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ جمعۃ المبارک کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔

ان احادیث سے ان لوگوں کا موقف بھی باطل ہوا جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں فقط دو عیدیں ہیں، تیسری عید یعنی عید میلاد النبی ﷺ بدعت ہے۔

بدعت حسنہ کا بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَّمُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَهُوَ اَتَمُّ قَالَا ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ نَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهٗ بِالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدُهٗ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَآئِهٖ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَهٗ عُمُدَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهٗ خَشَبًا وَّغَيَّرَهٗ عُثْمَانُ وَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَّبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةُ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَسَقْفُهٗ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ سَقْفُهُ السَّاجُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ الْقَصَّةُ الْجَصُّ۔

(ابوداؤد جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۴۴۸ ص ۲۱۳، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت لکڑیوں کی تھی اور ستون بھی۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے

تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ کیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی بنیادوں پر تعمیر کیا یعنی کچی اینٹوں اور لکڑیوں سے اور اس کے ستون دوبارہ لگائے۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون لکڑی کے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا اور اس کی دیواریں تراشے ہوئے پتھروں اور چونے سے بنائیں اور اس کے ستون تراشے ہوئے پتھروں کے بنائے اور ساگوان کی لکڑی سے اس کی چھت تیار کی۔ مجاہد نے کہا کہ اس کی چھت ساگوان کی تھی۔ امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ''اَلْقَصَّةُ'' چونے کو کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَوَارِيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ اَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْاٰجُرِ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْاٰنَ۔

(ابوداؤد جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۴۴۹' ص ۲۱۳' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ستون رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کھجور کی لکڑیوں کے تھے۔ اوپر والے حصے پر سائے کے لئے کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گل گئیں تو دوبارہ کھجور کی لکڑیوں اور شاخوں سے بنائی گئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گل گئیں تو اسے پکی اینٹوں سے بنایا گیا جو آج تک اسی حالت میں ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَه' اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعَمَدُه' خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ شَيْئًا وَّزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَاَعَادَ عُمُدَہ‘ خَشَبًا ثُمَّ غَیَّرَہ‘ عُثْمَانُ فَزَادَ فِیْہِ زِیَادَۃً کَثِیْرَۃً وَّبَنٰی جِدَارَہُ بِالْحِجَارَۃِ الْمَنْقُوْشَۃِ وَالْقَصَّۃِ وَجَعَلَ عُمُدَہ‘ مِنَ حِجَارَۃٍ مَّنْقُوْشَۃٍ وَّسَقَّفَہ‘ بِالسَّاجِ۔

(بخاری جلد اول‘ کتاب الصلوٰۃ‘ رقم الحدیث ۴۳۰‘ ص ۲۴۰ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: ......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کا چھت کھجور کی ٹہنیوں اور اس کے ستون کھجور کی (موٹی) لکڑی کے تھے جس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہ کیا (ہاں) عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اس کے طول وعرض) میں توسیع فرمائی۔ لیکن (آلات) یعنی کچی اینٹ اور کھجور کی ٹہنیوں کے ساتھ ہی مسجد کو تعمیر کیا (جیسا کہ) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں تعمیر ہوئی تھی (اور بوجہ خرابی ستون) کی تجدید فرمائی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل دیا اور (توسیع وآلات کے اعتبار سے) اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں اور اس کے ستون بھی منقش پتھر سے بنائے اور ساگوان کی (لکڑی) کی اس پر چھت ڈالی۔

ف: تفسیر روح البیان میں ہے کہ وہ کام جسے علماء اور عارفین ایجاد کریں اور وہ سنت کے خلاف نہ ہو تو یہ اچھا کام ہے۔

۱۔ امام کاسانی علیہ الرحمہ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں کہ جو عمل لوگوں میں مشہور ہو جائے جبکہ شریعت کے مطابق ہو‘ اس کی اتباع ضروری ہے (بدائع الضائع فصل فی بیان فی یوم العید‘ جلد اول)

۲۔ علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری) میں فرماتے ہیں کہ جو کام شریعت کے مخالف نہ ہو تو وہ بدعت حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

۳۔ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ‘ شامی کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسلام کے قوانین ہیں کہ جو شخص کوئی بری بدعت ایجاد کرے اس پر تمام پیروی کرنے والوں کا گناہ ہے اور جو شخص اچھی بدعت نکالے‘ اسے قیامت تک اس عمل کی پیروی کرنے والوں کا ثواب ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بدعت حسنہ یعنی اچھی بدعت کوئی چیز نہیں ہے تو یہ بات مسلم شریف کی حدیث کے خلاف بھی ہو سکتی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ جو چیز شریعت سے نہ ٹکرائے مثلاً مسجد نبوی کی عالی شان تعمیرات‘ محراب کی تعمیر‘ جمعۃ المبارک کے دن دوسری اذان‘ قرآن کا کتابی صورت میں مرتب کرنا‘ قرآن مجید پر اعراب لگانا وغیرہ بدعت حسنہ ہیں۔

حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ مَنِيۡعٍ نَايَزِيۡدُ بۡنُ هَارُوۡنَ قَالَ نَاالۡمَسۡعُوۡدِيُّ عَنۡ عَبۡدِ الۡمَلَكِ بۡنِ عُمَيۡرٍ عَنِ ابۡنِ جَرِيۡرِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ سَنَّ سُنَّةَ خَيۡرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيۡهَا فَلَه' اَجۡرُه' وَمِثۡلُ اُجُوۡرِ مَنِ اتَّبَعَه' غَيۡرَ مَنۡقُوۡصٍ مِّنۡ اَجُوۡرِهِمۡ شَيۡئًا وَّمَنۡ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّفَاتُّبِعَ عَلَيۡهَا كَانَ عَلَيۡهِ وِزۡرَهٗ' وَمِثۡلُ اَوۡزَارِمَنِ اتَّبَعَه' غَيۡرُ مَنۡقُوۡصٍ مِّنۡ اَوۡزَارِ هِمۡ شَيۡئًا۔

(ترمذی جلد دوم' ابواب علم' رقم الحدیث ۲۵۷۲' ص ۲۳۹ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا۔ تو اس کے لئے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا۔ جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لئے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے' بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ حُجۡرٍنَا بَقِيَّةُ الۡوَلِيۡدِ عَنۡ بُحَيۡرِ بۡنِ سَعۡدٍ عَنۡ خَالِدِبۡنِ مَعۡدَانَ عَنۡ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ بۡنِ عَمۡرٍو السَّلَمِيِّ عَنِ الۡعِرۡبَاضِ بۡنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَوۡمًا بَعۡدَ صَلٰوةِ الۡغَدَاةِ مَوۡعِظَةً بَلِيۡغَةً ذَرَفَتۡ مِنۡهَا الۡعُيُوۡنُ وَوَجِلَتۡ مِنۡهَا الۡقُلُوۡبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوۡعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعۡهَدُ اِلَيۡنَا يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ اُوۡصِيۡكُمۡ بِتَقۡوَى اللّٰهِ وَالسَّمۡعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنۡ عَبۡدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّه' مَنۡ يَّعِشۡ مِنۡكُمۡ يَرٰى اِخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا وَ اِيَّا كُمۡ وَمُحۡدَثَاتِ الۡاُمُوۡرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنۡ اَدۡرَكَ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ فَعَلَيۡهِ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الۡخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيۡنَ الۡمَهۡدِيِّيۡنَ عَضُّوۡا عَلَيۡهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

(ترمذی جلد دوم' ابواب علم' رقم الحدیث ۲۵۷۳' ص ۲۴۰' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد

ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا۔ جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے یہ کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں۔ اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بے شک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ سنت کو دانتوں سے (مضبوط) پکڑ لو۔

ف: مذکورہ احادیث سے یہ بات نہایت آسانی سے معلوم ہو رہی ہے کہ ہر وہ عمل جو سرکار ﷺ کے ظاہری زمانہ اقدس میں نہیں تھا بلکہ بعد میں ایجاد ہوا اگر وہ شریعت اور سنت رسول ﷺ کے مخالف نہ ہو تو ایسے کام کو اپنانا اور ایجاد کرنا دونوں باعث اجر ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلبیت اطہار نے حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں اور بعد میں اپنے دل سے بہت سی ایسی اچھی بدعتیں یا نئے کام ایجاد کئے جن کا حکم نہ قرآن مجید میں آیا' نہ حضور ﷺ نے خود کئے اور نہ کرنے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایجاد کردہ کام بدعت حسنہ ہیں یا سنت؟ کچھ علماء کا خیال ہے کہ سنت ہیں اور صحابہ کرام کے طریقوں پر چلنے کی ہدایت حضور ﷺ کے فرمان میں موجود ہے۔ صحابہ کرام کے ایجاد کردہ کام ''بدعت حسنہ'' ہیں۔ حدیث شریف میں خلفائے راشدین کی سنت کا مطلب ان کا طریقہ ہے اور یہ طریقہ ان معنوں میں ''سنت'' نہیں جس طرح کہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ اچھے کام میلاد منانا' بزرگوں کے ایصال ثواب اور عرس کی تقاریب ایام بزرگان دین منانا' مقدس راتوں میں خصوصی عبادات کا اہتمام' اذان سے پہلے اور نماز جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام' سوئم اور چہلم و برسی کا انعقاد کرنا نہ شریعت سے ٹکراتے ہیں نہ ان کاموں سے شریعت سے منع کیا گیا لہٰذا ثواب کی نیت سے ان کاموں کا کرنا بدعت حسنہ ہے۔

اچھے کام کو شروع کرنے پر اجر

حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوْسَى

بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبِى الضُّحٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبَسِيّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَؤُا عَنْهُ حَتّٰى رُئِىَ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَّرِقٍ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَىْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَىْءٌ۔

(مسلم شریف جلد سوم' کتاب العلم رقم الحدیث ۶۶۷۴ ص ۵۰۰ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ چند دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب ان کا برا حال دیکھا اور ان کی ضرورت کو محسوس کیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ دینے کی تلقین کی۔ لوگوں سے (اس پر عمل کرنے میں) کچھ تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے پھر ایک انصاری چاندی (کے درہم) کی تھیلی لے کر آیا۔ پھر دوسرا آیا' پھر یکے بعد دیگرے لوگ آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص (کے نامہ اعمال میں) اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر رکھا جائے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو جو شخص بھی اس پر عمل کرے گا اس کے گناہ کی مانند اس (برے کام کو ایجاد کرنے والے) شخص کے نامہ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا اور ان دوسرے لوگوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَه' فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِىْ فَقَالَ اِنَّ

اَلْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّیْ لَاَخْشٰی اَنْ يَسْتَحِرَّالْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِی الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَّاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِیْ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِیْ رَاٰی قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَانَتَّهِمُكَ قَدْكُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْیَ فَتَتَّبِعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْا فِیْ نَقْلِ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِیْ فِیْ ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِی الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِالرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَآءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، رقم الحدیث ۱۰۲۸، ص ۴۲۷، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اہل یمامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا (میں حاضر ہوا تو) دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہو چکے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اسی طرح ہر جگہ قراء شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن چلا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ کام کیسے کروں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! یہ اچھا کام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار مجھ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میری بھی وہی رائے ہوگئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے زید!) تم

عقلمند نوجوان ہو۔ میں تمہیں کوئی الزام نہیں دیتا۔تم نبی کریم ﷺ کی وحی لکھا کرتے تھے۔پس اب تم قرآن کی متفرق آیات اور سورتوں کو تلاش کرو۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔اللہ کی قسم !اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ بھاری نہ ہوتا (اس لئے) میں عرض کیا۔آپ کیسے وہ کام کرتے ہیں جسے رسول اکرم ﷺ نے نہیں کیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔قسم بخدا! یہ اچھا کام ہے۔پس حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا شرح صدر فرمایا تھا۔پس میں نے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورہ برأت (یعنی سورۃ التوبہ) کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔وہ یہ ہے۔**لقد جاکم رسول من انفسکم** ......الخ۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ اچھا کام اگر چہ عہد نبوت میں نہ ہوا ہو اس کا کرنا مستحسن بلکہ بعض اوقات واجب تک ہوتا ہے۔وہی بات بدعت مذمومہ ہوگی جو شریعت سے متصادم ہے لہذا ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ کہنا اور اس کا رد کرنا صریحاً جہالت پر مبنی ہے۔

اہل اللہ پر شیطان کا بس نہیں چلتا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ یَدَہٗ فَاِنَّہٗ یَتَنَا وَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوۃٍ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا لَّمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَّ یَدَکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسُ جَآءَ بِشِھَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ فَلَمْ یَتَاَخَّرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اٰخُذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَاَ صْبَحَ مُوْثَقًا بِھَا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ۔

(سنن نسائی جلد اول، باب لعن ابلیس فی الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۱۲۱۸ص ۳۷۲، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ہم نے حضور پرنور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر تین دفعہ فرمایا۔ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے تو ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی نماز میں ایسے عمل فرماتے سنا جو آپ ﷺ پہلے کبھی نہیں کرتے تھے اور ہم نے آپ ﷺ کو ہاتھ پھیلاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا مردود اور دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعدازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں۔ (جب وہ پیچھے نہ ہٹا) تو میں نے اسے پکڑنا چاہا۔ (اگر اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے)

حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَیْطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَیْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَیْهِ فَجَآءَ فَرَاٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ یَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِیْ لَا یَغَارُ مِثْلِیْ عَلٰی مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ جَآئَكِ شَیْطَانُكِ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَعِیَ شَیْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ کُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنْ رَبِّیْ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ حَتّٰی اَسْلَمَ۔

(مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، رقم الحدیث ۶۹۸۱ ص ۶۱۲، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں سے نکلے، مجھے بہت محسوس ہوا جب آپ واپس تشریف لائے اور میرا طرز عمل دیکھا تو دریافت کیا۔ اے عائشہ! کیا ہوا؟ کیا تم نے کچھ محسوس کیا ہے؟ میں نے عرض کی، میں محسوس کیوں نہ کروں جبکہ میری جیسی عورت ہو اور آپ ﷺ جیسا مرد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی، کیا ہر انسان کے ساتھ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ

ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے پروردگار جل جلالہ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

عقیدہ: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملائکہ کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے۔ عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو یا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔ بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ ان سے گناہ ہوتا نہیں اگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لئے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہم صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں' قبل نبوت اور بعد نبوت بالا جماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ بجمد اُصغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لئے جتنے احکام نازل فرمائے' انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے۔

عقیدہ: احکام بلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے (بہار شریعت حصہ اول)

مسئلہ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال' مولیٰ عزوجل ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے۔ وہ اس کے پیارے بندے ہیں' اپنے رب جل جلالہ کے لئے جس قدر چاہیں' تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہوگا۔ پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے' ہزار ہا حکم و مصالح پر مبنی ہزار ہا فوائد و برکات کے مسمر ہوتے ہیں۔ ایک لغزش انبیاء آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی تو جنت سے نہ اترتے' دنیا آباد نہ ہوتی' نہ کتابیں آتیں' نہ رسول آتے' نہ جہاد ہوتے' لاکھوں کروڑوں مثوبات کے دروازے بند رہتے۔ ان سب کا فتح باب ایک لغزشِ آدم علیہ السلام کا نتیجہ مبارکہ و ثمرہ طیبہ ہے۔ بالجملہ انبیاء علیہم السلام کی لغزش من و تو کس شمار میں ہیں' صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے (بہار شریعت حصہ اول)

حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا یُوْنُسَ

سُلَيمًا مَوْلٰی اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل رقم الحدیث ۶۰۱۲ ص ۲۷۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں ہر بچے کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے۔ البتہ مریم اور ان کے صاحبزادے (کو وہ نہیں چھو سکا)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں تک شیطان کی پہنچ نہیں اور شیطان خود ان اہل اللہ سے اور ان کے نام بلکہ وہ جس گلی سے گزرے وہاں سے گزرنے سے ڈرتا ہے۔

لہٰذا انبیاء کرام علیہم السلام کو گناہ گار ٹھہرانا سخت قسم کی گمراہی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں جبکہ اہل اللہ کو رب کریم اپنے فضل سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

اولیاء اللہ کائنات کی جان ہیں

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

(بخاری جلد اول، کتاب العلم رقم الحدیث ۷۱، ص ۱۰۷ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت معاویہ (بن ابوسفیان) رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ میں تو فقط تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور یہ اُمّت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی اور کوئی بھی مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آ جائے (اور امر سے مراد وہ ہوا ہے جو قیامت سے

پہلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح کو قبض کرے گی) تو اس کے بعد قیامت برپا ہوگی۔

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَایُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۸۳ ص ۱۵۶ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک زمین میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَّقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۸۴ ص ۱۵۶، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس وقت تک اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا ایک بھی شخص باقی ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ جب تک اس زمین پر ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا زندہ ہے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مطلب یہ کہ اہل اللہ اس کائنات کی روح ہیں، انہی خاصان خدا کے صدقے کائنات کا وجود ہے۔

گستاخ کو امام مت بناؤ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بَکْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِیِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَیْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ السَّآئِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ اَحْمَدُ

مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوۡمًا فَبَصَقَ فِی الۡقِبۡلَۃِ وَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ‌صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَنۡظُرُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ‌صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حِیۡنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیۡ لَکُمۡ فَاَرَادَ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَنۡ یُّصَلِّیَ لَھُمۡ فَمَنَعُوۡہُ وَاَخۡبَرُوۡہُ بِقَوۡلِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ‌صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُوۡلِ اللّٰہِ‌صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمۡ وَحَسِبۡتُ اَنَّہٗ قَالَ انک اذیت اللّٰہ وَ رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۴۷۹ص ۲۲۱' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......صالح بن خیوان نے حضرت ابوسہلۃ السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے تھے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ فارغ ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے۔ اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے منع کر دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی بتایا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور میرے خیال میں آپ نے فرمایا بے شک تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔

ف: اس حدیث شریف سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

۱۔ گستاخ و بے ادب آدمی کو امام نہ بنایا جائے۔

۲۔ گستاخ و بے ادب چاہے باشرع اور کلمہ گو کیوں نہ ہو' وہ اگر امامت کرائے پھر بھی اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

۳۔ جس امام نے فقط کعبہ کو نہیں' کعبہ کی جانب تھوک دیا اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا تو جو امام، کعبہ کے کعبہ حضور ﷺ کی شان و عظمت میں زبان درازی کرے اس کے پیچھے کیسے نماز جائز ہوسکتی ہے؟

۴۔ کعبہ کی جانب منہ کر کے تھوکنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے تو ذاتِ پاک مصطفیٰ ﷺ کے علم غیب حیات' نورانیت' اختیارات' اور ان سے نسبت رکھنے والی کسی چیز کی توہین کا مرتکب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک کس قدر ناپسند ہوگا؟

بیعت کا بیان

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنَّا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

(ابوداؤد جلد دوم' کتاب الخراج' رقم الحدیث ۱۱۶۶اص ۴۴۳' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم ﷺ سے بیعت کیا کرتے تھے۔ سننے اور حکم ماننے پر اور آپ ﷺ ہمیں تلقین فرماتے کہ جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ بیعت کرنا سنت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی نیابت کے شرف سے مشرف ہوں۔ ایسے حضرات کی باتیں غور سے سننا اور حسبِ استطاعت ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات ہے' ایسے حضرات کا وجود اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے وابستہ رہنا سعادت مندی اور نجات اخروی کی ضمانت ہے کیونکہ اللہ والے خود صراط مستقیم پر چلتے اور دوسروں کو اسی راہ ہدایت پر چلانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا وَهْبٌ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ قَالَتْ مَامَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

(ابوداؤد جلد دوم' کتاب الخراج' رقم الحدیث ۱۱۶۷اص ۴۴۳' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے عورتوں کو بیعت کرنے کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہرگز کسی عورت کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا بلکہ اس سے زبانی عہد لیتے اور جب وہ عہد کر لیتی تو فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔

ف: اس حدیث سے سبق ملتا ہے کہ کوئی خواہ کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو وہ بھی اجنبی اور نامحرم عورتوں کو دیکھنے اور چھونے سے اجتناب کرے۔ مقام غور ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑا بزرگ بھلا اس ساری کائنات میں کون ہے؟ جب وہ اجنبی عورتوں کو ہاتھ نہیں لگایا کرتے تھے تو دوسرا کون مجاز ہوسکتا ہے۔ پیری مریدی کا کاروبار کرنے والے بعض حضرات اپنی

مریدنیوں کو دیکھتے ان سے ہاتھ پیر دبواتے اور خود ان کے جسم کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ وہ ہرگز پیر اور رہنما نہیں بلکہ گمراہ اور کاروباری رہزن ہیں جو جاہلوں کو اپنے جال میں پھنسا کر ان کے دین وایمان، مال و دولت اور عزت و آبرو کو لوٹتے رہتے ہیں۔ سمجھ دار آدمی ایسے پیروں کے سائے سے بھی بھاگیں اور بے خبر لوگوں کو ان کے شر سے بچانے کی مدبرانہ کوشش کریں کیونکہ ایسا کرنا ان کی خیر خواہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

زم زم شریف کے برکات

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِىُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهٗ۔

(ترمذی جلد اول ابواب الحج، رقم الحدیث ۹۵۱ ص ۵۰۰ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں رسول اللہ ﷺ بھی اسے لے جاتے تھے۔

ف: جو پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مبارک ایڑھیوں سے نکلا وہ اتنا متبرک ہے کہ اسے بھر کر لے جانے کا حکم ہے تو جس پانی میں لعاب دہن مصطفیٰ ﷺ شامل ہو جائے وہ پانی کس قدر متبرک ہوگا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عَنْدَ ابْنَ عَبَّاسٍ جَالِسًا فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِىْ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ اِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَّتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَاَحْمَدِاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اٰيَةَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ اِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم، باب الشرب من زمزم، رقم الحدیث ۳۰۶۱ ص ۲۴۲ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......علی بن محمد، عبید اللہ بن موسیٰ، عثمان بن الاسود، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہکے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ان کے پاس ایک شخص آیا۔ابن عباس رضی اللہ عنہنے دریافت کیا۔تم کہاں سے آئے ہو۔اس نے جواب دیا۔زمزم سے۔ابن عباس رضی اللہ عنہنے فرمایا زمزم جسے پینا چاہئے تھا تم نے ویسے پیا ہے یا نہیں؟۔اس نے دریافت کیا کس طرح پینا چاہئے تھا۔ابنِ عباس رضی اللہ عنہنے فرمایا۔جب تم اسے پیو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔اللہ تعالیٰ کا نام لے لو تین بار سانس لے لو اور خوب پیٹ بھر کر پیو۔جب پی چکو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ہمارے اور منافقین کے مابین فرق یہ ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کا حکم

حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلاَ تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ خَرَجْتُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَنْظُرَ لِلنَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ هُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

(ترمذی جلد اول رقم الحدیث ۴۸۷ ص ۳۴۱ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نکلتا ہوا نہ دیکھو مت کھڑے ہو۔اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس غیر محفوظ ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں۔حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے۔صحابہ کرام اور تابعین کی ایک

جماعت نے کھڑے ہوکر امام کے انتظار کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب امام مسجد میں ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں۔ یہ حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

ف: اقامت ہو رہی ہو تو کب کھڑے ہوں؟

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے (نووی شرح مسلم شریف علی حدیث ابی قتادہ)

۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب (مکبّر) حی علی الصلوٰۃ کہے اور جب قد قامت الصلوٰۃ کہتا (عینی شرح بخاری جلد دوم علی الحدیث ابی قتادہ)

۳۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی اور اہل کوفہ کا اس پر عمل رہا کہ (مکبر) جب حی علی الصلوٰۃ کہتا وہ کھڑے ہوتے اور جب قد قامت الصلوٰۃ کہتا (نووی شرح مسلم جلد اول علی الحدیث ابی قتادہ)

معلوم ہوا کہ جب موذن حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے تو مقتدی کھڑا ہونا شروع ہو جائے تا کہ قد قامت الصلوٰۃ تک مکمل کھڑا ہو جائے اس طرح دونوں اقوال پر عمل ہو جائے گا۔

مسئلہ: جب اقامت ہو رہی ہو اور آدمی اگر مسجد میں داخل ہو تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے یعنی بیٹھ جائے (از کتاب: عالمگیری)

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ رِشْدِيْنَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّاَ وُضُوْئًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْئًا هُوَ

اَلْوُضُوْءُ وَقَالَ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّلَمْ یَذْکُرْ وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب صلوٰۃ والمسافرین وقصرہا، رقم الحدیث ۱۶۹۳ص ۵۹۶ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ٹھہر گیا (امام مسلم فرماتے ہیں) اس کے بعد پورا قصہ ہے۔تاہم اس میں چہرے اور بازو دھونے کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ مشکیزے کے پاس تشریف لائے۔اس کا منہ کھولا اور درمیانے درجے کا وضو کیا پھر آپ ﷺ بستر پر آ کر سو گئے۔ پھر دوبارہ بیدار ہوئے، مشکیزے کے پاس آئے اور مکمل وضو کیا (مسلم فرماتے ہیں اس روایت میں دعا کے الفاظ میں) ''مجھے نور بنادے'' کی بجائے ''میرے نور میں اضافہ کردے'' کے الفاظ ہیں۔

ف: حضور ﷺ کا دعا فرمانا کہ میرے مولیٰ جل جلالہ میرے نور میں اضافہ کردے، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میرے آقا ﷺ نور تو تھے ہی تبھی تو اپنے نور میں اضافہ کی دعا کی۔

عقیدہ: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور ﷺ کو ملا۔روز میثاق تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور حضور ﷺ کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔حضور ﷺ نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور ﷺ کے امتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور ﷺ کی نیابت میں کام کیا۔اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور ﷺ کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا۔(بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ بَیَانٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

(مسلم شریف جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۷۶۱ ص ۳۲۳ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب موذن اذان

دیتا ہے‘ تو شیطان گوز مارتا ہوا دور بھاگ جاتا ہے۔

ف: اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے‘ اسی لئے اہل ایمان میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان دیتے ہیں تاکہ شیطان اذان کی آواز سن کر میت سے کوسوں دور چلا جائے اور مسلمان اس کے شر سے بچ جائے۔

اہل اللہ سے محبت کے ثمرات

حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ۔

(مسلم شریف جلد سوم‘ کتاب البر والصلۃ والادب رقم الحدیث ۶۴۲۴ ص ۴۳۰ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے کسی دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو متعین کیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے دریافت کیا۔ تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ میں بستی میں اپنے (دینی) بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا۔ کیا تم اس کے کسی احسان کا بدلہ چکانے کے لئے جارہے ہو تو اس شخص نے جواب دیا: نہیں! میں اس کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں (اور اسی وجہ سے اسے ملنے جارہا ہوں) وہ فرشتہ بولا: میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں (اور تمہارے لئے یہ پیغام ہے) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح محبت کرتا ہے تم اس کی وجہ سے اس شخص کے ساتھ محبت کرتے ہو۔

ف: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت وعقیدت رکھنا باعث سعادت ہے اور ایسے لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ رب تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔

وجود مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ الزِّيَادِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

(مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار رقم الحدیث ۶۹۳۵ ص ۵۹۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوجہل نے یہ دعا کی اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی تیری طرف سے (نازل ہوا) ہے۔ تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کردے یا ہم پر دردناک عذاب لے آ! تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اللہ تعالیٰ ان پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو اور نہ ہی اس وقت تک انہیں عذاب دے گا جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں کیوں عذاب نہ دے قبلہ وہ لوگ (اہل ایمان کو) مسجد حرام آنے سے روکتے ہیں۔

ف: اُمّت مصطفیٰ ﷺ پر اجتماعی عذاب کا نہ آنا رسول اکرم نورِ مجسم ﷺ کا صدقہ ہے۔ آج بھی اجتماعی عذاب کا نہ آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور ﷺ ہم میں موجود ہیں۔ بے شک وجود مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

جنت اعمال سے نہیں رحمت سے ملے گی

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِی ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّدْخِلُہٗ عَمَلُہٗ الْجَنَّۃَ فَقِیْلَ وَلَا اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَۃٍ۔

(مسلم شریف جلد سوم' کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار' رقم الحدیث ۶۹۸۴' ص ۶۱۳' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کسی بھی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں۔البتہ میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یُنْجِیْہِ عَمَلُہٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّرَحْمَۃٍ وَّقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّرَحْمَۃٍ۔

(مسلم شریف جلد سوم' کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار' رقم الحدیث ۶۹۸۵' ص ۶۱۳' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا' لوگوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' مجھے بھی نہیں' البتہ میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے اپنی بخشش اور رحمت میں ڈھانپ لے گا (اور ایک روایت میں یوں ہے راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے سر کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) مگر میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے اپنی بخشش میں ڈھانپ لے گا۔

ف: مذکورہ احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کے اعمال نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج اور تبلیغیں جنت میں نہیں لے جائیں گی بلکہ رب تعالیٰ کی رحمت سے مومن جنت میں جائے گا۔

اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے کا بیان

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ ثَنَا اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِىْ النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِىْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَاْتِىْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰهُ تَمَطّٰى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ اَنْ يُّقِيْمُوْا دِيْنَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهٗ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَّاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

(ابوداؤد جلد اول' کتاب الصلوٰۃ' رقم الحدیث ۵۱۶ ص ۲۳۶ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......محمد بن جعفر بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے۔ میرا گھر ان میں سب سے بلند تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے۔ وہ پچھلی رات آ کر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں کہ جب انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔

ف: اگر اذان سے پہلے کچھ پڑھنا یا درود و سلام پڑھنے سے اذان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اذان دعوت ناقص واقع ہوتی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہا جائے گا؟

انصاری عورت کہتی ہے کہ میرے علم کے مطابق انہوں نے کبھی اذان سے پہلے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو الم سے شروع سمجھا جائے گا؟

رفتہ رفتہ اذان سے پہلے دعا کا سلسلہ چلتا رہا۔ بالآخر سلطان ناصر صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ نے ۷۸۱ھ میں اذان سے قبل درود و سلام کی ابتداء کروائی۔ حضرت امام سخاوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب القول البدیع ص ۱۹۲ پر فرماتے ہیں کہ حضرت صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ کے دور میں اذان سے پہلے ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' پڑھتے تھے۔

اس اُمت کے چار بڑے محدثین نے اذان سے قبل درود و سلام کو جائز لکھا ہے۔

۱: امام شعرانی علیہ الرحمٰن نے اپنی تصنیف کشف الغمہ میں جائز لکھا۔

۲: امام حجر شافعی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ کبریٰ میں جائز لکھا۔

۳: امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات میں جائز لکھا۔

۴: امام شامی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ شامی میں اذان سے پہلے اور اذان کے بعد درود و سلام پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔

اذان کے بعد درود و سلام پڑھنے کا بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمَقْبَرِیُّ نَا حَیْوَةُ اَنَا کَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّه، سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّه، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّه، مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِیْ اِلَّالِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِاللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَالَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرٍ هٰذَا قُرَشِیٌّ وَهُوَ مِصْرِیٌّ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ شَامِیٌّ۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث ۱۵۴۹ص ۶۶۹ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بے شک وہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن جبیر نفیر شامی ہیں۔

ف: اس حدیث شریف سے اذان کے بعد درود و سلام پڑھنا ثابت ہوا۔

شہادتِ رسول ﷺ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةَ مَااَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ۔

(بخاری جلد دوم، کتاب المغازی، ص ۴۴۷ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورہ زمر آیت ۳۱۔۳۰) یونس (بن یزید ایلی) نے زہری (محمد بن مسلم) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا، عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ اس مرض میں فرماتے تھے۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا وہ زہر آلود کھانا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ اس کا درد میں ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں۔ اس وقت میں اس زہر کے سبب اپنی رگ جان کو کٹتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا وصال اس زہر کے سبب ہوا جو خیبر کے موقع پر یہودیہ عورت نے دیا تھا، محدثین فرماتے ہیں کہ منصب شہادت نے حضور ﷺ کے قدموں کو چوما۔ لہذا حضور ﷺ بھی شہید ہیں۔

قرآن مجید بہترین دوا ہے

حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيِّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا سُعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الدَّوَآءِ الْقُرْاٰنُ۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم، باب الاستشفاء بالقرآن، رقم الحدیث ۱۲۹۳ص ۳۸۷ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......محمد بن عبید بن عتبہ، علی بن ثابت، سعاد بن سلیمان، ابو اسحاق، حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

ف: قرآن مجید بہترین دوا ہے اس کی آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کرنا، کاغذ پر لکھ کر مریض کو پلانا، اس کی آیات کو لکھ کر گلے میں بطور تعویذ لٹکانا اور دکانوں پر چسپاں کرنا باعث برکت وشفا ہے۔

مسجد قباء میں نماز کا ثواب

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰی بَنِیْ حَطْبَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اُسَیْدَ بْنَ ظَھِیْرِ الْاَنْصَارِیَّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ کَعُمْرَۃٍ۔

(ابن ماجہ جلد اول، باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی مسجد قباء رقم الحدیث ۱۴۱۷ ص ۴۰۶ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبدالحمید بن جعفر ابو الابرد مولیٰ بن حطمہ، اسید بن ظہیر الانصاری، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔

ف: مسجد قباء میں ایک نماز کا پڑھنا عمرہ کے برابر اس لئے ہے کہ اس کی تعمیر کے موقع پتھر اور چونا میرے مولیٰ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔ یہی اس کی افضلیت کی دلیل ہے۔

میت کا بوسہ لینا

حَدَّثَنَااَبُوْبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّھُوَ مَیِّتٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی

دَمُوْعِهٖ تَسِيْلُ عَلٰى خَدَّيْهِ۔

(سنن بن ماجہ جلد اول، باب ما جاء فی تقبیل المیت، رقم الحدیث ۱۵۱۷ ص ۴۱۸ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ، علی بن محمد، وکیع، سفیان، عاصم بن عبیداللہ بن قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کی وفات کے بعد ان کی پیشانی پر بوسہ دیا گویا میں آپ ﷺ کے رخسار مبارک پر آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ وَسَهْلُ بْنُ اَبِىْ سَهْلٍ قَالُوْا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنَ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول، باب ما جاء فی تقبیل المیت، رقم الحدیث ۱۵۱۸ ص ۴۱۸ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......احمد بن سنان، عباس بن عبدالعظیم، سہل بن ابی سہل، یحییٰ بن سعید، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ الدِّمَشْقِىُّ ثَنَا رُزَيْقٌ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاِلْهَانِىُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِىْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِىْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَّصَلٰوتُهٗ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِىْ مَسْجِدِىْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَ صَلٰوتُهٗ فِىْ

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول، باب ماجاء فی الصلواۃ فی المسجد الجامع، رقم الحدیث ۱۴۷۳ص ۴۰۶مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......ہشام بن عمار، ابوالخطاب الدمشقی، رزیق ابوعبداللہ الالہانی (رباعی) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر میں نماز پڑھے۔ اسے ایک نماز کا جو محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچیس نمازوں کا، جو جامع مسجد میں نماز پڑھے اسے پانچ سو نمازوں کا، جو مسجد اقصیٰ اور میری مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچاس ہزار کا، اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے، اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

موسیقی کی ممانعت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْفَرْيَابِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ مَالِكِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلٍ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ لَمْ تَنَحّٰى حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول، باب الغناء والدف، رقم الحدیث ۱۹۷۰ص ۵۳۳مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......محمد بن یحییٰ فریابی، ثعلبۃ بن ابی مالک التیمی، لیث مجاہد کہتے ہیں۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے طبل کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور دوسری طرف ہو لئے۔ اسی طرح تین مرتبہ کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْغَدَانِیُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ وَنَاٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَقَالَ لِیْ يَانَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ

اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

(ابوداؤد جلد سوم' کتاب الادب' رقم الحدیث ۱۴۹۳ص ۵۴۴ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......سلیمان بن موسیٰ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گانے کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا۔ اے نافع! کیا تمہیں آواز آ رہی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ پس اس وقت انہوں نے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے ایسی ہی آواز سنی اور اسی طرح کیا تھا۔

ف: مذکورہ احادیث سے موسیقی کی ممانعت ثابت ہو رہی ہے۔ آلت موسیقی شیطانی آلات ہیں۔ ان احادیث سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو لوگ موسیقی کو روح کی غذا کہتے پھرتے ہیں۔ موسیقی روح کی نہیں شیطان کی غذا ہے۔

ولادت رسول ﷺ کی خوشی

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاُحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَايَحِلُّ لِيْ قُلْتُ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَاِبْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِيْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْلَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

(بخاری جلد سوم، کتاب النکاح، رقم الحدیث ۹۳ص ۷۱، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......زہری (محمد بن مسلم بن شہاب) سے روایت ہے۔انہوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوسلمہ کی بیٹی زینب نے اس کو خبر دی کہ ام حبیبہ (املہ) بنت ابوسفیان نے ان کو خبر دی ام حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری بہن (حمنہ) بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔کیا تجھے یہ پسند ہے۔ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا جی ہاں۔آپ ﷺ کے لئے تنہا میں ہی نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ آپ ﷺ خیر میں میری بہن کو بھی میرے ساتھ شریک فرمالیں۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔یہ میرے لئے حلال نہیں (کیونکہ جمع بین الاختین لازم آتا ہے) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا۔ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کی بیٹی (درہ) سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔کیا میں ام سلمہ کی بیٹی سے نکاح کروں گا۔ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی تو جب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔عروہ بن زبیر نے کہا ثویبہ ابولہب کی لونڈی ہے اور ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا اور جب ابولہب مر گیا تو وہ اپنے بعض گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو برے حالات میں دکھایا گیا۔دیکھنے والے نے ابولہب سے کہا۔موت کے بعد تجھے کیا پیش آیا۔ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کچھ نرمی یا راحت نہیں ملی۔صرف ایک بات ہے میں ابہام اور سبابہ کے درمیان چھوٹے سے گڑھے میں سے (حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں) اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث پانی پلایا جاتا ہوں۔

ف: محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابولہب کافر ہونے کے باوجود اپنے بھتیجے کی خوشی منا کر فائدہ حاصل کر سکتا ہے تو جو مسلمان اپنے رسول ﷺ کی ولادت کی خوشیاں حالت ایمان میں منائے تو وہ کس قدر فیوض و برکات کا مستحق ہوگا۔

تمام ہوگئیں میلاد انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لِمَا

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ لَعِبَتِ الْحَبَشَۃُ لِقُدُوْمِہٖ فَرَحًا بِذٰلِکَ لَعِبُوْا بِحِرَابِھِمْ۔

(ابوداؤد جلد سوم' کتاب الادب' رقم الحدیث ۱۴۹۴اص ۵۴۴' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

ف: جب حضور ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ ﷺ کی آمد کی خوشی منائی گئی تو جب حضور ﷺ کی اس دنیا میں آمد ہو تو خوشیاں کیوں کر نہ منائی جائیں۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کا ثبوت

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْکُوْفِیّ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ"۔

(ترمذی جلد دوم' ابواب المناقب' رقم الحدیث ۱۵۶۰اص ۶۷۵' مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ ﷺ کے سامنے آتا' السلام علیک یارسول اللہ کہتا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَانَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ نَا

سُلَیْمَانَ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِیُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَکَّۃَ حَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہٗ الْاٰنَ۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث ۱۵۵۷ اص ۶۷۴، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

ف: مذکورہ احادیث سے درج ذیل باتیں سامنے آئیں۔

۱: حضور ﷺ پتھروں کی زبان بھی جانتے ہیں۔

۲: پتھر بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

۳: پتھر بھی آپ ﷺ کی نبوت کو مانتے اور جانتے ہیں۔

۴: اس حدیث سے سلام کا صیغہ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' کا بھی ثبوت ملا۔

اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَوَاہُ وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ زَیْدٍ رَاٰی الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَاَی الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰی وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَھْلُ الْکُوْفَۃِ۔

(ترمذی جلداول، ابواب الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۱۸۵ص ۱۶۲، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:.....حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی۔ (یعنی کلمات دو مرتبہ) امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اعمش نے بواسطہ عمرو بن مرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حالت خواب میں اذان دیکھی اور یہی حدیث اس دوری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عمرو بن مرۃ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی صحابہ کرام سے روایت کی۔ یہ حدیث اس حدیث کی بنسبت صحیح ہے جس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے بلاواسطہ عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی کو عبداللہ بن زید سے سماع حاصل نہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے متبعین رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔

شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت

حَدَّثَنَاالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنْبَاَ ابْنُ اَبِیْ سَبْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا

وَصُومُوْا نَهَا رَهَا فَاِنَّ اللّٰه يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّيْ فَاَغْفِرُ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقُهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيْهِ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث ۱۴۴۶ص ۳۹۸ مطبوعہ فرید لاہور)

ترجمہ:...... حسن بن علی الخلال، عبدالرزاق، ابن ابی سبرۃ، ابراہیم بن محمد، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر، عبداللہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اسے عافیت دوں۔ اسی طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ اَبُوْبَكْرٍ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ حَجَّاجٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهٗ فَاِذَا هُوَا بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ رَاسِهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَ مَا بِيْ ذٰلِكَ وَ لٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اِنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا لِاَكْثَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

ترجمہ:...... عبدۃ بن عبداللہ الخزاعی، محمد بن عبدالملک، ابوبکر، یزید بن ہارون، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے۔ آپ ﷺ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تو اس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے۔ میں نے عرض کیا یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا کہ آپ ﷺ دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو آسمان دنیا کی جانب نزول فرما ہوتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں

کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث ۱۴۴۷، ص ۳۹۸ مطبوعہ فرید بک لاہور)

حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ اَيْمَنَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

(سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، رقم الحدیث ۱۴۴۸، ص ۳۹۹ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......راشد بن سعید بن راشد الرملی، ولید، ابن لہیعہ، ضحاک، بن ایمن، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔

ف: مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں:

ا: پندرہویں شب شروع ہوتے ہی رب کریم آسمان دنیا پر تجلّی خاص فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانان عالم بعد نماز مغرب اور ساری رات نوافل و ذکر و دعا کا اہتمام کرتے ہیں۔

۲: پندرہویں شب کو قبرستان جانا سنت ہے۔

۳: پندرہویں شب کو عبادت گزاروں کے لئے مغفرت کا پروانہ جاری کیا جاتا ہے۔

اہل اللہ کے قرب کی برکت

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ هَمَّامُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِيْ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَۃُ اُذُنَایَ وَدَعَاہُ قَلْبِیْ اِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْسًا ثُمَّ عُرِضَتْ لَہُ التَّوْبَۃُ فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنِّیْ قَتَلْتُ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ قَالَ بَعْدَ تِسْعَۃٍ وَتِسْعِیْنَ نَفْسًا قَالَ فَانْتَضٰی سَیْفَہٗ فَقَتَلَہٗ فَاَکْمَلَ بِہِ الْمِائَۃَ ثُمَّ عُرِضَتْ لَہُ التَّوْبَۃُ فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمَ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنِّیْ قَتَلْتَ مِائَۃِ نَفْسٍ فَھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ قَالَ فَقَالَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ التَّوْبَۃِ اُخْرُجْ مِنَ الْقَرْیَۃِ الْخَبِیْثَۃِ الَّتِیْ اَنْتَ فِیْھَا اِلَی الْقَرْیَۃِ الصَّالِحَۃِ قَرْیَۃُ کَذَا وَکَذَا فَاعْبُدْ رَبَّکَ فِیْھَا فَخَرَجَ یُرِیْدُ الْقَرْیَۃَ الصَّالِحَۃَ فَعَرَضَ لَہٗ اَجَلُہٗ فِی الطَّرِیْقِ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ قَالَ اِبْلِیْسُ اَنَا اَوْلٰی بِہٖ اِنَّہٗ لَمْ یَعْصِنِیْ سَاعَۃً قَطُّ قَالَ قَالَتْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ اِنَّہٗ خَرَجَ تَائِبًا قَالَ ھَمَّامٌ فَحَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ ٍالطَّوِیْلُ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ فَبَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَلَکًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَیْہِ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالَ انْظُرُوا اَیُّ الْقَرْیَتَیْنِ کَانَتْ اَقْرَبُ فَالْحَقُوْہُ بِاَھْلِھَا قَالَ قَتَادَۃُ فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اِحْتَفَرَ بِنَفْسِہٖ فَقَرَبَ مِنَ الْقَرْیَۃِ الصَّالِحَۃِ وَبَاعَدَمِنْہُ الْقَرْیَۃُ الْخَبِیْثَۃُ فَالْحَقُوْہُ بِاَھْلِ قَرْیَۃِ الصَّالِحَۃِ۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم' باب ہل لقاتل مومن توبۃ' رقم الحدیث ۲۹۶۳' ص ۱۲۴' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ہمام بن یحییٰ' قتادہ' ابوالصدیق الناجی' ابوسعید کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بندے نے ننانوے (۹۹) قتل کیئے۔ پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے علماء سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کی۔ لوگوں نے ایک عالم کا پتہ بتایا۔ وہ اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں نے ننانوے (۹۹) قتل کیئے ہیں۔ کیا میرے لئے توبہ کا بھی کوئی ذریعہ ہے؟۔ وہ عالم بولا۔ کیا ننانوے (۹۹) قتل کرنے کے بعد بھی کوئی توبہ کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اس نے تلوار نکال کر اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو (۱۰۰) قتل پورے کر دیئے پھر توبہ کا خیال پیدا ہوا اور علماء کی پھر تلاش شروع کی۔ لوگوں نے ایک عالم کا پتہ بتایا۔ وہ اس کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں نے سو (۱۰۰) قتل کیئے ہیں۔ کیا میرے لئے کوئی توبہ کا ذریعہ ہے؟۔ اس نے جواب دیا تجھ پر افسوس ہے۔ بھلا تجھے توبہ سے کون روک سکتا ہے تو اس خبیث گاؤں سے نکل کر فلاں نیک گاؤں کی جانب چلا جا اور اس میں خدا تعالیٰ کی عبادت کر۔ وہ اس گاؤں کے ارادے سے چلا۔ راہ میں اس کی موت واقع ہوگئی۔ اس کی روح لے جانے کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا۔

ابلیس کہنے لگا۔ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ اس لئے کہ اس نے میری کبھی نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتے بولے کہ یہ توبہ کر کے نکلا تھا۔ ہمام نے ابورافع سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو ان میں فیصلہ کرے۔ انہوں نے اس پر فیصلہ چھوڑا اس نے کہا یہ دیکھو کہ یہ کس گاؤں کے زیادہ قریب ہے جس کے قریب ہوا اس طرف شامل کرلو۔ قتادہ حسن سے یہ روایت کرتے ہیں کہ موت کے قریب اس گاؤں کی جانب گھسٹ کر چلا تھا اس لئے نیک گاؤں اس کے قریب ہوگیا تھا اور برا گاؤں اس سے دور ہوگیا تھا۔ اس لئے اسے نیک گاؤں میں شامل کیا گیا تھا۔

ف: اہل اللہ کی بارگاہ میں جا کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا باعث مغفرت و نجات ہے۔ کیونکہ اہل اللہ جس بستی میں جلوہ گر ہوں وہاں نزول رحمت ہوتا ہے۔ رب کریم اپنے برگزیدہ بندوں کے قرب کی برکت سے گناہ گاروں پر رحم فرما دیتا ہے۔

تین مساجد کے علاوہ سفر

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُشَدُّ الرِّجَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

(ترمذی جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۳۰۹ ص ۲۲۳، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:...... حضرت ابو خدری سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تین مساجد، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی (مسجد) کی طرف (کثرت ثواب کی نیت سے) قصد سفر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: حضرت امام ملا علی قاری رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔ بعض علماء کا یہ استدلال کہ مشائخ کی زیارت اور علماء و صلحاء کی قبور کی زیارت اس حدیث کی رو سے منع ہے، صحیح نہیں بلکہ میرے نزدیک قبور صلحاء و علماء کی زیارت کا حکم دیا گیا ہے۔ جس طرح حدیث میں آتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد فی فضائلہ میں ہے۔ دریا میں فقط حاجی، نمازی یا عمرہ کرنے والا ہی سوار ہو، یہاں بھی تین سفروں کے علاوہ اور طرفوں میں سفر حرام نہیں۔ اگر حدیث کا یہ مفہوم نہ لیا جائے تو دنیا میں زندگی محال ہوجائے گی (جاء الحق

حصہ اول ص ۳۳۵)

قبروں پر جا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا بھی سنت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ وسلام نے فرمایا۔ قبروں کی زیارت کرو کیونکہ قبروں کو دیکھنے سے موت یاد آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ خود بھی قبرستان تشریف لے جاتے تھے اور مردوں کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ اکثر جنت البقیع میں تشریف لے جا کر مردوں کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے (دین مصطفیٰ ص ۴۸۳)

نظر لگنا حق ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عِیْسٰی عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ ابْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَیْنُ حَقٌّ۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم، باب العین رقم الحدیث ۱۲۹۸ ص ۳۵۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ بن ہشام، عمار بن رزیق، عبداللہ بن عیسٰی، امیہ بن ہند، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نظر لگنا ایک حقیقت ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حُزْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَیْنُ حَقٌّ۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم، باب العین رقم الحدیث ۱۲۹۹ ص ۳۵۸ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:...... ابن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ جریری، مضارب بن حزن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نظر لگنا ایک حقیقت ہے۔

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نظر بد کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ جب نظر بد لگنا حقیقت ہے تو پھر نظر حق کا لگنا بھی

حقیقت ہے۔ جب نظر بد سے کام بگڑ جاتے ہیں تو پھر نگاہِ ولی سے بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نورِ مصطفیٰ ﷺ تخلیقِ اوّل

حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ ابْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيِّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

(ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، رقم الحدیث ۱۵۴۳، ص ۶۶۷، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا۔ اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

ف: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حضور ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی، بالکل بے بنیاد ہے۔ حضور ﷺ پیدائشی نبی تھے جبکہ اعلان نبوت چالیس سال کی عمر میں فرمایا۔ نبوت کے ملنے اور اعلان کرنے میں فرق ہے۔

اُمّت مصطفیٰ ﷺ پر وسوسے معاف ہیں

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَکَلَّمْ۔

(بخاری جلد اول' کتاب العتق' رقم الحدیث ۲۳۵۴' ص ۹۹۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بسبب میرے میری امّت سے وہ امور جوان کے دل میں وسوسے ڈالیں' جب تک اس پر وہ عمل نہ کریں یا اس کے ساتھ کلام نہ کریں' معاف کر دیئے گئے ہیں۔

ف: غلامان مصطفیٰ ﷺ کو حضور ﷺ کے صدقے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف فرما دیا تا وقتیکہ وسوسوں پر عمل نہ کیا جائے۔

ماہ صفر منحوس نہیں

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ نَاعَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔

(ابوداؤد جلد سوم' کتاب الکہانتہ والتطہیر' رقم الحدیث ۵۱۵' ص ۱۸۴ مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ:......علاء کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' چھوت' مردے کی کھوپڑی سے الو نکلنا' آدمی کا جانور کی شکل میں آنا اور صفر کوئی چیز نہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَکَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

(بخاری جلد سوم، کتاب الطب، رقم الحدیث ۶۰۷ ص ۳۳۶، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......ابو حصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے ابو صالح (ذکوان الزیات) سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی: آپ ﷺ نے فرمایا عدویٰ، طیرہ، ہامہ اور صفر کوئی چیز نہیں۔

ف: دورِ جاہلیت میں ماہ صفر کو منحوس سمجھا کرتے تھے اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ صفر کے متعلق یہ تصوّر کوئی چیز نہیں۔

سور کی چربی کے استعمال کی ممانعت

حَدَّثَنَاقُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَکَّةَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلیٰ بِهِ السُّفُنُ وَ یُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَهُوْدَ اَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهَا ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ۔

(ترمذی جلد اول، ابواب البیوع، رقم الحدیث ۱۳۰۶ ص ۶۵۷، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ ﷺ) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے کیونکہ اسے کشتیوں پر ملا جاتا ہے اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "نہیں" یہ بھی حرام ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح اور

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔

اہل اللہ کے ایام منانا

حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ اَوْمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰہِ الْغُدَانِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَۃَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعُمَیْسٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ یُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَیَصُوْمُوْنَہ' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِہٖ فَاَمَرَ بِصَوْمِہٖ

(بخاری جلد دوم' کتاب المناقب' رقم الحدیث ۱۱۲۶' ص ۵۳۷' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی لوگ یوم عاشورہ کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ہم اس دن کا روزہ رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

ف: اہل اللہ کی یاد منانے کی ترغیب خود حضور ﷺ دے رہے ہیں۔ ورنہ اگر یاد منانا غیر اسلامی ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یاد منانے کا حکم نہ دیتے۔

نوحہ کی ممانعت

حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عبدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَ عْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ۔

(بخاری جلد دوم' کتاب المناقب' رقم الحدیث ۷۳۸' ص ۳۶۵ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......مسروق (بن اجدع) نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مصیبت کے وقت رخساروں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت جیسے پکار کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ف: مصیبت اور رنج والم کے وقت نوحہ کرنا، گال پیٹنا، سینہ کوبی کرنا، گریبان چاک کرنا اور آہ وبکا کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

زمانہ رسول ﷺ میں بھی قرآن مجید جمع کیا گیا

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَیُّ بْنِ كَعْبٍ وَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰی اَبَا زَيْدٍ۔

(مسلم شریف جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، رقم الحدیث ۶۲۱۷ ص ۳۵۴ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:......ہمام بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں قرآن جمع کس نے کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: چار حضرات نے جو چاروں انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور ایک انصاری صحابی، جن کی کنیت ابو زید تھی۔

ف: حضور ﷺ کے دور مبارک میں بھی قرآن مجید کا جمع کیا گیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی قرآن مجید جمع کیا گیا۔ بالآخر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اس کو کتابی صورت میں مرتب کیا گیا۔ جو آج ہمارے پاس موجود ہے۔

اختتام

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ بمطابق ۳۱ جولائی ۲۰۰۸ شب جمعہ